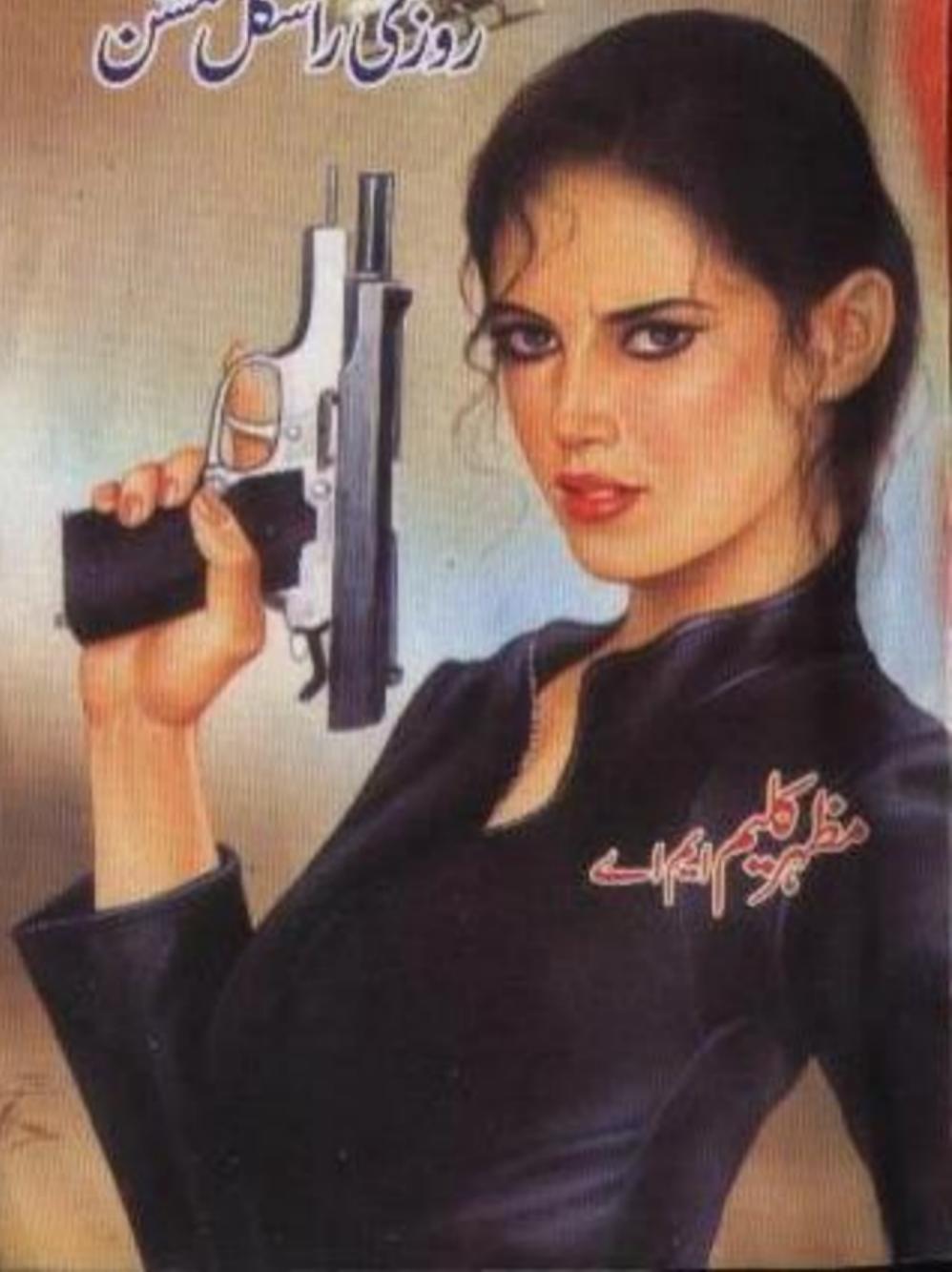


s4sheikh@gmail.com

# علاقہ سینئر

## روزی راسکل مشن



عمران سعیدیز

# روزی راسکل مشن

مکمل ناول

s4sheikh@gmail.com

منظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

## چند باتیں

محترم قارئین - سلام مسکون - یا ناول "روزی راسکل مشن" آپ کے یادوں میں ہے۔ روزی راسکل کا دلپپ، متزد اور ہنگامہ خر کردار قارئین میں ہے جو مقبول ہے اور خاص طور پر اس کی تائیگ کے ساتھ مخصوص نوک جہونک سے قارئین ہے جو ادب اندوز ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ٹھہار قارئین اپنے خلوط میں روزی راسکل اور تائیگ پر مشتمل زیادہ سے زیادہ ناول لکھنے پر اصرار کرتے رہتے ہیں۔ موجودہ ناول اس لحاظ سے بھی یقیناً احتیائی دلپپ ثابت ہو گا کہ اس ناول میں مجرمان نے صرف نام کی حد تک کردار ادا کیا ہے جبکہ تمام ہنگامے اور تمام چدد ہمہ روزی راسکل اور تائیگ کے حصے میں آئی ہے۔ روزی راسکل اور تائیگ نے اس ناول میں جس طرح کھل کر اپنی صلاحیتوں کا انکھار کیا ہے اور جس طرح ان دونوں کے درمیان مشن کی تکمیل کے لئے مقابلہ ہوا ہے یہ سب کہ یقیناً احتیائی دلپپ اور ہنگامہ خر ثابت ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ مدتیں فراموش کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ اس ناول کی ایک اور انفرادیت بھی ہے کہ یہ ناول طویل مرے بعد ایک بار پھر میرے ذائقی اوارے "خان پر اور" سے شائع ہو رہا ہے۔ طویل عرصہ بھٹک میرے ناول میرے ذائقی اوارے "خان پر اور" سے شائع

ہوتے رہے ہیں لیکن پھر اس کام کا بیڑا "یوسف برادرز" نے الجھایا اور  
ٹوپیل عرصے تک میرے ناول "یوسف برادرز" کے تحت شائع  
ہوتے رہے ہیں لیکن اب چند ناگزیر حالات کی وجہ سے مجھے ایک بار  
پھر لپٹتے ڈالی ادارے "خان برادرز" کی طرف رجوع کرنا پڑا ہے۔  
چنانچہ اس ناول سے ایک بار پھر اس کا آغاز ہو رہا ہے اور آئندہ  
میرے نئے ناول "الظاء اللہ ادارہ" خان برادرز سے ہی شائع ہوتے  
رہیں گے۔ "یوسف برادرز" کے تحت میرے آخری ناول "تاب سکریٹ  
شن" ہے۔ اس کے بعد دیگر کوئی ناول "یوسف برادرز" سے شائع  
نہیں ہو گا بلکہ آئندہ میرے تمام ناول "خان برادرز" کے تحت ہی  
باتاحدگی سے شائع ہوتے رہیں گے۔ ابتدہ ان کی اشاعت کا انتظام  
بھٹے کی طرح میرے ناولوں کے ساتھ اضافی ادارے "یوسف  
برادرز" کے محمد اشرف قریشی صاحب ہی کریں گے اور "خان برادرز"  
کے تحت شائع ہونے والے میرے ناولوں کے سول ڈسٹری یوورٹر بھی  
محمد اشرف قریشی صاحب کے ادارے "ار سلان ہلی کیپٹن" کو مقرر  
کیا گیا ہے اس نئے مجھے یقین ہے کہ "خان برادرز" کے تحت شائع  
ہونے والے میرے نئے ناول بھٹے سے زیادہ محیاری اور خوبصورت  
گیٹ اپ کے ساتھ ہر ماہ بھٹے سے بھی زیادہ باتاحدگی سے شائع ہوتے  
رہیں گے اور بھٹے کی طرح بروقت ڈسٹری یوورٹ بھی ہوتے رہیں گے  
اس طرح بکس اجھیش، بکشال ماکان اور لاہورین حضرات کو بھی  
کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہو گی اور نہ ہی کوئی شکایت پیدا ہو

گی۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور آگاہ کیجئے۔ البتہ ناول کے مطالعے سے بہتے حسب سابق اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ ولپی کے لذات سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

راوی پندتی سے آصف بخاری لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول نے حد پسند ہیں کیونکہ آپ کے ناول پڑھنے والے کو اپنے عمر میں جگدا پڑتے ہیں۔ البتہ آپ کے پرانے ناولوں میں یہ بات نہیں ہے اس لئے کیا یہ ہتر نہیں ہو گا کہ آپ اپنے پرانے ناولوں کو دوبارہ لکھیں گا کہ آپ کے پرانے ناول ری میکس میں پڑھتے ہوئے لطف دو بالا ہو جائے۔

محترم آصف بخاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر یہ۔ جہاں تک آپ کی تجویز کا تعلق ہے تو ہمیں بات تو یہ ہے کہ آپ پرانے اور نئے میں کیا حد بندی قائم کریں گے۔ جس ناول میں آپ اپنا یہ خط پڑھ رہے ہوں گے یہ ناول اس وقت تک دیا ہو گا جب تک آپ اسے پڑھ نہیں لیتے۔ پڑھنے کے بعد ظاہر ہے یہ پرانے کی صاف میں شامل ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ پرانے ناولوں کا ری میکس پڑھنے پر کیا آپ نئے ناول کو ترجیح نہیں دیں گے کیونکہ پرانے ناولوں کو دوبارہ لکھنے کا مطلب ہے نئے ناول شائع ہونے بند ہو جائیں کیونکہ ایک وقت میں ایک ہی کام ہو سکتا ہے۔ اسی ہے آپ اس بارے میں اپنے آئندہ خط میں ضرور لکھیں گے۔

لاہوری فیوض ہر کالوںی کراچی سے محمد عمران یوسف لکھتے ہیں۔ مجھے

آپ کے تادل پڑھتے ہوئے ابھی صرف ایک ماہ ہوا ہے مگر مجھے یوں  
عروس ہوتا ہے کہ کافی عرصے سے پڑھ رہا ہوں۔ آپ اگرچہ جو نسخہ  
سال کے ہو گئے ہیں لیکن آپ کے قلم کا سحر اب بھی لپتے پورے  
ہو بن پر نظر آتا ہے۔ آپ کی تحریریں ابھی تک جوان ہیں۔ البتہ ایک  
درخواست ہے کہ بلیک زررو کو بھی دانش منزل سے نکال کر عملی  
میدان میں کبھی کبھی اتار دیا کریں کیونکہ وہ واقعی چیزیں اجتنب ہے  
اور اس کی کارکردگی عمران سے بھی دو قدم آگے ہی رہتی ہے۔

محترم محمد عمران یونس صاحب۔ خدا نکھنے اور تادل پسند کرنے کا  
بے حد فخریہ۔ آپ نے اپنے طور پر میری عمر جو نسخہ سال لکھ کر مجھے  
بوزحا قاہرگی ہڈی کامیاب کو شش کی ہے لیکن شاید آپ کو اس  
حکا درے کا علم نہیں کہ سالماہ پاٹھا ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سانچھے  
سے ستر سال کے درمیان عمر رکھنے والا پاٹھا یعنی جوان ہوتا ہے۔  
پاٹھا ہڈی زبان کا لفظ ہے اور جوان ہاتھی کو پاٹھا کہا جاتا ہے اس  
لئے آپ نے جو عمر لکھی ہے اس سے بڑھا پا قاہر نہیں ہوتا۔ جہاں  
تک بلیک زررو کا عملی میدان میں کام کرنے کا تعلق ہے تو بلیک  
زررو تو ہر میشن پر جانے کی درخواست کرتا رہتا ہے لیکن جیسا کہ آپ  
نے لکھا ہے کہ وہ عمران سے دو قدم آگے رہتا ہے تو قاہر ہے عمران  
اسے اپنے سے آگے پڑھنے کی اجازت کیتے دے سکتا ہے لیکن اصل  
بات یہ ہے کہ بلیک زررو جس سیٹ پر کام کر رہا ہے یہ سیٹ عملی  
میدان سے زیادہ اہم ہے اور جہاں معاملات پورے ملک بلکہ مسلم

سماں کی سلامت اور حفاظت کے ہوں وہاں اس سیست کی اہمیت کا اندازہ آپ خود بھی لگا سکتے ہیں۔ اسیوں ہے آپ آئندہ بھی خط لکھنے رہیں گے۔

احمد پور سیال سے وقاریں گزار لکھتے ہیں۔ آپ واقعی ہمترین صحف ہیں۔ شروع شروع میں جب میں نے آپ کے ناول پڑھنے تو ان کے کئی الفاظ میری بھج میں نہ آئکے لیکن پھر آہستہ آہستہ د صرف ب بھج آگیا بلکہ آپ تو میں پڑھنے کے محاذ میں بے حد تجوہ ہو چکا ہوں۔ البتہ آپ سے گزارش ہے کہ آپ عمران کو سنبھیہ کر داد د بنائیں کیونکہ آج کل آپ مسلسل سنبھیہ ناول لکھ رہے ہیں۔

مترحم وقاریں گزار صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا ہے حد ٹھکری۔ مجھے یہ پڑھ کر ہے حد خوش ہوتی ہے کہ آپ آپ پڑھنے کی تحریر ہو چکے ہیں۔ میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ قارئین میں تحریر ہو چکے ہیں۔ کسی کی انداز میں جدی یہ معلومات سے مستفید ہوتے رہیں۔ کسی نہ کسی اندراز میں جدی یہ معلومات سے مستفید ہوتے تو جہاں تک عمران کے سنبھیہ ہونے یا سنبھیہ ناول لکھنے کا تعطق ہے تو آپ کی شکایت بجا ہے لیکن ایسا اس لئے ہو گا ہے کہ عمران کو بعض اوقات مذاق کرنے کا سرے سے موقع ہی نہیں ملتا کیونکہ مشن کی تحریر رفتاری اسے مسلسل کام میں مصروف رہنے پر بجور کر دیتی ہے۔ بہر حال میں کوشش کروں گا کہ آئندہ آپ کو یہ شکایت نہ ہو۔ اسیوں ہے آپ آئندہ بھی خط لکھنے رہیں گے۔

کاور کوٹ لملع بھکر سے شمشاد علی حیدر لکھتے ہیں۔ مرصد چودہ

مالوں سے آپ کے ناول مسلسل پڑھ رہا ہوں اور جتنے ناول بھی  
آپ نے لکھے ہیں میں نے سب پڑھے ہیں۔ نائگر کا کروار مجھے بے حد  
پسند ہے۔ وہ ہر وقت سخیوں رہتا ہے اور اپنے اساؤ مران کی دل سے  
قدر کرتا ہے۔ صری درخواست ہے کہ آپ ایک ناول صرف نائگر پر  
لکھیں کیونکہ نائگر کے کام کرنے کا انداز سب سے اچھا ہے۔

محترم شہزاد علی حیدر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا  
ہے حد تکریہ۔ آپ کی فرمائش اس ناول میں پوری کی جا رہی ہے۔  
امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازات دیکھئے

والسلام

منظہر کلیم ایم اے

**s4sheikh@gmail.com**

روزی راسکل لپٹے کب کے آفس میں بیٹھی فون پر کسی سے  
 پاتسی کرنے میں صروف تھی۔ اس نے جیزیکی پینٹ پر سیاہ چڑے  
 کی لینڈنگ جیکس ہبھی ہوتی تھی۔ سر کے بال پر نکد وہ شروع سے ہی  
 مرداں انداز میں رکھتی تھی اس لئے دور سے دیکھنے والا اسے مرد ہی  
 سمجھتا تھا۔ پھر اس کے کرسی پر بیٹھنے اور فون کار سیور کان سے لگا کر  
 کہنی لیکر کہاں کرنے کا انداز بھی غالباً مردوں بھیسا تھا۔ وہ  
 پاتوں میں صروف تھی کہ کرتے کا دروازوہ کھلا اور ایک لمحے قد اور  
 قدر سے ہماری جسم کا غیر ملکی اندر داخل ہوا۔ اس نے سوت پہننا ہوا  
 تھا لیکن پھر سے مہرے سے وہ مجرم بہر حال نہیں لگتا تھا۔ دروازے  
 میں داخل ہوتے ہی وہ بھٹے تو ایک لمحے کے لئے نصیر کا اور پھر سکراتا  
 ہوا آگے پڑھا تو روزی راسکل نے فون پر گلخگو روکنے کی بجائے اسی  
 طرح جاری رکھی۔ البتہ آنے والے کو اس نے ہاتھ کے اشارے سے

ایک سائیڈ پر موجود صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کر دیا اور وہ آدمی خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا اور اس انداز میں لظر گھما کر آفس اور اس کے قریب اور اس کی تجسس و آرائش کو دیکھنے لگا جسے اندازہ لگا رہا تو روزی راسکل کے رہنمای حیثیت کیا ہے۔ اسی لمحے روزی راسکل نے رسیور کر بیٹھا۔

”اپنا تعارف کرو۔“..... روزی راسکل نے اس آدمی کی طرف نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”سرگناہ کر سشن ہے اور ابھی تھوڑی درستہ چماری بات ڈیڑھ سے ہو چکی ہے۔ میں اس سلسلے میں آیا ہوں۔“..... اس آدمی نے سپاٹ لگھے میں جواب دیا۔

”اچھا نصیک ہے۔ یو لو کیا کام ہے۔“..... روزی راسکل نے کہا۔

”در زمین دنیا میں کام کرنے والے ایک آدمی سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ حتیٰ معلومات۔ اس بات کی بھیں پڑاہ ۷۵ گی کے بعد میں وہ آدمی زندہ رہتا ہے یا ہلاک ہو جاتا ہے۔ البتہ معلومات حتیٰ ہوتی چاہتیں اور اس کا ثبوت بھی ہوتا جاتے کہ یہ باتیں اس آدمی نے بتائی ہیں۔ اس کے نام پر جمیں ایک جدید یپ ریکارڈر دے سکتے ہیں جس میں تم اس سے ہونے والی تمام بات چیت خاموشی سے یپ کر سکتی ہو۔“..... کر سشن نے جواب دیا۔

”ڈیڑھ تو خود اسکے کا دعینہ کرتا ہے۔ کیا تم بھی یہی وحدہ کرتے ہو۔“..... روزی راسکل نے کہا۔

”اے ہی سمجھ لو۔“..... اس آدمی نے سیم ساجواب دیا اور روزی راسکل سمجھ گئی کہ وہ کھل کر اس بارے میں کچھ ہاتا نہیں چاہتا۔ روزی راسکل کو کچھ درستہ استحکام کے لئے کام کرنے والے اس کے ایک جانشین والے ڈیڑھ نے فون کی تھا اور ڈیڑھ نے اسے کہا تھا کہ اس نے ایک غیر ملکی یاری کو ایک پچھنے سے کام کے لئے اس کا رسیور نس دیا ہے اور انہوں نے اپنی ہیئت کے بعد صرف جمیں اوکے کر دیا ہے بلکہ وہ جمیں اس کام کے لئے ایک لاکھ ڈالر ادا کرنے پر بھی جیا رہو گئے ہیں اور روزی راسکل نے جب اس سے کام اور اس کی نویت کے بارے میں پوچھا تو ڈیڑھ نے کہا کہ اگر وہ رہا مدد ہے تو پیر ان کا ایک آدمی جس کا نام کر سشن ہے وہ پر اس راست تم سے رابط کرے گا اور تم سب باتیں اس سے خود ملتے کر سکتی ہو اور جمیں مجھے وہ فیض کمیشن دینا پڑے گا۔ روزی راسکل نے اس لئے ہاتھی بھر لی تھی کہ اس طرح کم کم کام کی نویت اس کے ملک میں آجائے گی۔

”تحمیک ہے۔ بولو کون ہے وہ آدمی اور کس بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔“..... روزی راسکل نے افیات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اس آدمی کا نام جانسن ہے اور اسے عام طور پر ڈاگ جانسن کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اہمتری بے رحم اور خالی پیشہ در قاتل ہے لیکن وہ صرف بڑے بڑے نا سک لیتا ہے اور زر زمین دنیا میں اس کی نظر و

مرکت پہے حد محدود ہے۔۔۔۔۔ کرشن نے کہا۔

-ڈاگ جانسن - یہ نام تو میں بھلی بار سن رہی ہوں جبکہ پاکیشیا

کے قاتم چھوٹے بڑے پیشہ ور قاتلوں کو میں اچھی طرح جانتی ہوں۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے حیرت بھرے لئے میں کہا۔

"اسی لئے تو تمہیں ایک لاکھ ڈالر دیتے جا رہے ہیں تاکہ تم اسے ٹریس بھی کرو اور اس سے معلومات بھی حاصل کرو۔ ہمیں ڈیوڈ نے بتایا ہے کہ زر زمین دیبا کے قاتم بڑے بڑے بد معاش اور قاتل تم سے ہے حد دارے ہیں اس لئے تم = کام کر سکتی ہو۔۔۔۔۔ کرشن نے کہا تو روزی راسکل کا پیڑھے سے اختیار کھل انداز۔

جیسیں درست اطلاع ملی ہے۔۔۔۔۔ زر زمین دیبا میں بہنے والے سیا نام سن کر کافی نہ لگ جاتے ہیں کیونکہ بڑے سے ڈاٹوا کا بھی بند منٹ سے زیادہ سیرے سامنے نہیں پھر سکتا۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے بڑے فخر ادا لئے میں کہا۔

ہاں - ہمیں ہمی بھایا گیا ہے اور ہم نے جو اکتوبری کی ہے اس کے تحت کسی حد تک یہ بچ بھی ہے۔۔۔۔۔ کرشن نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔۔۔۔۔ کسی حد تک - کیا مطلب ہو؟ اس بات کا تھہارا مطلب ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں اور میں نے جو کچھ کہا ہے وہ پورا چ نہیں ہے۔۔۔۔۔ ہمیں کہا ہے تا تم نے۔۔۔۔۔ انھوں اور تک جاؤ اور یہ بھی میں صرف فروڈ کی وجہ سے کہ رہی ہوں درداب بک۔۔۔۔۔ تھہارے جسم کی ساری بذیاب نوت کر تھہارے گئے میں پڑ چکی

ہوتیں۔۔۔۔۔ تھیں۔۔۔۔۔ تم نے میرے لئے کسی حد تک کے الفاظ ادا کئے ہیں۔۔۔۔۔ جاؤ تکو۔۔۔۔۔ دفع ہو جاؤ۔۔۔۔۔ ابھی اسی وقت گم کرو اپنی مشکل - میں تھہارے ایک لاکھ ڈالر پر تمہو کتنی بھی نہیں۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے بیکٹ غصے کی شدت سے بچنے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی میں ہر پڑا ہوا ایش ٹرے کسی گولی کی طرح الاتا ہوا کرشن نے سر کی طرف چھا۔۔۔۔۔ کرشن نے بہ وقت سر ایک طرف کریا اور دس اس کا سر بیقینا دو تکڑوں میں تبدیل ہو چکا ہوتا۔۔۔۔۔

"م۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ میں امطلب تھا کہ تم درست کہ رہی ہو۔۔۔۔۔ کہ رہی ہو۔۔۔۔۔ پورا چ۔۔۔۔۔ کرشن نے انتہائی بوکھلانے ہوئے لئے میں کہا۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ اس طرح بولو۔۔۔۔۔ نہزادہ اگر آئندہ تھہارے من سے میرے بارے میں یعنی روزی راسکل کے بارے میں کوئی تو این آئین نظلا لکھا۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے اسی طرح بچنے ہوئے لئے میں کہا۔۔۔۔۔ اس کا سرخ دستیہ بھرہ فٹے کی شدت سے قدھاری اتار کی طرح سرخ ہو باتھا اور آنکھوں میں فٹے کی سرفی خود کر آئی تھی۔۔۔۔۔

"تم تو بہت غصہ درہو۔۔۔۔۔ معمولی سی بات پر اس قدر غصہ۔۔۔۔۔ کرشن نے پچھ لمحے لئے سانس لینے کے بعد کہا تو روزی راسکل سے اختیار ہنس پڑی اور کرشن حیرت بھری تکڑوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"تم اسے معمولی بات کہ رہے ہو۔۔۔۔۔ روزی راسکل کی توہین تھہاری تکڑوں میں معمولی بات ہے۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے

ایک بار پھر ہوٹ سیخنے ہوئے کہا۔  
آنی ایم ساری۔ بہر حال اس ڈاگ جانس کو تم نے ٹرین کر  
کے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں کہ اس نے گرفتہ سیخنے ایک  
کارمن سپھل لجھت ڈاکڑ ٹھواں کو ہلاک کیا ہے۔ اے یہ کام  
کس پارٹی نے دیا تھا۔ کرسن نے اب جان چھڑانے کے اندر اور  
تین ہکا۔

سوری۔ یہ کام میں نہیں کر سکتی۔ روڈی راسکل نے مٹ  
بناتے ہوئے کہا۔

کیوں۔ کرسن نے ہونک کر پوچھا۔

مہبلی بات تو چ کہ یہ سے معیار کا کام نہیں ہے۔ دوسری =  
کہ کسی پیشہ در قاتل سے یہ معلوم کرنا ہی حققت ہے کہ اس کی  
پارٹی کون تھی۔ ویسے بھی بات اصول کے خلاف ہے اور تمہیری اور  
آخری بات یہ کہ اتنے معنوی سے کام کئے تم ایک لاکھ ڈالر کیوں  
فریق کر رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ اندر کی کہانی کچھ اور ہے اور  
تم مجھ سے بھوت بول رہے ہو۔ روڈی راسکل نے تیز سمجھے کہ  
کہا۔

ایک لاکھ ڈالر اس نے دیتے جا رہے ہیں کہ اس ڈاگ جانس کو  
ٹرین کرتا ہے جو مٹھل ہے۔ صرف اس کا نام لوگوں نے ساہبو  
ہے۔ ڈاتی طور پر اسے کوئی بھی نہیں جانتا۔ البتہ اتنا معلوم ہوا ہے  
کہ اس کا ایک خصوصی فون نمبر ہے جو اس نے مجانتے کس طرح

کسی مو اصلاحی سیارے سے یا ہوا ہے۔ اس نہر بر اس سے بات ہو  
جائی ہے لیکن اس نہر کے دریے اسے ٹرین نہیں کیا جاسکتا۔ تم نے  
اسے ٹرین کرنا ہے اور رپی دوسرا بات کہ کسی پیشہ در قاتل سے  
اس کی پارٹی معلوم کرنا اصول کے خلاف ہے تو واقعی اس حد تک  
چھاری بات درست ہے لیکن یہاں تک محادلات ہوں وہاں اس  
اصول کو نہیں دیکھا جائے۔ کرسن نے کہا تو روڈی راسکل ہے  
اختیار چونک پڑی۔

مکی محادلات۔ کیا مطلب۔ کیا ہمارا تعلق کسی سرکاری تنظیم  
سے ہے۔ روڈی راسکل نے حیرت بھرے لئے میں کہا۔

نہیں۔ میرا تعلق ایک معلومات فرامہ کرنے والی تنظیم سے  
ہے۔ البتہ ڈاکڑ ٹھواں نے یورپ کے ایک ملک ملوا یا سے خلافی  
اختیار کا فارمولہ اپرا لیا تھا۔ وہ یہ فارمولہ ٹوگر ان کو فروخت کرتا چاہتا  
تھا اور اس سلسلے میں یہاں پا کیشیاں میں مقیم تھا کہ کسی پارٹی نے  
ڈاگ جانس کے دریے اسے ہلاک کر اکر وہ فارمولہ حاصل کر لیا اور  
بہر حال مکی محادلات ہیں۔ اس پارٹی کے سامنے آنے سے معلوم  
ہو گئے ہی کہ اب وہ فارمولہ اس کے پاس ہے۔ پھر اس سے یہ فارمولہ  
وہیں حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کرسن نے جواب دیتے ہوئے  
کہا۔

فارمولے میں کون کون سے ملک دیپی لے رہے تھے۔ روڈی  
راسکل نے پوچھا۔

”فی الحال شوگران کا تام بی سامنے آیا ہے۔ ویسے وہ خلائی اختیار کی سرپر کافر مولا تمہارے نے کوئی ایسا مک ہی اسے حاصل کرنے میں دچپی لے سکتا ہے جو اسے اختیار خود بنایا ہو یا ان سے ڈیفس چاہتا ہو۔۔۔۔۔ کرشن نے کہا۔

”یہ اختیار پا کیشیا تو نہیں بنا سکتا۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

”نہیں۔۔۔۔۔ پا کیشیا ابھی خلائی اختیاروں کی رجی میں داخل ہی نہیں ہوا۔۔۔۔۔ کرشن نے جواب دیا۔

”پھر تھیک ہے۔۔۔۔۔ پھر میں معلوم کر لوں گی یہیں معاوضہ پانچ لاکھ ڈالر ہو گا اور یہ بھی سیرا کم سے کم معاوضہ ہے۔۔۔۔۔ اگر ڈالر ڈالر میں نہ ہوتا تو میں دس لاکھ ڈالر سے کم نہ لیتی۔۔۔۔۔ تو ڈنے ایک بار بھی پر احسان کیا تھا اور میں کم سے کم معاوضہ لے کر اس کا احسان اتنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ اگر تھیں منظور ہو تو بولو ورنہ۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے ایسے لمحے میں کہا جسے ابھی ہو درد بھاگ جاؤ۔

”تھیک ہے۔۔۔۔۔ ہم تھیں پانچ لاکھ ڈالر دیں گے۔۔۔۔۔ کرشن نے کہا۔

”تو ٹالو الھائی لاکھ ڈالر اور وہ اپنا خفیہ بیپ ریکارڈر۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

”تم یہ کام کب تک کر لوگی۔۔۔۔۔ کرشن نے پوچھا۔

”زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ تک۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے جواب دیا۔

”یہ سن لو کہ ہمارے پاس ڈاگ جانسن کی آواز بچتے سے بیپ عدہ ہے اس نے تم نے اصل ڈاگ جانسن سے یہ معلومات حاصل کرنی ہیں۔۔۔۔۔ اگر تم نے ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ کرنے کی کوشش کی تو پھر اس کا انجام بھی غیر تناک ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ کرشن نے کہا۔

”مجھے دھمکیاں مت دو اور یہ سیری لاست وار ٹنگ ہے۔۔۔۔۔ کچھے۔۔۔۔۔ اب اگر ہمارے من سے ایک بخدا بھی ایسا نکلا تو ہماری لاش اس کلب کے سامنے سڑک پر پڑی ہو گی۔۔۔۔۔ ساتھ نے۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے ایک بار پھر فصلے لئے میں کہا۔

”یہ صرف وار ٹنگ تھی۔۔۔۔۔ اگر میں تم پر اعتماد ہوتا تو ہم یہ کام ہمارے حوالے ہی نہ کرتے۔۔۔۔۔ کرشن نے کہا اور پھر اس نے اپنی بیب سے ایک چھوٹا سا ریبوٹ کنٹرول نا آر نکلا اور اسے روزی راسکل کے سامنے میں رکھ دیا۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے اسے گھایا اور اس کا ٹنک کر دیکھنے لگی تو کرشن نے اسے اس آلے کو آپس سے کرنے کا طریقہ بتا دیا۔

”اس میں کیا خصوصیت ہے۔۔۔۔۔ عام سائیپ ریکارڈر ہے۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے مثہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس میں آواز کی کوئی خراب نہیں ہوتی اور یہ آواز میں کسی قسم کا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔ پھر اس کے اندر لیور ایمِ سٹم ہے جس کی وجہ سے آواز کو جب تک خصوصی انتظام د کیا جائے واش نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔۔ ایسی ہی اور بہت سی خصوصیات ہیں۔۔۔۔۔ کرشن نے کہا۔

۔ اچھا۔ حیرت ہے۔ بہر حال وہ رقم دو۔۔۔ روزی راسکل نے  
یہ پریکار ڈار کو من کی دراز میں رکھتے ہوئے کہا تو کرشن نے جیب  
سے ایک چیک پکٹھا لی۔ اس نے چیک پر الٹھائی لاکھ ڈالر کی رقم  
لکھی اور پھر دستخط کر کے اس نے چیک روزی راسکل کی طرف پڑھا  
دیا۔ یہ گھر پہنچ چکیک ہے۔۔۔ کرشن نے کہا تو روزی راسکل نے  
چیک لے کر ایک انکراتے دیکھا اور پڑا سے تہہ کر کے اس نے اپنے  
جیب میں ڈال دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب اس ڈاگ جانسن کا فون نہیں بیتا دو۔۔۔  
روزی راسکل نے منیر پڑے ہوئے پینے کو اپنی طرف کرتے ہوئے  
کہا اور ساتھ ہی ہیں شین سے ایک ہال پہ اشتہ بھی لکال دیا۔  
کرشن نے اسے نہیں بتایا تو روزی راسکل نے نہ لکھ دیا۔  
”اب تم اپنا نہیں بتاؤ گا کہ تم سے رابطہ کیا چاکے۔۔۔ روزی  
راسکل نے کہا۔

”تم نے جو بات کرتی ہو وہ ڈاگ کو بتا دیا۔ ہم روزاں ڈیوڈ کو  
فون کر کے اس سے پوچھ لیں گے لیکن ایک بات کا خیال رکھتا۔ تم  
نے اپنے علاوہ کسی کو اس بارے میں نہیں بتانا اور ایک بفتہ کے  
اندر اندر کام بھی کرنا ہے۔۔۔ کرشن نے کہا۔

”جب میں نے کہ دیا ہے تو ہو بھی جائے گا۔ روزی راسکل فقط  
وعدہ نہیں کرتی اور تم بقیہ الٹھائی لاکھ ڈالر ہر وقت اپنی جیب میں

حیاد رکھتا۔۔۔ روزی راسکل نے منہ بھاتے ہوئے کہا۔  
”وہ حیاد ہیں۔۔۔ کرشن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مصافحے کے  
لئے پاٹھ پڑھا دیا۔۔۔  
”سوری۔۔۔ میں مردوں سے ہاتھ نہیں ملایا کرتی۔۔۔ تم جا سکتے  
ہو۔۔۔ روزی راسکل نے چڑے روکے اور سپاٹ سے لچک میں کہا تو  
ایک لمحے کے لئے کرشن کے بھرے پر غصے کے ہماڑات ابھرے لیکن  
دوسرے لمحے اس نے اپنا ہاتھ ایک چیلک سے واپس کھینچا اور پھر مز  
کر تیزی سے دروازے کی طرف پڑھ گیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا سائس پر شائع ہونے والی ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ پونکہ ان دونوں سکریٹ سروں کے پاس کوئی کمیں نہ تھی اور دی ہی فورسٹارز نے اسے کسی معاملے میں کال کیا تھا اس لئے وہ ناشت کرنے کے بعد جیٹے امدادات پڑھتا اور پھر کوئی نہ کوئی کتاب پڑھنا شروع کر دیتا تھا۔ آج کل اس کی آوارہ گردی تمام کے بعد ہوا کرتی تھی لیکن سارا دن وہ اپنے فلیٹ میں بیٹھا کتایاں اور رسمی پڑھنے میں ہی گزار دیتا تھا جبکہ سلیمان اسے ناشت دینے کے بعد برسن سمیت کر ایک فلاںک میں چار پانچ کپ چائے اور خالی پیایاں اس کے سامنے رکھ کر خود شاینگ کرنے چلا جاتا تھا اور حسب روایت اس کی واپسی دو ہر سے بیٹھے نہیں ہوتی تھی۔ اس وقت بھی عمران اپنے فلیٹ پر اکیلا ہی موجود تھا کہ فون کی ٹھیکنی نج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ پڑھا کر رسید انجیا لیکن اس کی نظریں کتاب

پر ہی بھی ہوئی تھیں۔

”حقیر فقر پر تقصیر یعنی مدنہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔  
ذی ایس سی آگر ان ایجاد بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے جسے  
اطمینان بھرے لجئے میں اپنا تفصیلی تعارف کرتے ہوئے کہا۔  
”سلطان بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سرسلطان کی  
بخاری آواز سنائی وی۔

”بولنے کی وجہ احکام سلطانی بخاری فرمایا کریں تاکہ آپ کو  
واقعی سلطان بکھا جائے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب  
دیا۔

”حکم بخاری کیا جاتا ہے کہ علی عمران فوراً آفس بینک و دش - اور  
درد کے بارے میں بھیں ہو چاہئے گا۔۔۔۔۔ سرسلطان نے رحم  
دار لجئے میں کہا اور پھر درد کہ کر خوبی سے اختیار انس پڑے۔  
”اے۔۔۔۔۔ یہ تو نادر شاہی حکم ہے۔۔۔۔۔ حکم ہے الیحا حکم  
کہ جسے ہر صورت میں پورا ہونا ہے جاہے بے پارے علی عمران کی  
جیب میں پڑھل کے پیسے بھی نہ ہوں اور جو تے کھس کر بغیر ٹوٹن  
کے ہو لکھے ہوں۔۔۔۔۔ کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے ناگلوں نے حرکت  
کرنے سے انکار کر دیا ہو۔۔۔۔۔ انکھوں کے سامنے دھند چھائی ہوئی ہو  
لیکن نادر شاہی حکم بہر حال نادر شاہی حکم ہے۔۔۔۔۔ اس کی تو تعقیل ہوئی  
ہی ہے۔۔۔۔۔ اس سے بہتر ہے کہ آپ بیٹھے کی طرح بول یا کریں۔۔۔۔۔  
”ومران نے بڑے منت بھرے لجئے میں کہا۔

۔ حکم ہر حال حکم ہوتا ہے چاہے بول کر دیا جائے یا نقاہہ بجا کر۔ فوراً ہجھے۔ سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سائنس لیتے ہوئے رسید رکھ دیا اور سلطنت رکھے ہوئے قلاسک کا ہن پریس کر کے اس نے بیان میں چائے ڈالی اور پھر چائے کی بیانی الحاکر من سے نکالی۔ وہ ڈبے اٹھینا ہر بے انداز میں چکیاں لے رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس کی نظریں کتاب کے صفحات پر بھی دوڑ رہی تھیں۔ وہ اس طرح اٹھینا ہر بے انداز میں کتاب چڑھ رہا تھا جیسے سرسلطان نے اسے سرے سے کچھ کہا ہی نہ ہوا۔ ابھی چائے کی بیانی ختم ہی ہوتی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بیٹھی اٹھی۔

۔ ہجھے فتح۔۔۔ عمران نے رسید الحاکر کان سے نکلتے ہوئے ایک بار پھر اپنے حصوں تعارف والی بھروسی شروع کی۔ کیا اب میری بات کا تم پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ میں یہاں ایک معزز ہمان کے ساتھ چھبارا اقتدار کر رہا ہوں اور تم وہاں بیٹھے ہجھے فتح کا راگ الاب رہے ہو۔ تا ننس۔ سرسلطان نے اس کی بات کا نتھے ہوئے غصیلے لمحے میں کہا۔

۔ سرسلطان۔۔۔ آپ ہمہت ہی بے افسر ہیں۔۔۔ اعنة ہی بے افسر کے پا کیشیاں آپ کا نام سن کر اچھے اچھے یور و کریں کاپنے لگ جاتے ہیں لیکن جیں کیا کروں۔ میرا یادو چی آغا سلیمان پاشا آپ سے بھی بڑا افسر ہے۔ اس نے مجھے از راہ مہربانی پائی چائے کی بیانیاں قلاسک

میں ڈال کر دی ہوتی ہیں اور ابھی میں نے ایک ہی بیانی پی ہے۔ قلاسک میں ابھی چار بیانیاں موجود ہیں۔ اگر میں یہ بیانیاں پہنچے بغیر انھیں گیا تو آپ تو صرف ناراضی ہوں گے اور آپ کو منت سماحت کر کے منتبا یا جا سکتا ہے لیکن آغا سلیمان پاشا اگر ناراضی ہو گیا تو پھر چائے، کھانا، ادھار سب کچھ ہند ہو جائے گا اور وہ ایسا تصدی ہے کہ اسے منتبا کے لئے کم از کم ایک لاکھ روپے کا عطا یہ دینا پڑتا ہے اور میں مظلوم اور قلاش آدمی ہوں۔۔۔ عمران کی زبان میں طبلہ کی یقینی کی طرح روایا ہو گئی۔

۔ نصیک ہے۔۔۔ تو پھر تم ہجھے کر چائے کی بیانیاں ہوئے میں معزز ہمان سیست خود آ رہا ہوں۔۔۔ سرسلطان نے بھناٹے ہوئے مجھے میں کہا۔

۔ ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ میں قلاسک الحاکر ساتھ لے آتا ہوں۔۔۔ آپ تکلیف نہ کریں۔۔۔ میں ابھی آیا۔۔۔ عمران نے احتیاط پر کھلانے ہوئے مجھے میں کہا اور رسید رکھ کر وہ اس طرح اچھل کر کھوا ہو گیا جسیکے کری میں لاکھوں دلخیچ ایکڑک کرنے آگیا ہو۔۔۔ پھر وہ تیزی سے چیار ہو کر فلیٹ سے بیچے آیا اور تھوڑی در ب بعد اس کی کار خاصی تحری رفتاری سے سترل سیکرٹسٹ کی طرف بڑھی چلی جاہری تھی۔۔۔ سترل سیکرٹسٹ کی پارکنگ میں کار روک کر وہ مجھے اڑا اور پھر پحمد ٹھوں بعد وہ سرسلطان کے پی اے کے کرے میں داخل ہو رہا تھا۔

۔ اوه۔۔۔ عمران صاحب آپ۔۔۔ پی اے نے تحری سے انھے

ہوئے قدرے حیرت بھرے لئے میں کہا۔

"سرسلطان آفس میں ہیں یا نہیں"..... عمران نے بڑے راز دار ادھرے لئے میں پوچھا۔

"بی ماں آفس میں ہیں۔ کہاں"..... پی اے نے اور زیادہ حیرت بھرے لئے میں کہا۔

"یا انہ تین لاکھ کم فکر ہے۔ مغلوں اور غربجوس کا گرم توہی رکھتا ہے۔"..... عمران نے پاقاعدہ دھا کے انداز میں پاچھے الحالت ہوئے کہا۔

"آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب"..... پی اے کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"سرسلطان نے مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ اپنے معزز ہمہن کے ساتھ میرے فیٹ پر آ رہے ہیں اس نے میں بھاگا بھاگا آیا ہوں ورنہ اگر وہ خود معزز ہمہن کے ساتھ میرے فیٹ پر جائی جاتے تو میرے پاس تو جائے بھی نہیں تھی۔ فلاںک اتنا پرانا ہو چکا ہے کہ اب وہ بے چارہ گرم چائے کو گرم رکھنے سے ہی قادر ہے اس نے شکر کر رہا تھا۔ ویسے یہ بتاؤ کہ معزز ہمہن کون ہیں"..... عمران نے بات کرتے کرتے ایک بار پھر رازدار ادھرے لئے میں کہا۔

"یورپ کے کسی ملک کے ڈیپسیں سیکرٹری ہیں۔ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے۔"..... پی اے نے جواب دیا تو عمران سرپلانا ہوا پی اے کے کمرے سے نکل کر سرسلطان کے آفس میں داخل ہو گیا۔

"السلام علیکم و رحمة الله و برکاتہ"..... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے خشوع و خخصوص اور اوپنجی آواز میں سلام کیا تو سرسلطان کی میز کی سائیلی پر بیٹھا ہوا ایک گول مٹول سایورین میں انتہائی حیرت بھری نظرؤں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"و علیکم السلام۔ آذ عمران ہیتے۔" یہ یورپ کے ملک سلوایا کے سیکرٹری ڈیپسیں ہیں اور ایک خصوصی کام سے ہمہن تشریف لائے ہیں۔"..... سرسلطان نے انہ کر عمران کا استقبال کرتے ہوئے سنبھیو لئے میں کہا۔ سرسلطان کے الحسنہ کی وجہ سے وہ یورپین بھی انہ کر کھرا ہو گیا۔

"اے۔ اے۔ یہیں۔ آپ اگر اس طرح انہ کر میں استقبال کرتے رہے تو مجھ پر بڑھا پا پوری طرح چھا جائے گا کیونکہ سناء ہے کہ بزرگوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (اکسن) ہے۔"..... عمران نے سرسلطان کی بات کا جواب دینے کے بعد اس یورپین کی طرف مصالحت کے نئے پاچھے ہوئے اپنا تعارف بھی کر دیا۔

"ذی ایس سی۔ کیا آپ ساتھ دان ہیں۔ مگر۔"..... اس یورپین نے مصالحت کرتے ہوئے حیرت بھرے لئے میں کہا۔

"ہمارے ملک میں دان کی بڑی قیمت ہے جتاب"..... عمران نے کہا یعنی جو بندک ایکجی بچ کے اس یورپین کا نام ہی معلوم نہ ہوا تمہارے وہ جتاب کہہ کر خاموش ہو گیا تھا۔

سیاحت اور آرام کرنے کے لئے جہاں پا کیشیا آگیا۔ جہاں کے سفارت خانے نے اس کی فرماں ش پر ایک رہائش گاہ کا انتظام کر دیا اور ایک ڈرائیور، ایک خانہ مہمان اور ایک پاؤس کپڑ طازم بھی دیا اور ساتھ ہی ایک کار بھی کر دی۔ یہ تینوں طازم مقامی تھے۔ ڈرائیور رات کو واپس گرفتار چلا جاتا تھا اور سچ داں آتا تھا۔ آج سے ایک وقت بڑے بھبھ ڈرائیور واپس آیا تو دونوں طازموں اور ڈاکٹر خواں تینوں کی لاٹھیں کوئی نہیں پڑی ہوئی تھیں۔ ڈرائیور نے پولیس سے بڑے سفارت خانے کو اطلاع دی۔ وہ لوگ فوراً پہنچ گئے۔ پھر پولیس کو اطلاع دی گئی لیکن قاتل کے پارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ کوئی دلکش بھی نہ کی گئی تھی حتیٰ کہ کافذات بھی ڈاکٹر خواں کی چیب میں تھے اور انہی کافذات سے ساری بات معلوم ہوتی ہے۔ جناب چارلس کا سر صاحب جہاں اس نے تشریف لائے ہیں کہ سلوایا کے چیف سیکرٹری میرے پہترین دوستوں میں سے ہیں انہوں نے مجھے فون کیا ہے کہ میں جہاں کے انتیلی جنس اداروں کے ذریعے یہ معلوم کراؤں کہ ڈاکٹر خواں کی جہاں کس کس سے ملاقات رہی ہے اور کیا انہوں نے کوئی فارمولہ فروخت کیا ہے یا اگر انہیں ہلاک کر کے ان سے فارمولہ حاصل کیا گیا ہے تو وہ فارمولہ واپس حاصل کر کے سلوایا بھجوایا جائے کیونکہ یہ واردات پاکیشیا میں ہوتی ہے اور یہ ہماری ڈیوبنی ہے کہ ہم اس کی مکمل تحقیقات کرائیں۔ سلطان نے تجزی سے اور مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

” عمران ہے۔ ان کا نام چارلس کا سر ہے اور تم سمجھیو گی اختیار کرو محاملات ہے حد سمجھو ہیں۔ سلطان نے منت بھرے لجے میں کہا۔

” میں سمجھیو گی سے جناب چارلس کا سر کو بتا رہا ہوں کہ ہمارے ملک میں دان کی بڑی قدر و قیمت ہے جیسے بھی دان۔ اس کی کچھ میں بڑی اہمیت ہوتی کہ اندر رکھی ہوئی خواراں ملک بھیاں نہیں بھی سکتیں۔ اس حوالے سے دیکھا ہائے تو ساتھ دان وہ ہوتا ہے جس کے ذہن میں ساتھ داخل ہی نہ ہوتی ہو۔ ..... عمران نے وفات کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چارلس کا سر اب احتیاطی حرمت بھری نظرتوں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

” عمران ہے۔ سلوایا کے ایک ساتھ دان ڈاکٹر خواں کو جہاں پا کیشیا میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کے بارے میں ہے کافذات ملے ہیں اس کے مطابق ڈاکٹر خواں خلا۔ میں استعمال ہونے والے کسی شخصی میں اس کا فارمولہ آیا تھا جو وہ شوگران کو فروخت کرنا چاہتا تھا۔ یہ کافذات سلوایا کے جہاں سفارت خانے کے پاس ہتھی تو انہوں نے یہ کافذات سلوایا بھجوادیے۔ دہاں بھبھ تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ سلوایا کی ایک لیبارٹری میں ایسے شخصی میں اس کا کام کرتا رہا کوڈ نام سیٹلات کر رہے ہے، کی جیسا کہ میں ڈاکٹر خواں بھی کام کرتا رہا ہے۔ ابھی اس میں اس کا کام ہو رہا تھا کہ ڈاکٹر خواں دہنی طور پر محک جانے کی وجہ سے باقاعدہ حکومت سے اجازت لے گزیرہ

ہے۔ ساری طبعت دوڑ ہو جائے گی۔ سارا اوخار آغا سلیمان پاشا کی ناک پر مارا جائے گا۔ تمام دکانداروں کے اوخار چکاویتے جائیں گے۔ وادہ۔ واقعی اس میں بڑی وسعت ہے۔ ہر قیمت پر۔ ویری گذا۔۔۔ عمران نے دخترے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا تو سرسلطان نی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ ظاہر ہے چارس کا سر کے ہوتے ہوئے عمران کی اس انداز کی ہاتوں سے سرسلطان کی اناشید یہ طور پر مجرموں ہوئی تھی کیونکہ عمران نے ان کے سامنے اپنے آپ کو مغلس اور متوفی قاہر کر دیا تھا۔

آپ ہے فکر ہیں۔ آپ کی مظلوب فیں ہمارا ملک ادا کرے گا۔ سرسلطان نے آپ کی سے حد تعریفیں کی ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ سرسلطان غلط بیان نہیں کرتے۔۔۔ سرسلطان سے فہمے چارس کا سر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وس کروڈا لار کیسی رہے گی فیں۔ میرا خیال ہے مناسب ہی ہے۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لمحے میں کہا تو چارس کا سر بے اختیار اچھل پڑا جبکہ سرسلطان نے بے اختیار ہوٹ بھیج لئے تھے۔

”وس۔۔۔ وس کروڈا لار۔۔۔ چارس کا سر نے اس طرح رک رک کر کہا جسیے اسے حریت ظاہر کرنے کے لئے الفاظ ہی شمل رہے ہوں۔

”چلیں۔ آپ سرسلطان کے ہمہان ہیں اس نے وس ڈال رکم کر دیکھئے۔۔۔ عمران نے بڑے شباباں لمحے میں کہا۔

وہ دراصل نفسیاتی طور پر سب کچھ اس نے بتا دیا چاہیتے تھے تاکہ عمران یہ سب کچھ سن کر سمجھیہ ہو جائے۔

”پھر آپ نے تحقیقات کرائی ہیں۔۔۔ عمران نے ان کے خاموش ہوتے ہی پوچھا۔

”یہ کسی انتیلی بنس کا نہیں بنتا کیونکہ ذاکر خواہیں غیر علی ہیں ملڑی انتیلی بنس کا اس نے نہیں بنتا کہ اس فارمولے کا کوئی تعلق پاکیشیا کے دینفس سے نہیں ہے اس نے میری خواہش ہے کہ تم اس سلسلے میں کام کرو تاکہ پاکیشیا کی مرت بحال ہو سکے۔ سرسلطان نے آخر میں باقاعدہ مرت کا خوال دیتے ہوئے کہا تو عمران ان کے اس خوال پر بے اختیار سکرا دیا۔۔۔ سرسلطان کی روگ رگ سے واقع تھا اس نے اسے معلوم تھا کہ سرسلطان نے خاص طور پر یہ خوال کیوں دیا ہے تاکہ عمران اکارن کر سکے۔

”میرے پاس پرائیویٹ جاسوسی کا لائسنس نہیں ہے اور اگر چیف سے کہا گیا تو آپ جانتے ہیں کہ چیف ان معاملات میں کتنا اصول پسند ہے۔۔۔ عمران نے مت بنتے ہوئے کہا۔

”تم لائسنس کو کوئی مارو۔۔۔ میں چیف سکرٹری سلوایا سے وددہ کر چکا ہوں۔۔۔ تم نے اور تم نے یہ کام کرنا ہے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر۔۔۔ سرسلطان کو یافتخت حصہ اگلی تھا۔

”وادہ۔۔۔ ہوئی تابات۔۔۔ ہر قیمت پر۔۔۔ ویری گذا۔۔۔ بڑی وسعت ہے اس پر قیمت کے الفاظ میں۔۔۔ بلکہ یعنی مصنفوں میں بڑی مالی وسعت

سے کہا گیا تو سرسلطان نے رسیور چارلس کا سرکی طرف پڑھا دیا۔  
چارلس کا سر نے باقاعدہ انٹ کر سرسلطان کے ہاتھ سے رسیور لیا اور پھر  
دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔  
• میں سر۔ میں کا سر بول رہا ہوں سر۔ چارلس کا سر نے  
اپنائی موذوباد لجھے میں کہا۔  
• عمران صاحب سے آپ کی بات فائل ہوتی ہے یا نہیں۔ سر  
بیکرنے کہا۔

• جواب۔ عمران صاحب سر نہیں ہیں جواب اور ”چارلس  
کا سر نے اس طرح رک رک کر کہا جسے مناسب الفاظ اسے مل۔  
رہے ہیں۔

• مسٹر کا سر۔ عمران صاحب سے ہاید آپ کی بھلے کبھی ملاقات  
نہیں ہوتی اس لئے پلیو آپ ان کے مذاق سے پریشان نہ ہوں۔ میں  
دوبار ان سے ملاقات کر چکا ہوں۔ بھلی ملاقات میں سیری بھی حالت  
ان کے مذاق کی وجہ سے غراب ہو گئی تھی لیکن علی عمران صاحب  
اگر ہمارے کام پر آتا ہو جائیں تو یہ ہماری سب سے بڑی خوش  
قسمت ہو گی اور ہمارا مسٹر یقیناً حل ہو جائے گا۔ چیف سکرٹری  
سلوایا سر۔ بیکرنے جسے باوقار لجھے میں کہا۔

• سر۔ وہ تیار ہیں لیکن سر۔ وہ دس کروڑ ڈالر طلب کر رہے  
ہیں۔ چارلس کا سر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے اس انداز  
میں کہا جسے ابھی سر بیکر فٹے سے یقین پڑیں گے۔

• سس۔ سو روپی۔ یہ تو بہت بڑی رقم ہے۔ آئی ایم سو روپی۔  
سرسلطان مجھے اب ابیازت دیکھتے۔ چارلس کا سر نے ہونٹ  
چھاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر فٹے کے ہمراٹ اپر آئے تھے۔  
• جواب چارلس کا سر صاحب۔ آپ کا کیا میال ہے۔ کیا آپ کا  
فارمولہ دس بارہ ڈالر کا ہو گا۔ عمران نے نکت سنجیدہ لجھے میں  
کہا۔

• دس بارہ ڈالر تو نہیں۔ مگر صرف اس کی تکالیف میں دس کروڑ  
ڈالر تو نہیں دیتے جاسکتے۔ چارلس کا سر نے اٹھے ہوئے لجھے میں  
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا پاس چڑے ہوئے  
خون کی ملٹی نوجانی اور سرسلطان نے ہاتھ پڑھا کر رسیور انعامیا۔  
• کراو بات۔ سرسلطان نے عمران اور چارلس کا سرکی طرف  
دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی لاڈر کا بین بھی پریس کر دیا۔

• سلطان بول رہا ہوں سر بیکر۔ سرسلطان نے کہا۔

• سرسلطان۔ چارلس کا سرکی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گی  
کیا ابھی تک ان کی کسی سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ دوسری  
طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی تو چارلس کا سر سے اختیار بھونک  
پڑا۔

• وہ بھاں سیرے آفس میں موجود ہیں اور ان کی بات جیت ملی  
عمران سے ہو رہی ہے۔ سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
• اوہ اچھا۔ چارلس کا سر سے بات کرائیں۔ دوسری طرف

۔ تو کیا ہوا۔ وہ پچاس کروڑ دار بھی طلب کریں تھے بھی ہمیں مختور ہے۔ آپ انہیں جانتے نہیں۔ ان کا صرف ہمارے کام کے لئے تیار ہو جاتا ہی ہمارے لئے اعوال کا باعث ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو چارس کا سر کی انکھیں حریت سے پھیلی چلی گئیں۔

۔ رسید گئے دیں جتاب۔۔۔۔۔ میران نے مسکراتے ہوئے کہا تو چارس کا سر نے اس طرح رسید میران کی طرف بڑھا دیا جسے دہڑائیں ہیں آگیا ہو۔

۔ ہمیں سر بیکر۔۔۔۔۔ میں علی میران ایم ایس سی۔۔۔۔۔ قی ایس سی (آگرنا) بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ میں نے واقعی چارس کا سر صاحب سے دس کروڑ دار کی ڈیماٹل کی تھی کیونکہ یہ مشن پر ایتوٹ ہی ہو سکتا ہے لیکن جس طرح چارس کا سر صاحب نے سر سلطان کی مرت کی ہے اور ان سے رسید پا قادہ کھلے ہو کر میا ہے اس سے میرے دل میں ان کی مرت و قدر بڑھ گئی ہے کیونکہ سر سلطان میرے چڑگ ہیں اور جو ان کی مرت کرتا ہے وہ خود ہمارے لئے محترم ہو جاتا ہے اس لئے ان کے اس احترام میں نہیں کام طالبہ ختم۔۔۔۔۔ اب احترام کام ہو گا۔۔۔۔۔ میران نے کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے چارس کا سر کی حالت حریت کی خدمت کی وجہ سے جھپٹے سے زیادہ غراب ہو گئی۔۔۔۔۔ وہ شاید کبھی خواب میں بھی نہ سوچ سنتا تھا کہ کوئی آدمی اجنبی معمولی سی بات کے لئے دس کروڑ دار بھی خلیر ترین رقم بھی چھوڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔ اس سے جھپٹے سر بیکر نے بھی

کہا تھا کہ میران کو پچاس کروڑ دار بھی دیتے جا سکتے ہیں۔۔۔ اس بات نے اس کا ذہن بخند کر دیا تھا اور اب میران کی بے شیازی نے اس کا دناغ واقعی مادوف کر دیا تھا۔

۔ آپ کا یہ سلوایا پر احسان ہو گا میران صاحب کہ آپ اس کام پر توجہ دے دیں۔۔۔۔۔ مجھے آپ کے اور سر سلطان کے تعلقات کا بخوبی علم ہے اس لئے جب سر سلطان نے حاجی بھری تھی تو مجھے اسی وقت یقین ہو گیا تھا کہ ہمارا کام ہو جائے گا۔۔۔۔۔ میں ایک بار پھر آپ کا ڈاکتی طور پر فکر یہ ادا کرتا ہوں۔۔۔۔۔ آپ بے قکر ہو کر کام کریں جسے آپ کہیں گے دیتے ہی ہو گا۔۔۔۔۔ گلہ بانی۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو میران نے ایک طویل سائبی پیچھے ہوئے رسید رکھ دیا۔

۔ ضروری تھا کہ تم اس طرح کا ذرا سہ کر تے۔۔۔۔۔ کیا تم سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔۔ سر سلطان نے انکھیں تکلتھے ہنے کہا۔

۔ کہتے ہیں کہ ذرا سہ ذہنی صحت کے لئے خاصاً مفید ہوتا ہے۔۔۔۔۔ آدمی کو اپنی پوزیشن کا بخوبی احساس ہو جاتا ہے کہ وہ ذرا سے میں، ہمیں دہنے پاوان۔۔۔۔۔ میران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

۔ نائنس۔۔۔۔۔ تم سے تو بات کرتا ہی عذاب ہے۔۔۔۔۔ چارس کا سر صاحب آپ میران کو فائل دے دیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ٹھواں کے بارے میں۔۔۔۔۔ سر سلطان نے فقرے کا بہلا حصہ میران سے مخاطب ہو کر اور بعد کا حصہ چارس کا سر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیں سر..... چارس کا سرنے سو دبائے لیجے میں کہا اور پاچھے میں موجود فائل اس نے اپنے کربلا قائدہ عمران کی طرف بڑھا دی۔  
آپ کا یہ اندازہ احترام کا سلسہ جاری رہا تو آپ دس کروڑ ۵۳ لر دینے کی بجائے ۶۲ لام سے دھول کر کے لے جائیں گے..... عمران نے فائل لے کر سکراتے ہوئے کہا۔

آپ واقعی احترام کے قابل ہیں عمران صاحب۔ آپ میں آپ کو سمجھ گیا ہوں..... چارس کا سرنے سکراتے ہوئے جواب دیا۔  
اس کو توانج تک اس کے والد نہیں سمجھ سکے آپ اور میں کہاں کھو سکتے ہیں..... سلطان نے سکراتے ہوئے کہا تو چارس کا سر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ ویسے بیٹے کی نسبت آپ اس کی نظر میں عمران کے پارے میں مختلف تاثرات تھے۔ ٹھائی یہ جدیلی سلوایا کے پھیف سکدری کی یا تین سامنے آنے کے بعد آئی تھی۔

آپ یہ فائل سیرے پاس چھوڑ جاتیں۔ میں اس پر کام شروع کر دیتا ہوں۔ اسیہے ہیں جدی بی اصل حقیقت کا کھون نکالوں گا۔  
گا..... عمران نے فائل جہر کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے جتاب۔ ہم آپ کے بے حد شکر گزار ہوں گے۔  
چارس کا سرنے سرست بھرے لیجے میں کہا۔

آپ مجھے وجہت دیں سلطان عالی مقام۔ ویسے آپ جیسے سلطان عالی کے دربار سے خالی باختہ واپس جانا اس صدی کا مجید ہے۔..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"خالی پاچھے کہاں جا رہے ہو۔ اس قدر اہم فائل ساختے لے جا رہے ہو۔..... سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر دعا سلام کے بعد وہ مڑا اور پختہ گھوں بعد وہ کار میں بیٹھا داش میز کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسے جو کچھ سلوایا گیا تھا وہ کسی صورت اس کے طبق سے نہ اتر رہا تھا کہ سلوایا کا ایک ساتھ دان اہم فارمولے کر پا کیشیا اکر رہے۔ سلوایا کا مختارت خادا سے سب ہو یات مہیا کرتے اور پھر وہ یہ فارمولہ ٹھوگران کو قروخت کرنے کی کوشش کرے اور اس دوران اچانک قتل کر دیا جائے اور فارمولہ غائب ہو جائے اور قاتھوں تک پہنچنے کے لئے پھیف سکدری سلوایا پہچاس کروڑ ۱۳ لر بھی فریق کرنے پر آمادہ نظر آئیں۔ یہ سب کچھ اسے غیر قدری سامنوس ہو رہا تھا۔ بہر حال اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ داش میز ملٹی کر بیٹے سرداور سے اس بارے میں تفصیل سے بات کرے گا پھر کوئی مزید کارروائی کرنے کے پارے میں ٹوپے گا۔

s4sheikh@gmail.com

کہا۔ s4sheikh@gmail.com

" اے۔ تم ناٹنگر ہو یا چوہے کے دروازے کے بیچے دبک کر پوچھ دے ہے ہو کہ کون ہے۔ دروازہ کھولو۔ میں روزی راسکل ہوں۔ ..... دروازے کی دوسری طرف سے روزی راسکل کی طنزی آواز سنائی دی تو ناٹنگر کے بھرے پر شدید کوفت اور بیماری کے تاثرات اپہر آئے۔ اس نے بھی کھوی تو روزی راسکل اس طرح کمرے میں داخل ہوئی جسے یہ کرد روزی راسکل کا ہو اور ناٹنگر نے اس پر غاصبان قبضہ کر رکھا ہو۔

" اے۔ تم تو اس طرح حیا کھوے ہو جسے کسی شادی میں جانا ہو جیسی۔ کیا مطلب۔ کہاں چاہے ہو۔ ..... روزی راسکل نے اندر داخل ہو کر ناٹنگر کو سر سے بیک دیکھتے ہوئے چونک کرو اور قدر سے فصلیے لے گئے میں کہا۔

" اپنی شادی پر بیمار ہوں۔ تم کہاں سے علپ پڑیں۔ ..... ناٹنگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اپنی شادی پر۔ ..... روزی راسکل نے اس طرح بنتے ہوئے کہا جسے ناٹنگر نے کوئی انتہائی مزاحیہ بات کر دی ہو۔

" تو کیا میں شادی نہیں کر سکتا۔ ..... ناٹنگر نے بھی دانت اسے چڑانے کے لئے کہا۔

" کبھی اپنی شکل دیکھی ہے۔ ایک مردار خور جانور ہے جو۔ وہی لگ رہے ہو۔ کوئی عقل کی اور آنکھوں کی انوجھی تم سے شادی

ناٹنگر ہوٹل میں اپنے کمرے میں زینخا اپنے جو توں کے تے بالدستیں صرف تھا۔ اس وقت دن کے گیارہ بجے تھے اور ناٹنگر اپ جیا ہو کر ازدین دنیا میں گھستے پہنے کے لئے لٹکنے ہی والا تھا وہ دن کو گیارہ بارہ سوچے اپنے ہوٹل سے نکلا تھا اور پھر رات گئے تک اس کی واپسی ہوتی تھی۔ اب تک کبھی کبھار جب وہ واقعی بے حد فارغ ہوتا تو وہ جلدی ہوٹل واپس اکر آرام کرنے کے لئے لیٹ جاتا تھا۔ ابھی وہ تے باندھ کر فارغ ہوا پی تھا کہ کال بیل بچ اٹھی اور ناٹنگر کال بیل کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا کیوں کہ اس نے اپنی لائف کا سیست اپ ایسا کر رکھا تھا کہ مہماں ہوٹل میں شادو نادر ہی کوئی اس سے ملنے آتا تھا۔ وہ اٹھا اور تیز تیز قدم الحاتا دروازے کی طرف پڑھ گیا۔

" کون ہے۔ ..... اس نے دروازہ کھونے سے ہمچلے اوپنی آواز میں

کرے گی۔ نائس۔ میں تو شادی پر جا رہا ہوں اپنی سزا ہے۔ تم جا کر تو دیکھو۔ میں تم سیست پوری بارات کو بھوں سے الا دوں گی۔ ..... روزی راسکل نے طنزی انداز میں بات کرتے کرتے اچانک احتیاط غصے لئے میں پختکارتے ہوئے کہا اور نائیگر اس کے اس انداز پر بے اختیار اپس پڑا۔

”تے وہ واقعی عقل سے فارغ۔ بہر حال تم بتاؤ کہ کسے صحیح نازل ہو گئی ہو۔“ نائیگر نے اور زیادہ لطف لیتے ہوئے کہا۔ اچھا تو میں اب بلا بن گئی ہوں۔ کیوں۔ اب میں بلا ہوں ہو تم پر نازل ہو گئی ہوں اور کون ہے وہ عقل کی اندر گی۔ جلدی بتاؤ اس کے بارے میں تفصیل۔ ..... روزی راسکل نے چیختے ہوئے کہا اس کا ہبہ واقعی غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

”وہ سامنے دیو اور پر آئتی رکا ہوا ہے اس میں جا کر دیکھ لو۔“ نائیگر نے من بناتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ آئینے میں دیکھ لوں۔“ کیا مطلب۔ اودہ۔ تو تم مجھے عقل سے فارغ کہ رہے تھے۔ مجھے۔ روزی راسکل کو۔ کیوں۔ ..... روزی راسکل نے واقعی پختکارتے ہوئے مجھے میں کہا۔“ تم نے خود بھی تفصیل پوچھی تھی۔ بہر حال کسی خوش فہمی کی ضرورت نہیں ہے۔ تم سے شادی کرنے سے مہتر ہے اودی کسی پھریل سے شادی کر لے۔ ..... نائیگر نے من بناتے ہوئے کہا۔“ شٹ اپ۔ جیسی تیر ہے خواتین سے بات کرنے کی۔ وہ

تمہارا احق اساد بھی سکھاتا رہتا ہے جیسی۔۔۔ خرد رجہ جو اب کوئی فضول بات کی تو پوری بھی تکال کر احتیاط پر رکھ دوں گی۔۔۔

مجھے۔۔۔ روزی راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔“ اس میں غصہ کھانے کی کیا بات ہے۔۔۔ کیا تم سے شادی نہیں ہو سکتی۔۔۔ نائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار اچھل چڑی۔۔۔

”شادی اور بھر سے۔۔۔ اودہ۔۔۔ تو تم یہ خواب دیکھ رہے ہو۔۔۔ من دھو رکھو۔۔۔ تم سے شادی کی بجائے میں قبیر شادی شدہ رہنا زیادہ پخت کروں گی۔۔۔ شادی تو کسی انسان سے ہوتی ہے جو سرے سے انسان ہی۔۔۔ اس سے شادی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔ روزی راسکل نے من بناتے ہوئے کہا۔

”تو نہیک ہے۔۔۔ میں نے کہ تمہاری منت کی ہے اور سنو۔۔۔ اب تک میں جیسی اس لئے برداشت کر رہا ہوں کہ تم خود پل کر میں سے پاس آئی ہو درد جو باتیں تم نے کیں اور کر رہی ہوں اس کے لیے ہیں تم اب تک گلوپیں تیرتی نظر آبرہی ہوتی۔۔۔ اس لئے بتاؤ کیوں آتی ہو۔۔۔ نائیگر کا بھی یلکٹ مودا بدلا گیا۔۔۔

”واہ۔۔۔ اب واقعی تم مرد نظر آئے لگ گئے ہو۔۔۔ اب میں وددہ کر سکتی ہوں کہ کبھی فرست ملی تو تمہاری شادی کرنے کی افسر پر خور کروں گی لیکن یہ بات مستقل بھی میں ہی ہو سکتی ہے مستقل قریب میں نہیں اور پاں سنو۔۔۔ میں بہاں تم سے ایک بات پوچھنے آئی ہوں۔۔۔ یہ بتاؤ کہ تم کسی پیشہ در قابل کو جانتے ہو۔۔۔ جس کا نام ڈاگ

اگر وہ چهار احتمان اساد آجائے تو ..... روزی راسکل نے من  
بناتے ہوئے کہا۔

” تم نے پھر ان صاحب کی رہیں کی ہے جبکہ میں نے جمیں  
منع کی تھا۔ ..... نائیگر نے دامت بخچاتے ہوئے کہا۔ اس کا اندازہ بتا  
رہا تھا کہ وہ نجات کس طرح اپنے آپ کو کنٹرول کئے ہوئے ہے۔  
اس میں توہین کی کیا بات ہے۔ وہ احتمان باتیں کرتا ہے اور جو  
احتمان ہو تو اسے احتمان کیوں نہ کہا جائے۔ یہ لو۔ کیا انہی سے کو اندازہ  
کہنا اس کی توہین ہے۔ یہ لو۔ جواب دو۔ ..... روزی راسکل نے اس  
بارہ پڑے مخصوص سے لمحے میں کہا۔

” میں چاہ رہا ہوں۔ جب تم بناوڑ تو دروازہ لاک کرو۔ نیا دروازہ اونچ تم  
میں سے ہاتھوں قتل بھی ہو سکتی ہے۔ ..... نائیگر نے تیز لمحے میں کہا اور  
اس کے ساتھ ہی وہ تیری سے دروازے کی طرف پڑھا۔

” ارے۔ ارے۔ رکو۔ ایک منت رک جاؤ۔ ..... روزی  
راسکل نے کہا میں نائیگر کے بیٹی مٹ دروازے سے باہر آگیا۔

” مجھ سے اس طرح بھاگ رہے ہو جسے میں جھوٹ چھات والی  
کوئی بیماری ہوں۔ کیوں۔ ..... روزی راسکل نے اس کے پیچے باہر  
راپداری میں آتے ہوئے کہا تو نائیگر تیری سے پلاٹا اور اس سے بچتے  
کہ روزی راسکل کچھ بھوتی نائیگر نے اس طرح تیری سے دروازہ لاک  
کر دیا جسے اسے خدش ہو کہ اگر دروازہ بند ہونے میں ایک لمحے کی  
بھی درد ہو گئی تو روزی راسکل دوبارہ اندر داخل ہو جائے گی۔

جانس ہے۔ ..... روزی راسکل نے کہا تو نائیگر بے اختیار چونکہ  
پڑا۔

” پاں جاتا ہوں۔ کیوں۔ جمیں اس سے کیا کام ڈیگیا ہے۔ کیا  
کسی کو قتل کرنا ہے۔ ..... نائیگر نے کہا۔

” بچتے بھاؤ کہ چهارے اس احتمان استاد کا فون نہیں کیا ہے تاکہ میں  
اسے فون کر کے بتائیں کہ اس کا شاگرد اخلاقیات سے اس قدر ہے  
بہرہ ہے کہ اس نے آنے والے سے اب تک چائے کیا کافی کا جو نہیں  
منہ سے بھی نہیں پوچھا جسکے آنے والی شخصیت بھی روزی راسکل  
ہو۔ ..... روزی راسکل نے فون کی طرف بنتھے ہوئے کہا۔

” تم پار بار احتمان استاد۔ احتمان استاد کیوں کہتے ہو۔ کیا جمیں  
تیر نہیں سے بات کرنے کی۔ خبردار ہو آئندہ یہ الفاظ منہ سے  
لکھے۔ ..... نائیگر نے غصے لمحے میں کہا۔

” جو کر کیوں بات کر رہے ہو۔ آہستہ بولو اور بچتے میرے لئے  
کافی مٹھوڑا۔ پیر اٹھینا سے بات ہو گی۔ ..... روزی راسکل نے  
ایک کر سی پر اٹھینا بھرے انداز میں بنتھے ہوئے کہا۔

” مجھے لابی میں بنتھے ہیں۔ میں کسی کے ساتھ کرے میں بنتھا  
پسند نہیں کرتا۔ ..... نائیگر نے سپاٹ لمحے میں کہا۔

” کسی سے چہار اکیا مطلب ہے۔ ..... روزی راسکل نے چونکہ  
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے انہی کھوڑی ہوئی۔

” کوئی بھی ہو۔ تم سمیت۔ ..... نائیگر نے جواب دیا۔

۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا واقعی۔ نائیگر کے فخر ملکی تعلیم اور پانچ لاکھ ڈالر کے بارے میں سن کر کان کھڑے ہو گئے تھے کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ کوئی بھی غیر ملکی تعلیم بغیر کسی خاص مقصد کے اس طرح ڈالر نہیں لٹاتی پھر تی کہ روزی راسکل جیسی ہورت کو پانچ لاکھ ڈالر دے دے اس سے خود اس کے بیچے کوئی خاص بات ہے۔ ایسی بات جس میں ہر ان کو بھی دلپی ہو سکتی ہے۔ یہ سب خیالات آتے ہی نائیگر کے ذہن نے فوراً ہی پتنترا بستے کا فیصلہ کر لیا۔

تو ہمارا کیا خیال ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں۔ میں روزی راسکل۔ کیوں۔ میں تمہیں چیک دکھاتی ہوں۔ روزی راسکل نے غصیل ٹھیک میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک چیک کمال کر نائیگر کے سامنے کر دیا۔ چیک دکھاتی ازھانی لاکھ ڈالر کا تھا اور کسی یورپی ملک کے بھیک کا گارنیٹ ڈبل چیک تھا۔

کمال ہے۔ ہماری تو یہی اہمیت ہے۔ میں تو تمہیں بس عامی شنی خور خاتون سمجھتا رہا ہوں۔ نائیگر نے ایسے بھی میں کہا جیسے وہ ازھانی لاکھ کا چیک دیکھ کر بے حد مرغوب ہو گیا ہو۔ بس تکل گئی الاک۔ سارا دون چو جیاں جنختی تھے ہو۔ روزی راسکل نے بڑے اکٹے ہوئے بھیجے میں کہا۔ اس دوران وہ لفٹ کے دریے نیچے بال میں بیٹھ چکھتے۔

روزی راسکل ہوئے۔ سینے خاموش کوئی تھی۔ اس کے ہمراہ پر غصے کے ساتھ ساتھ سخنی کا تاثر نہیاں تھا۔ تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو۔ یہ بتاؤ۔ روزی راسکل نے ہوئے۔ سمجھتے ہوئے کہا۔ میں جو بھی سمجھتا ہوں اسے چھوڑو۔ تم اپنی بات کرو۔ نائیگر نے بھی من بناتے ہوئے کہا۔ میں چھاری شکل دیکھتے ہیں آئی۔ میں تم سے کچھ پوچھنے آئی۔ میں اور یہ بھی نہ سمجھو کہ میں تم سے مفت کام لوں گی۔ اگر تم مجھے درست معلومات دے سکو تو میں جیسیں ایک لاکھ ڈالر بھی دے سکتی ہوں تاکہ ہمارا لائف سائل بدلتے اور تم دو لگنے کے مجموعی سے ہوں۔ میں سہنے کی بجائے کسی عالی شان ہوں۔ میں رہ سکو۔ روزی راسکل نے کات کھانے والے بھی میں کہا۔

ایک لاکھ ڈالر اور تم دو گی۔ کیا کوئی جزا غیر ملکی سینے ہمارے ہاتھ آگی ہے۔ نائیگر نے مذاق اٹانے والے بھی میں کہا۔ سینے نہیں خلیم۔ غیر ملکی خلیم۔ میں نے اس سے پانچ لاکھ ڈالر فیس ملے کی ہے اور ازھانی لاکھ ڈالر کا گارنیٹ ڈبل چیک اس سے وصول بھی کر دیا ہے اور بھیزی ازھانی لاکھ ڈالر ابھی اس سے وصول کرنے میں اس نے میں قبیل آسانی سے ایک لاکھ ڈالر دے سکتی ہوں۔ روزی راسکل نے بڑے فاخر اد بھیجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ہیں۔ روزی راسکل نے یوگت غصیلے لمحے میں کہا۔  
میں خورت کہنا پسند نہیں کرتا کیونکہ میرے خیال کے معماں  
کسی کو خورت کہنا اس کی توجیہ ہے اس نے احترام میں خاتون کہا  
ہوں اور جہاں تک دوسری خواتین کا میرے کمرے میں آنے کا تھنچ  
ہے تو میرا کسی خاتون سے کسی قسم کا رابطہ ہی نہیں اس نے کس  
نے آتا ہے۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیڑ کو  
ہات کافی لانے کا پکہ دیا۔

یہیں مجھے لفظ خاتون سے چڑھے۔ مجھے یوں لگتا ہے جسے میں  
یوگت بودھی کھوت بن گئی ہوں اس نے تم مجھے خاتون مت کہا  
کرو۔ روزی راسکل نے کہا۔  
تو کیا کہوں لیڈی، ناداں، جو تم پسند کرو۔ ٹائیگر نے کہا تو  
روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

اس سے تو میں اور ہی زیادہ بورڈی ہو جاؤں گی۔ روزی  
راسکل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔  
جلد دو شریخہ کہہ دیا کروں گا۔ ٹائیگر نے بھی سکراتے  
ہوئے کہا۔

نہیں۔ اس لفظ سے تو میں موٹی لگنے لگتی ہوں۔ دو شریخہ کا لفظ  
سن کر مجھے سکریے کا خیال آ جاتا ہے۔ روزی راسکل نے بے  
اختیار ہو کر کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑا۔  
چلو مس کہہ دیا کروں گا۔ ٹائیگر نے کہا۔

آؤ۔ لابی میں پہنچتے ہیں۔ میں جہیں اچھی ہی کافی بلے آتا ہوں اور  
ہاں۔ تم نے ناشستہ کیا ہے یا ابھی کرنا ہے۔ ٹائیگر نے کہا تو  
روزی راسکل اس طرح انہیں پھاڑ کر ٹائیگر کو دیکھنے لگی جسے ٹائیگر  
کا چہرہ پہل گیا ہوا۔

کی سطل۔ یہ جہارے لمحے میں یوگت مٹھاں کیوں آگئی ہے  
کیا جہیں واقعی رقم کی ضرورت ہے۔ روزی راسکل نے کہا۔

مجھے رقم کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے اور شہری میں تم سے  
کوئی رقم اونٹا۔ میں اپنے کمرے میں کسی خاتون کو بخواہ کر اس  
سے باہمیں کرنا، پاہنے وہ خاتون تم ہی کیوں نہ ہو اچھا نہیں سمجھتا  
اس نے میں نے جہیں وہاں ہی کہا تھا کہ لابی میں چل کر پہنچتے  
ہیں۔ ٹائیگر نے لابی کی طرف پہنچتے ہوئے کہا۔

کیوں اچھا نہیں سمجھتے۔ اس کی وجہ۔ روزی راسکل نے  
منہ پہناتے ہوئے کہا۔

اس نے کہ جس خواتین کا دل سے احترام کرتا ہوں اور جس  
نہیں پاہتا کرے میں ایکیلے مرد کے ساتھ پہنچ کر ان پر کسی قسم کا  
کوئی اڑاں پاہنے جوہنا ہی کیوں نہ ہو نگاہ دیا جائے۔ ٹائیگر نے  
لابی میں ایک میکے گرد موجود کری پر پہنچتے ہوئے کہا۔

یہ تو اچھی بات ہے۔ واقعی جہارے اسادے جہاری اخلاقی  
ترتیب بے حد اچھی کی ہے یہیں یہ تم نے خواتین کی روٹ کیوں لگا  
رکی ہے۔ کیا میرے علاوہ اور خورتیں بھی جہارے کمرے میں آتی

"ہاں - تم مجھے میں روزی کہہ سکتے ہو۔ میں یہ نام تو جہارا ہوتا پڑھنے کیونکہ میں بعض اوقات تمیں بہت مس کرتی ہوں۔" روزی راسکل نے سکراتے ہوئے کہا اور نائگر ہنس پڑا۔

"جہارے اندر حس طراحت خاصی حادثہ ہوتی جا رہی ہے اور یہ اچھی بات ہے۔" عقل مندی کی نشانی ہوتی ہے۔ اکثر خواتین اس سے ناپذد ہوتی ہیں۔ وہ برجستہ اور بر سکل فتوہ سن کر اس طرح سپت پھرہ لئے یعنی رہتی ہیں کہ ایسا فتوہ کہنے والا خود ہی شرمند ہو جاتا ہے۔ نائگر نے کہا۔ اسی لئے دیز نے اکر کافی کے بر سن سے پر نگانے شروع کر دیتے۔

"کافی تم بناو۔" تم نے ایک بار بتایا تھا کہ تم کافی بہت اچھی باتی ہو۔" نائگر نے دیز کے جانے کے بعد کہا تو روزی راسکل نے ایک بار پھر نائگر کو اس طرح دیکھنا شروع کر دیا جیسے اسی تینیں نہ آرہا ہو کہ اس کے سامنے نائگر ہی بیٹھا ہے یا اس کی جگہ کوئی اور اس کے میک اپ میں ہے۔

"کیا بات ہے۔" جہارے لئے میں لفکت سخاں اور انحساری کیوں آگئی ہے۔ اب میری خوبیاں بھی یاد آئے لگ گئی ہیں۔ کیا ہوا ہے۔" روزی راسکل نے حریت پھرے لئے میں کہا۔

"میں نے جیسی بتایا ہے کہ میں اپنے کمرے میں کسی سے ملنے کے لئے خیال نہیں ہو سکتا۔" میں نے جبلے ہی تم سے کہا تھا کہ پل کر لابی میں بیٹھتے ہیں۔ لیکن تم نے خواہ خواہ قصہ کی۔" نائگر

### نے سکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کچی بات یہ ہے کہ جہارا یہ انداز اور جہارا یہ بھر مجھے پسند نہیں آپا۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے تم نائگر کی جائے کوئی معمومی مبھیں ہو۔" روزی راسکل نے مت بناتے ہوئے کہا۔

"تم کافی نہیں بتا سکتی تو ساف کر دو۔" میں بتایا ہوں۔ پڑے پڑے نعمتی ہو جائے گی تو دوبارہ مٹھوں اپنے گی۔..... نائگر نے بات کا راستہ بدلتے ہوئے کہا۔

"مرد ہو تو ہوں کے لئے کافی بناتے ہوئے مرد نہیں رہ جاتے کچھے اس لئے مجھے بتانا ہو گی کافی۔" روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کافی بتانا شروع کر دی اور پھر ایک جیسا لی اس نے نائگر کے سامنے رکھی جبکہ دوسروں اپنے سامنے۔

"واہ۔ واقعی تم بہت اچھی کافی بتاتی ہو۔" پڑے دنوں بعد اتنی اچھی کافی پہنچنے کو ملی ہے۔ نائگر نے باقاعدہ تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو تم اب یہ انداز اختیار کر کے مجھے بھاگنا پا جائتے ہو۔" جیسی مخصوص ہے کہ مجھے ایسے لوگوں سے شدید نفرت ہے جو اس طرح کی فضول خواہد میں کرتے رہتے ہیں اور اسے اخلاقیات کا نام دیتے ہیں بہر حال چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم واقعی ڈاگ جانسن کو جانتے ہو۔" روزی راسکل نے کہا۔

"ہاں۔" لیکن نام کی صد حکم۔ کبھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔

جہیں یہ ناسک دے سکوں تاکہ جہاری مالی امداد بھی ہو جائے اور  
سیر اکام بھی ہو جانے۔ روزی راسکل نے تفصیل سے بات  
کرتے ہوئے کہا۔

”بھی مالی امداد کی ضرورت نہیں ہے اور میرے شیال میں جہیں  
بھی نہیں ہے اس لئے ہمتری ہی ہے کہ تم یہ پانچ لاکھ ڈالر کی فلاحی  
ادارے یا ہسپتال کو دے دو۔ بہر حال تم فلمت کرو۔ ڈاگ  
جانسن کو کماش کرنا میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ میں اسے بحد  
گھنٹوں میں ٹرین کر لوں گا لیکن یہ بتاؤ کہ ڈاکٹر ٹھواٹل کہاں رہا تھا  
اور کس نے اسے ہلاک کیا گیا اور ہمایا پاکیشیا میں کیا کرتا پاہتا  
تھا۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”خطیر دیہنے والی بات پر بعد میں فیصلہ ہو گا۔ فی الحال تو مسئلہ  
میری ساکھ کا ہے۔ اگر میں ڈاگ جانسن کو ٹرین نہ کر سکی تو پھر مجھے  
خود کشی کرنا پڑے گی اور جہارے دسرے ۳۰ الون کا ہواب ہے کہ  
میں نے تو یہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں تھی کہ ڈاکٹر ٹھواٹل کا  
میں کہاں رہا تھا کیونکہ مسئلہ تو ڈاگ جانسن کو ٹرین کرنے کا تھا۔  
ایک بارہہ ٹرین ہو جائے تو پھر میں اس کی رو روح سے بھی انگوں الون  
گی کہ اس نے کس پارٹی کے کچھ پر یہ کام کیا ہے اور یہ بھی سن لو کر  
میں یہ کام سرے سے لپٹنے کے لئے ہی خیار دھی کیونکہ میرے لئے یہ  
بلاہر میرے اسلیش کا کام نہیں تھا لیکن میں نے اس نے لئے یا کہ  
ٹھایدے اس طرح جہیں یا جہارے احمد اسٹاد۔ اور پاں۔ اب میں

یکن اصل مسئلہ کیا ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے بھی سنبھیہ لمحے میں کہا  
کیونکہ اسی بات کو معلوم کرنے کے لئے وہ اپنی طبیعت کے طاف  
روزی راسکل کو شہرت کر رہا تھا۔

”ایک آدمی ڈیوڈ کے دریے میں تک ایک فیر تکی کر سلن ہے جا ہے  
وہ سلوایا کی کسی معلومات فروخت کرنے والی ٹکنیکی کا آدمی ہے اور  
سلوایا کی حکومت نے اس معلومات فروخت کرنے والی ٹکنیکی کو  
ناسک دیا ہے کہ وہ بہاں پاکیشیا میں ڈاگ جانسن کو ٹرین کر کے  
اس سے معلوم کرے کہ اس نے کس پارٹی کے کچھ پر سلوایا کے  
ایک ساتھ دان ڈاکٹر ٹھواٹل کو ہلاک کیا ہے۔ ڈیوڈ نے کر سلن کو  
ہتھیا کر یہ کام میں کر سکتی ہوں پھر تھوڑے وہ سمجھے کہ میں آگیا۔ اس  
نے مجھے ایک لاکھ ڈالر اس کام کی آفریکی یکن میں نے اکار کر دیا اور  
کہا کہ میں پانچ لاکھ ڈالر لوں گی اور ایک بستے میں اسے یہ معاملہ  
ٹرین کر کے دوں گی۔ اس نے تسلیم کر دیا اور مجھے الٹھائی لاکھ ڈالر کا  
گاری بنتا چیک دے دیا۔ باقی الٹھائی لاکھ ڈالر اس نے کام ہونے کے  
بعد دیہتے ہیں یکن آج چار روز ہو چکے ہیں۔ میں نے پوری اندر ورلا  
چھان ماری ہے یکن ڈاگ جانسن بھک نہیں ہوتی تھی۔ سب اس کا نام  
چھانتے ہیں یکن کوئی اس کی نشاندہی نہیں کر سکا۔ پھر مجھے شیال آیا  
کہ جہار ۱۱ عحق اسٹاد۔ ادہ سوری۔ میرا مظہب ہے کہ جہار ۱۱ اسٹاد اکثر  
کہتا ہے کہ نائیگر اندر ورلا میں کسی کو ٹرین کرنے کا ماہر ہے تو میں  
نے سوچا کہ تم سے مل لوں۔ میں جہیں ایک لاکھ ڈالر دے کر

سوری نہیں کروں گی بس اور تم بھی کوئی اعتراض نہ کرنا ورنہ  
جہاری بھی جہارے حلق میں بھی اخراج کر سکتی ہے۔ مجھے صرف اتنا  
معلوم ہے کہ ڈاکٹر ٹھواں سلوایا سے کسی خلائی سیڑاں کا فارمولہ  
ساختے آیا تھا اور وہ ہبھاں رہ کر یہ فارمولہ شوگران کو فروخت کرنا  
چاہتا تھا۔..... روزی راسکل نے ایک بار پھر تفصیل سے بات  
کرتے ہوئے کہا۔

“اس کی موت کے بعد اس فارمولے کا کیا ہوا۔..... ٹانگر نے  
پوچھا۔

“وہ فارمولہ اگم ہے اسی نے تو سلوایا والے معلوم کرنا پڑھتے ہیں  
کہ کس پارٹی نے ڈاکٹر ٹھواں کو ہلاک کرایا ہے تاکہ اس پارٹی کے  
ذریعے وہ دوبارہ فارمولہ حاصل کر سکیں۔..... روزی راسکل نے کافی  
سب کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ تم پے ٹکر رہے میں آج خام سے بٹے جیسی فون  
کر کے ڈاگ چالیں اور فارمولے کے بارے میں بتاؤں گا۔ ٹانگر  
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انہ کھرا ہوا۔

کیسے معلوم کرو گے۔ میں نے توہر طرح کی چجان بین کر لی  
ہے۔..... روزی راسکل نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

یہ میرا کام ہے۔ جہارا نہیں۔ سے ٹکر رہو۔ ہو جائے گا جہارا  
کام۔ اندھا حافظ۔..... ٹانگر نے کہا اور تھری سے مذکور پیر ونی  
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

• فہرود رک جاؤ۔..... عقب سے روزی راسکل نے بھیجتے ہوئے  
کہا تو لاپی میں موجود تمام افراد جو نکل کر اس کی طرف حریت بھرے  
اندازیں دیکھنے لگے۔

• سوری۔ وقت کم ہے اور مقابلہ سخت اس لئے رک نہیں  
سکتا۔..... ٹانگر نے مڑے بغیر کہا اور تھری سے آگے بڑھ گیا اور پھر  
اس سے ہٹلے کہ روزی راسکل پارٹکل بھک ٹھنک ٹانگر کی کار تھری  
سے ہوٹل سے نکل کر آگے بڑھ پلی گئی۔

ہتھیار سازی میں بھی خاساً آگے تھا اور کانٹا کے بختی ساتھ داں نبی سے نبی لنجادات کرنے میں ہر وقت معروف رہتے تھے اس لئے یورپ کے بیشتر ممالک کے ساتھ ساتھ دنیا کے بے شمار درسے ممالک بھی خپل طور پر کانٹا سے احتیاطی جدید ہتھیار بھی لینا لوگی غریب تھے اور بھی وہ دولت تھی جس نے کانٹا کو احتیاط خوشحال ملک میں جدیل کر دیا تھا۔ کانٹا اس صباں سازی میں بھی خاص ترقی یافت تھا اور کانٹا کی لیہار نریوں میں بھی میں سے جدید ترین میزائل سازی پر مسلسل تحقیقی کام ہوتا رہا تھا۔ کانٹا اکا اسماں یہ ملک سلوایا گو کانٹا کی طرح خوشحال اور ترقی یافتہ تھا یعنی اب وہ بھی تجزی سے ساتھی صفت کاری میں آگے ہو چکا رہا تھا اور سلوایا میں بھی ساتھی ہتھیاروں کی جدید ریسرچ پر مبنی لیہار نریاں قائم ہو چکی تھیں لیکن مقابله کے لحاظ سے سلوایا، کانٹا اکا عذر عظیر بھی نہ تھا۔

گرام اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل بڑھتے میں معروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے سنی رنگ کے فون کی بختی نج اُخی تو گرام نے پھونک کر فون کی طرف دیکھا اور ہاتھ پڑھا کر رسیور الگھایا۔

”میں“..... گرام نے بھاری لمحے میں کہا۔

”سلوایا سے مارن بات کرنا چاہتا ہے باس“..... دوسری طرف

سے اس کی پرستی سیکھ رہی کی مودوبات آواز سنائی دی۔

”کراو بات“..... گرام نے تیز لمحے میں کہا۔

یورپ کے ملک کانٹا کے دار الحکومت کانٹا کی ایک بلڈنگ کے نیچے تہ نافے میں بنتے ہوئے آفس میں میز کے نیچے رو اوٹنگ جیسا رہ ایک اور حیر بار عب آدمی یہ تھا ہوا تھا۔ اس کا پہرہ بند ہوا اور قدرتے نکلا ہوا تھا۔ پہنچانی سے لے کر آدمی سر ٹک بال ایسے ہونے تھے البتہ سر کی دونوں سائیڈس پر ٹکے ٹکے ہال تھے۔ آنکھوں پر لفیں فریم کا لفڑ کا چکہ تھا اور اس نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹھہ بنا ہوا تھا سین پر کئی رنگوں کے فون سیٹ موجود تھے۔ یہ کانٹا کی سر کاری ہمہنگی ریڈ اسٹار کا چیف گرام تھا۔ گرام طویل حریے ملک ایکرہ بھی کی ٹاپ ہمہنگیوں سے والست رہا تھا اور پھر حکومت کانٹا کی حصہ میں دعوت پر اس نے ریڈ اسٹار کا چیف پنٹ پر آمدگی ظاہر کر دی تھی اور اپ یہ ہمہنگی اس کی سربراہی میں ہے جو شاندار کارناٹے سر انجام دے رہی تھی۔ کانٹا یورپ کا ترقی یافتہ ملک ہونے کے ساتھ ساتھ

”جیکب بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردافت  
آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

”گرام بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ گرام نے سپت لیچے میں کہا۔  
”میں ہاں۔ حکم۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”حکومت سلوایا نے جس انتخبت کی خدمات فارمولے کی پاریاں  
کے لئے حاصل کی تھیں اس کے پارے میں تم نے ابھی سمجھ کوئی  
رپورٹ نہیں دی۔۔۔۔۔ گرام نے کہا۔

”محلومات حاصل کرنے والی ایک ٹھنڈی ہے جس کا نام قاییو  
سٹار ہے۔ حکومت سلوایا نے فارمولے کو تلاش کرنے کے لئے اس  
کی خدمات حاصل کی تھیں۔ انہوں نے چھٹے تو پاکیشیا میں خود  
کو شش کی کہ اس پیشہ در قاتل کو زیس کر لیں جس نے ڈاکٹر  
ٹھوک کو ہلاک کر کے اس سے فارمولہ حاصل کیا تھا یعنی جب وہ  
ناکام رہے تو انہوں نے وہاں زر زمین دیا میں کام کرنے والی ایک  
خورت تھے روزی راسکل کہا جاتا ہے، کی خدمات حاصل کیں یعنی  
اہمی سمجھ وہ بھی کچھ محلوم نہیں کر سکی اور وہ ہی معلوم کر سکے گی  
کیونکہ اس پیشہ در قاتل والگ جانس کو جیکھنے حکومت کے آدمیوں  
نے ہلاک کر دیا ہے۔۔۔۔۔ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تجھے اطلاع می ہے کہ حکومت سلوایا نے پاکیشیا سکرٹ سروس  
کے لئے کام کرنے والے ایک خطرناک انتخبت گران کی خدمات اس  
سلسلے میں حاصل کی ہیں۔۔۔۔۔ گرام نے کہا۔

”مارٹن بول رہا ہوں یاں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردافت آواز  
سنائی دی۔۔۔۔۔ پھر بے حد مذوہبیت تھا۔۔۔۔۔

”لیکن۔۔۔۔۔ کیا رپورٹ ہے۔۔۔۔۔ گرام نے کہا۔

”پاس سمجھیں سیکڑی سلوایا لارڈ بکر نے اپنے ایک اسٹنٹ  
چارلس کا سر کو پاکیشیا کے سیکڑی وزارت خارجہ سر سلطان کے  
پاس بھجوایا ہے تاکہ سر سلطان سے کہہ کر پاکیشیا سکرٹ سروس کو  
ڈاکٹر ٹھوک کے فارمولے کے پارے میں حرکت میں لاایا جائے۔۔۔۔۔  
دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔۔۔

”پھر کیا رہا۔۔۔۔۔ گرام نے سپت لیچے میں کہا۔

”یہ رپورٹ می ہے کہ سر سلطان نے پاکیشیا سکرٹ سروس کے  
لئے کام کرنے والے قری لا نسر انتخبت گران کو اپنے آفس میں کال  
کیا اور گران نے ڈاکٹر ٹھوک پر اس پر کام کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا اور  
سر بکر نے اس پر اچھائی پسندیدگی کا اظہار کیا ہے کیونکہ ان کا اتنا  
ہے کہ گران دھیا کا تیج ترین انتخبت ہے۔۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیتے  
ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”وہ واقعی تیز ترین انتخبت ہے لیکن جو کام ہم نے کیا ہے وہ اس  
مجھ زندگی بھر دیجئے گا اس لئے بے فکر ہو۔۔۔۔۔ گرام نے کہا  
اور رسیور رکھ دیا۔۔۔۔۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے سیاہ رنگ کے فون کا  
رسیور اٹھایا۔۔۔۔۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا۔۔۔۔۔ گرام نے رسیور اٹھا کر نمبر  
پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔۔۔۔۔

ویکھا تھا۔ دوسری بار گھٹنی بجھتے ہی اس نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

۔ میں ۔۔۔۔۔ گر اہم بول رہا ہوں ۔۔۔۔۔ گر اہم نے کہا۔

• ویلس سکرٹی سر ٹھاپے سے بات کریں۔ ..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز حنایی دی۔ سی۔ ..... گرام نے کہا۔

"اے جل..... پھر جوں بھد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ یہ سر  
شوپے تھے۔ کارڈ اے سیکڑی ڈیٹس جن کے محنت تمام ایسی  
سانسی بیماریاں تھیں جو دفعی ہتھیاروں پر کام کرتی تھیں اور تمام  
ایسی ہجھیاں جو ڈیٹس ہتھیاروں کے سلسلے میں سلسل ورک  
کرتی رہتی تھیں جن میں رینڈ اسٹار بھی شامل تھی جس کا پہیف گرام  
تحا۔

"لیں سر-میں گراہم ہوں رہا ہوں چیف آئف ریڈ اسٹار"۔ گراہم  
نے متوجہ باندھ کے میں کہا۔

"مسٹر گراہم۔ جو فارمولہ ادا کرنا ہوا مل کے ذریعے آپ کی ۶ چینی نے حاصل کیا ہے اس کے بارے میں روورٹ ملی ہے کہ وہ اصل نہیں ہے۔ ..... وہ سری طرف سے کہا گیا تو گراہم نے اختیار اچھل پڑا اس کے بعد سے رشید ہوت کے تاثرات اور آنے لگتے۔

اصل نہیں ہے۔ کیا مطلب سر۔ میں سمجھا نہیں..... گرام  
نے اجتماعی حرث بھرے لجے میں کپا۔

بُس۔ میں جانتا ہوں گران کو۔ گران واقعی خطرناک حد تک  
ذوین آدمی ہے لیکن ہاتھی بات تو یہ ہے کہ وہ صرف اس کام میں دلچسپی  
یافت ہے جس میں پاکیشیا کا کوئی مقاؤ ہو جنکہ اس فارمولے میں  
پاکیشیا کا کوئی مقاؤ نہیں ہے۔ دوسرا بات یہ کہ یہ کارناتاک حکومت  
جنکوئے کا تھوا اور فارمولہ بھی جنکوئے کے چیف سکرٹری دلیم تک ہائی  
گیا تھا جہاں سے ہمارے آدمیوں نے اس انداز میں الایا کہ  
آج تک ۱۰۰ یہ بھگتی نہیں لے کر فارمولہ کیاں گیا ہے اس لئے وہ  
خاموش ہو کر بہت گلنے اور اب گران بھی اگر اس فارمولے کے بیچے  
بھاٹا تو زیادہ سے زیادہ جنکوئے کے چیف سکرٹری تک ہائی کے گا اور  
بس۔ اسے کسی صورت بھی مسلم نہیں ہو سکتا کہ فارمولہ کیاں گیا  
اس لئے آپ بے قدر ہیں۔ اب گران سیت دیبا کا کوئی آدمی  
فارمولے تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔۔۔ جیکب نے تفصیل سے بات  
کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ اب میں ملکمن ہوں..... گردنم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسپور رکھ دیا۔ اس کے ہمراے پر واقعی اطمینان کے حکایت ابھر آئے تھے۔ پھر وہ سلسائے موجود فائل کی طرف متوجہ ہوا ہی تھا کہ سرخ رنگ کے فون کی گھنٹنی نج اٹھی تو اس نے پوچنک کر ایک نظر فون کی طرف دیکھا اور پھر رسپور تھاں بیا۔ یہ بھی ڈائریکٹ فون تھا لیکن اس کا رابطہ کانٹا کے اعلیٰ حکام سے تھا اس نے اس فون کی گھنٹنی بچتے ہی اس نے پوچنک کر اس کی طرف

وہ ہے تو خلائی میراں کا فارمولہ بیکن وہ عام سے خلائی میراں کا فارمولہ ہے۔ اس خلائی میراں کا فارمولہ تمہری بہت تبدیلی کے ساتھ ہو تکہ پہلا قام سرپاورت کے پاس ہے جبکہ داکڑ شومن جس فارمولے پر کام کر رہا تھا وہ ایک مخصوص خلائی میراں کا تھا جو نلا میں جا کر جس خلائی سیارے کو تارگٹ بناتا مقصود ہوا اس کے مدار میں رہ کر اس کا باقاعدہ میکا کرتا تھا اور پہرا سے ہست کر کے ہی جھوٹا تھا اس لے اسے سیٹلاتسٹ بلکہ میراں کا نام دیا گیا تھا۔ وہ فارمولہ دو گران کو قریب تھا کرتا پہاڑتا تھا اور وہی فارمولہ بھیں چلتے تھے

.....سر ٹو ابے نے تجزیہ میں کہا۔  
”یعنی سر۔ داکڑ شومن کے پاس تو ہی فارمولہ تھا جو اسے ہلاک کر کے اس سے حاصل کیا گیا تھا۔.....گرام نے ہوت بجاتے ہوئے کہا۔

”کیا ہمارے آدمیوں نے ہر راست داکڑ شومن سے فارمولہ حاصل کیا تھا۔.....سر ٹو ابے نے کہا۔

”نہیں سر۔ ہمارے آدمی ہر راست اگر پاکیشی میں کارروائی کرتے تو ٹو گران کو اس کا عالم ہو جاتا کہ فارمولہ کون لے گیا ہے اس لئے وہ لازمیں اکر جو ای کارروائی کرتے جس سے بچنے کے لئے ہم نے باقاعدہ ایک ڈرامہ تھیا ہے کہ حکومت بھکرے کو اس فارمولے کے بارے میں خفیہ اطلاع دے دی۔ آپ تو جلتے ہیں کہ حکومت بھکرے بھی ایسے میراںوں میں دُلپی لیتی ہے۔ پھانپے

ہماری طرف سے خفیہ اطلاع پر حکومت بھکرے نے فارمولہ حاصل کرنے کے لئے کارروائی شروع کر دی ہے ہم ساتھ ساتھ چیک کرتے رہے۔ بھکرے نے پاکیشی کے ایک خفیہ پیشہ در قاتل کی خدمات حاصل کیں اور اس پیشہ در قاتل ہے ڈاگ جانس کہا جاتا تھا، کے ذریعے داکڑ شومن کو ہلاک کر اکراس سے فارمولہ حاصل کر لیا اور پھر بھکرے حکومت کے بھنٹوں نے اس پیشہ در قاتل کو خاموشی سے ہلاک کر دیا اور اس کی لاش بھی فاصلہ کر دی جو اس کے چیف سکرٹری کے پاس بیٹھ گیا جہاں سے ہمارے بھنٹوں نے خفیہ طور پر اسے حاصل کر کے بخوبی ہمچادریا ہے اور میں نے یہ فارمولہ آپ تک بہنچا دیا۔ بھکرے حکومت اور چیف سکرٹری نے کافی کوشش کی ہے کہ معلوم کر سکیں کہ فارمولہ ہم کی گی لیکن انہیں آج تک معلوم ہی نہیں ہو سا کہ فارمولہ ہم نے حاصل کیا ہے۔ پھانپے وہ روپیت کر خاموش ہو کر بھکرے کے جگہ سلوایا حکومت کا یہ اصل فارمولہ تھا۔ وہ اسے ثیں کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس نے ایک معلومات فروخت کرنے والی بھنٹی فائیو سٹار کی خدمات حاصل کی ہیں اور اس فائیو سٹار بھنٹی نے اس پیشہ در قاتل ڈاگ جانس کو تھیں کرنے کی اپنے طور پر کوششیں کیں یعنی جب وہ اسے تھیں د کر سکے تو انہوں نے پاکیشی میں زیر دین کام کرنے والی ایک عورت روزی راسکل کی خدمات بھاری معادن پر حاصل کی ہیں یعنی وہ بھی باوجود کوشش

بے یا میں نے۔ بولو۔ جواب دو۔ سرخواب نے اس پارٹ خاصے  
فضیلے لئے میں کہا۔

سوری سر۔ صراحت مطلب نہ تھا۔ گرامنے فوراً ہی  
مذکور بھرے لئے میں کہا۔

تم فوراً معلوم کراؤ کہ اصل فارمولہ اکیاس ہے اور کس۔ کے پاس  
ہے۔ پھر اس سے فارمولہ حاصل کرنے پر کام کرو۔ ہمیں ہر حالت  
میں وہ فارمولہ چاہتے۔ سرخواب نے جتنے لئے میں کہا۔

میں سر۔ یہیں سر۔ ہمیں کہے معلوم ہو گا کہ یہ فارمولہ اصل  
ہے اور یہ نہیں ہے کیونکہ ہمارے آدمی سائنس دان تو نہیں ہیں۔  
گرامنے کہا۔

جھٹ آپ کو اس سلطے میں کیا بیریف کیا گیا تھا۔ سرخواب نے  
سرد لئے میں پوچھا۔

سر۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ فارمولہ ایک سرخ رنگ کی ذیہ  
میں بعد مانیکرو فلم میں ہے اور یہ سرخ ذیہ پاکیشیا سے جھکنے لئی  
اور پھر دہان سے ہمنے حاصل کر لی اور آپ تک ہمچنان دی گئی۔ اسے  
اندر سے تو صرف متخلط سائنس دان ہی پہنچ کر سکتے ہیں۔ گرامنے کہا۔

پاں۔ چہاری یہ بات درست ہے۔ میں متخلط سائنس دانوں  
سے معلوم کر کے پھر ٹھیں کال کروں گا یہیں تم اپنے ہمجنوں کو  
فوری حرکت میں لے آؤ گا کہ یہ تو معلوم ہو سکے کہ اصل فارمولہ

کے اب تک اسے زمین نہیں کر سکی اور د کبھی کر سکے گی۔ شاید  
حکومت سلوایا کو بھی اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ وہ پہنے  
مقصد میں اس اندازیں کامیاب ہو سکیں گے۔ انہوں نے اپنے  
چیف سکرٹری کے دریے کوشش کی ہے کہ پاکیشیا سکرت سروس  
کا ہر کرت میں لاہیں لیکن پاکیشیا سکرت سروس اپنے مقادرات کے  
مشن پر ہی کام کرتی ہے۔ وہ سرے حمالک کے لئے کام نہیں کرتی  
ابت پاکیشیا سکرت سروس کے لئے کام کرتے والے ایک خطرناک  
فری لاسر ہفتہ گران نے اس کی جاہی بھر لی ہے یہیں وہ بھی اول تو  
کامیاب نہیں ہو سکتا اور اگر وہ بھی جانے جس بھی وہ زیادہ سے زیادہ  
بچکتے کے پہلے سکرٹری تک بھتی سے گا۔ اس کے بعد آگے جستی  
کے لئے اس کے پاس کوئی راست نہیں رہتے گا اور وہ بھی لا محال  
خاموش ہو کر بیٹھ جانے گا۔ گرامنے پوری تفصیل سے سب  
کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر خواں سے لے کر بچکتے کے چیف  
سکرٹری تک بھتی کہیں۔ کہیں ٹھپلا ہو گا اور فارمولہ بدلت دیا گیا  
ہے۔ سرخواب نے کہا۔

یہیں اگر ایسا ہوتا تو سرہمارے ہمجنوں کو لا محال معلوم ہو جاتا  
ہے تو ہر قوم پر تکمیل نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ گرامنے جواب  
دیا۔

تو پھر تم بتاؤ کہ اصل فارمولہ اکیاس ہے یا تو پھر تم نے اسے بدلا

کہاں گیا ہے۔۔۔۔۔ مرثابے نے کہا۔

”میں سر۔۔۔ میں ابھی اس پر کام شروع کر دتا ہوں۔۔۔۔۔ مجھے یہیں ہے کہ ہم جلد ہی اسے نہیں کر لیں گے۔۔۔۔۔ گرامن نے مودبادلے یہیں میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گرامن نے ایک طیلی سانس پتھے ہوئے رسیدور کو دیا۔۔۔ اس کے بھرپر پڑھن کے تاثرات۔۔۔ یاں تھے کیونکہ یہ پہت تو اس کے دام و گمان میں بھی د تھی کہ فارمولہ نقشی بھی ہو سکتا ہے لیکن بہر حال ایسا ہوا تھا اور اسے اب ہر قیمت پر اصل فارمولہ حاصل کرنا تھا اس لئے وہ پیٹھا کارروائی کے سلسلے میں سوچتا ہا کہ کام کہاں سے شروع کیا جائے لیکن جب کوئی پات اس کی بھروسہ میں نہ آتی تو اس نے سر جھلک کر سوچتا ہی پھوڑ دیا اور اٹھ کر اُس کی سائیڈ دیوار کی طرف بڑھ گیا جہاں ریک میں شراب کی بوتلیں موجود تھیں تاکہ شراب پتھے کے ساتھ ساتھ وہ سوچتا بھی رہے۔۔۔۔۔

”آپ نے تو اب داش میز کا رخ کرنا ہی جھوڑ دیا ہے گرامن صاحب۔۔۔۔۔ بلیک زردو نے سکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
کیا کروں سچاں آتے میں پڑوں خرچ ہوتا ہے اور پڑوں کا  
بماڑ تو اب سوئے سے بھی زیادہ ہوتا جا رہا ہے اور جب تم مھن مکمل  
کرنے کے باوجود اورت کے من میں زرے سے بھیں مالیت کا پتیک  
دیتے ہو تو بغیر کسی کسی کس کے تم نے کیا رہا ہے۔۔۔۔۔ بھی نظیمت ہے کہ  
سلام کا جواب تو دے دیتے ہو وہ جرگ کہتے ہیں کہ مظاہر میں تو  
لوگ اس خوف سے سلام کا جواب بھی نہیں دیتے کہ کہیں سلام

کرنے والا باقاعدے آگئے نہ کر دے۔۔۔ میران کی زبان روایت ہو گئی تھی۔۔۔

”تو کیا فلیٹ میں بیٹھے بیٹھے آپ پر دولت کی پارش ہوتی رہتی ہے جو آپ وہاں بیٹھے رہتے ہیں۔۔۔ بلیک زردوں نے کہا۔

”اُسے۔۔۔ میں وہاں بیٹھے کر کتابیں پڑھتا ہوں، رسالے پڑھتا ہوں، علم حاصل کرتا ہوں اور علم ایسی دولت ہے جو دنیاوی دولت سے لاکھوں درجے بہتر ہے۔۔۔ وہ کیا کہا جاتا ہے کہ علم ایسی دولت ہے جو فرج کرنے سے بڑھتی ہے جبکہ دنیاوی دولت فرج کرنے سے ختم ہوتی ہے اور دوسری بات یہ کہ دنیاوی دولت کو پوری کیا جاسکتا ہے جبکہ علم کی دولت پوری نہیں کی جاسکتی اور یہ باتیں تو بزرگوں کی ہیں میری اپنی تحریری بات یہ ہے کہ دنیاوی دولت پر جیس ونا پڑتا ہے جبکہ علم کی دولت پر کوئی نیس نہیں ہے۔۔۔ میران نے ایک بار پھر سلسلہ بولتے ہوئے کہا۔

”بلکہ اندازِ کوہا خلا سے رقمِ مل جاتی ہے۔۔۔ بلیک زردو نے بے ساختہ کہا تو میران اس کے خوبصورت فقرے پر خلاف معمول ہے اختیارِ کھلاڑا کرنا پڑا۔۔۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بلیک زردو کا مطلب ہے کہ دنیاوی دولت نہ ہونے اور علم کی دولت شروع سے زیادہ ہونے پر انسان کی ظاہری حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اسے مستحق کہجتے ہوئے ذکرِ اخلاق سے امداد دی جاسکتی ہے۔۔۔

”آپ کو چائے مل سکتی ہے بغیر کسی مشن کو مکمل کئے بھی۔۔۔

بلیک زردو نے سکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بندھ گیا جبکہ میران نے ہاتھ ہٹھا کر رسیورِ الجھایا اور نمبر ۱۱۳ کرنے شروع کر دیئے۔۔۔

”دادر بول رہا ہوں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سردار کی آواز سنائی دی۔۔۔ سچوں نکل میران کے پاس ان کا خصوصی فون نمبر تھا اس نے ان سے براہ راست اور غوری رابطہ ہو جائا تھا۔۔۔ حقیر فتحر بلا تقصیر۔۔۔ یقین مدان بندہ نادان علی میران ایم ایس ۵۴۔۔۔ اسی ایسی (اگر) بدهان خود اور بینان خود بول رہا ہوں۔۔۔ میران نے سردار کی آواز سننے ہی اپنی خصوصی بصیرتیں والا پنی شروع کر دی۔۔۔

”بچپن تو تم پر تقصیر کہا کرتے تھے آج بلا تقصیر کہہ رہے ہو۔۔۔ یہ جلدی کہیے واقع ہوئی ہے۔۔۔ سردار نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

”ہمارے ایک بڑے شامرنے کہا ہے کہ مٹھیں اتنی بڑیں بھج پر کہ آسان ہو گئیں۔۔۔ اس طرح تقصیریں اتنی بڑھیں کہ بلا تقصیر کی حالت ہو گئی۔۔۔ میران نے بواب دیتے ہوئے کہا۔

”مطلوب یہ ہوا کہ تم تقصیروں کے لئے عادی ہو گئے ہو کہ اب وہ تمیں محسوس ہی نہیں ہوتیں۔۔۔ سردار نے کہا تو میران ان کی اس تشریف پر سے اختیار نہیں پڑا۔

”آپ نے واقعی اس بڑے شام کے شر کی صحیح تشریع کی ہے۔۔۔ میران نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

۔ پلے ٹکرے چمیں ۰ تشریع پسند آگئی ہے۔ سب بولو۔ سیری کیا  
تعمیر ہے کہ تم نے فون کیا ہے۔ ..... سرداور نے چڑے خوبصورت  
انداز میں بات کرتے ہوئے کہا تو گران ایک بار پھر کھلکھلا کر پڑا  
پڑا۔

۔ لگتا ہے آج آپ نے ذہن سے ساری سائنسی ڈگریاں لکال دی  
جیں اس لئے چڑے ایزی مودی میں ہیں۔ ..... گران نے ہستے ہوئے  
کہا۔

۔ ذہن تو سر میں ہوتا ہے اور اگر سر ہوتا تو حکومت کیوں سر  
حلاست کرتی۔ چہاری طرح ایک بھی کافی ہوتا۔ ..... سرداور نے  
چڑے خوبصورت مودی میں کہا اور گران ایک بار پھر پس پڑا۔

۔ وادہ۔ آج تو آپ خصوصی مودی میں ہیں۔ ایسے خوبصورت اور  
برہست بچتے سن کہ مری اتو بی پاہتا ہے کہ آپ کو کسی اچھے سے ہو مل  
میں دعوت دون یکن کیا کروں، ہو مل والوں نے کھانوں کی قیمتیں  
اس قدر بڑھا دی ہیں کہ سوپ پیتے ہوئے یوں لگتا ہے جسے آدمی اپنا  
خون پی رہا ہو۔ جس دش کے آگے دیکھو چار ہندسوں میں رقم نکسی  
ہوتی ہے جبکہ اپنا تو یہ حال ہے کہ چار ہندسے تو ایک طرف دو  
ہندسے اگئے دیکھنے میں نہیں آتے۔ ..... گران کی زبان ایک بار پھر  
روان ہو گئی۔

۔ تم نے جو کھانا ہو کھایا کرو۔ بل مجھے بھجو دیا کرو۔ سرداور  
نے سکراتے ہوئے کہا۔

۔ اور آپ نے بیل کے بواب میں کوئی بطریقہ نہیں۔ کوئی  
سائنسی فارمولہ بھجو رہتا ہے کیونکہ چڑے شام نے یہ بھی کہا ہے کہ  
عاشق کا اٹاٹھ صرف چند تصویریہ بیاس ہی ہو سکتی ہیں۔ نیجہ یہ کہ ہو مل  
والے سرے یعنی لمحے لمحے کر دوڑتے لکھ رہیں گے۔ ..... گران بھلا  
کہاں ہیچے پہنچے والا تھا اور اس بار سرداور بے اختیار ہاں چڑے۔  
۔ بہر حال اب بتا دو اصل بات کیونکہ ابھی تک میں واقعی اتنا  
فارغ نہیں ہوا جتنا تم کھو رہے ہو۔ ..... سرداور نے اس بار انتہائی  
سنبھیدہ لمحے میں کہا۔

۔ بینی کچہ دیکھ بہر حال آپ فارغ ضرور ہیں۔ یہ بھی فرمیت ہے۔  
در اصل میں نے ایک اتم بات پر ہمیں حقیقی۔ سرسلطان کے پاس  
یورپ کے ملک سلوایا کا ایک ناتانデہ آیا ہے۔ اس ناتاندے کے  
مطابق سلوایا کا ایک ساتھ دان ڈاکڑہ شوائیں علائی میواں کا  
فارمولہ ہباں سے ہجوری کر کے ہباں لایا ہباں پیقاہرہ سر و سیاحت  
کے لئے آیا تھا۔ سلوایا سفارت خانے نے بھی ہباں اس کے لئے تمام  
انتظارات کئے اور وہ ہو مل میں رہنے کی بجائے ہباں کسی پرایویٹ  
رہائش گاہ میں ملازموں سمیت رہا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ہباں یا کیشیا  
میں بیٹھ کر گران کی حکومت سے اس میواں کی فارموں کا سووا  
کرتا چاہتا تھا لیکن پھر اپاٹنک ایک رات ڈاکڑہ شوائیں اور ملازموں کو  
ہلاک کر دیا گیا اور وہ فارمولہ افایس ہو گیا۔ اب حکومت سلوایا چاہتی  
تھی کہ یہ فارمولہ واپس حاصل کرے۔ انہوں نے ہباں اپنے طور پر

کام کیا ہیں جب انہیں ناکامی ہوتی تو انہوں نے سرسلطان کے ذریعے  
کوشش کی کہ پاکیشیا سیکرت سروس کو ہر کٹ میں لایا جائے  
لیکن سرسلطان پر وکد خود پاکیشیا سیکرت سروس کے انتظامی اچارج  
ہیں اس نے انہیں معلوم ہے کہ چیف ائمہ معاملات میں دلچسپی  
نہیں لیتا اس نے سرسلطان نے تجھے کال کر کے حکم دیا ہے کہ میں  
اس سلسلے میں کچھ نہ کر دوں اور سرسلطان بھی آپ کی طرح میرے  
حصن میں اس نے میں ان کا حکم نال نہیں سئتا اور میں نے ذاتی طور  
پر اس لیکس کے بارے میں اس حد تک حادی بھر لی کہ ڈاکٹر ٹھوٹ  
کی ہلاکت کے پس پر وہ کام کرنے والے مجرموں کو فریں کر کے یہ  
معلوم ہو سکے کہ فارمولہ اپناں چیخ چکا ہے۔ اس کے بعد کام ظاہر  
ہے حکومت سلوایا کا اپنا ہو گا۔ یہ تو تھا پس منظر۔ اب آئیے اس  
بات پر کہ میں نے آپ کو کیوں کال کیا ہے۔ تو وہ باتیں آپ سے  
پوچھنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کیا پاکیشیا میڈیا علیفیڈ میں کام کر رہا ہے  
یا نہیں اور دوسری بات یہ کہ کیا واقعی ٹھوگران ڈاکٹر ٹھوٹ سے  
فارمولہ حاصل کرتا چاہتا تھا اور کیا اس نے اسے حاصل کر لیا ہے یا  
نہیں۔..... عمران نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر ٹھوٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میری بیٹی۔ کیونکہ ڈاکٹر  
ٹھوٹ میرا بہت اچھا دوست رہا ہے اور وہ خاصاً قابل اور قیمتیں  
ساتھ دان تھا۔ جب وہ سیر و سیاحت کے لئے پاکیشیا آیا تھا تو اس  
نے خون پر بھج سے رابطہ کیا تھا اور پھر ہماری ملاقات ایک ہوٹل میں

ہوتی۔ وہاں ہم نے کمی گھینٹے اکٹھے گزارے۔ البتہ ڈاکٹر ٹھوٹ نے  
تجھے اس بارے میں کوئی بات نہ کی تھی کہ وہ کوئی فارمولہ ساختے  
آیا ہے اور وہ اسے ٹھوگران کو فروخت کرتا چاہتا ہے۔ بات تو میں  
چھاری ربان سے سن بھا ہوں۔..... سردار نے اہتمامی سنبھال دیا  
میں کہا۔

ظاہر ہے سردار کہ وہ یہ فارمولہ اپنے ملک سے چوری کر کے لایا  
تھا اس نے وہ آپ کو کیسے بتا سکتا تھا۔ یہاں ظاہر ہے ۰ ۰ ۰  
ساتھ داؤنوں کی ملاقات تھی اس نے کام کے سلسلے میں کوئی نہ  
کوئی بات تو ہوتی ہو گی۔..... عمران نے کہا۔

ہاں۔ ڈاکٹر ٹھوٹ نے البتہ یہ بات کی تھی کہ وہ سلوایا میں  
نارگز دمٹ میڑاں فارمولے پر کام کر رہا ہے۔ یہ ایسا میڑاں ہو گا  
جو مدار میں جا کر اپنے نارگز کو فریں کر کے ہٹ کرے گا جبکہ اب  
تک جو میڑاں لہجاد ہوئے ہیں وہ صرف مدار میں جا کر خلائی سیارے  
کو اس صورت میں ہٹ کر سکتے ہیں جبکہ وہ ان کے لخانے پر موجود  
ہوں۔ اگر معمولی سافر قبیل پڑھانے تو نارگز ہٹ نہیں ہو سکتا  
اور میڑاں خلاء میں خود مخنوٹ جباہ ہو کر بکھر جاتا ہے۔..... سردار نے  
کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ وہ بھی فارمولے کر بھا آئے تھے۔ میں  
بھی بھی سوچ رہا تھا کہ عام میڑاں تو آج کل ہر سرپریاور کے پاس  
موجود ہیں۔ یہ ایسا کوئی فارمولہ ہو گا جس میں ٹھوگران جسی سر

پاور بھی اس انداز میں دلچسپی لے سکتی ہے۔ آپ کے شوگران سائنس دانوں سے قریبی تعلقات ہیں۔ کیا آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ انہوں نے کوئی فارمولہ طریقہ اپنے یا نہیں اور اگر نہیں طریقہ تو کیا اس سلسلے میں ان کا ذکر شواعل سے کوئی رابطہ بھی ہوا تھا یا نہیں۔..... عمران نے کہا۔

ہاں۔ یہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ شوگران میں میانگل لیبارٹریوں کے انچارج ذا کرٹرالائی ہجے سیرے دوست ہیں۔ میں ان سے پوچھ دیتا ہوں۔ مجھے بتیں ہے کہ وہ مجھ سے فقط بیانی نہیں کریں گے۔..... سردار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کتنی دریگ بجائے گی آپ کو رابطہ کرنے میں۔..... عمران نے پوچھا۔

زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ۔ میں نے فون پر ہی تو بات کرنی ہے۔..... سردار نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں ایک گھنٹہ بعد آپ کو دوبارہ فون کروں گا۔ اللہ حافظ۔..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے رکھی ہوئی چائے کی پیالی الحاکر من سے نکالی کیونکہ اس کے فون کرنے کے دوران یا لیکہ زرور نے چائے کی پیالی لا کر اس کے سامنے رکھ دی تھی اور دوسرا پیالی لئے وہ اپنی کرسی پر جا کر بینچے گیا تھا۔

ومرمان صاحب۔ کیا کوئی جیا کیسی شروع ہو گیا ہے۔۔۔ بیکر زرور نے اشتیاق آمیز لمحے میں پوچھا۔

“آج کل سیکرت سروس کو کوئی کیس سلسلہ کی بجائے مجھے ذاتی طور پر کام مل رہا ہے لیکن اسے کام جن میں کوئی جیک نہیں مل سکتا چیزوں یاد ہے وہ بلا نیظہ مشن۔ اس میں مجھے ذاتی حیثیت سے کام کرنا چا تھا اور حاصل وصول کچھ بھی نہیں ہوا۔ اب ایک اور کام سلسلے آیا ہے۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سرسلطان کی کال پر ان کے آفس جانے اور وہاں ہونے والی تمام باتیں بتیں دو ہر ادی۔

”تو آپ الٹا کر دیجیے۔..... بیکر زرور نے سکراتے ہوئے کہا وہ سکرا اس لئے رہا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ عمران کم الا کم سرسلطان کو الٹا کر نہیں کر سکتا۔

”سرسلطان پڑے تجویز کا رگ باراں دیدہ نائب کے بیویو کر پڑے ہیں۔ انہیں معلوم تھا کہ میں نے الٹا کر دینا ہے اس لئے انہوں نے لکھو ہی ایسی کہ مجھے مجبوراً ان کی دوستی، ان کا بھرم اور ان کے دم کے لیے رکھا پڑ گئی۔..... عمران نے من بناتے ہوئے جواب دیا تو بیکر زرور نے اختیار پاٹھ پڑا۔

”سرسلطان کو اب آپ سے کام لینے کا طریقہ آگیا ہے۔..... بیکر زرور نے کہا تو عمران نے اختیار کھلکھلا کر پاٹھ پڑا۔

”آپ نے اس ذا کرٹرالائی کے قتل کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ اس کی وجہ، جبکہ اسے تینا اس فارمولے کے لئے ہی قتل کیا گیا ہو گا۔..... کچھ در کی خاموشی کے بعد بیکر زرور نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے علاوہ اس کے قتل کی اور کوئی وجد بھی نہیں ہوتی  
مجھے تائیگر کو کال کرنا ہو گا۔..... عمران نے ایجاد میں سرہلاتے  
ہوئے ہکا اور پھر اس نے رائسیز انھا کراپنے سنتے رکھا اور پھر اس  
پر تائیگر کی فریخونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریخونسی  
ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے کال کرنا شروع کر دیا۔

"میں پاس۔ میں تائیگر بول رہا ہوں۔ اور۔..... تمہاری در بند  
تائیگر کی آواز سنائی دی۔"

"تائیگر سبھاں ایک یورپی ساتھ دان ڈاکٹر ہواں قتل کیا گی  
ہے۔ تم نے اس کے قاتل کو تلاش کرتا ہے۔ اور۔..... عمران نے  
کہا۔

"میں پاس۔ میں اسے تلاش کر رہا ہوں۔ اس قاتل کا نام ڈاگ  
جانسن ہے۔ یعنی اب تک وہ مجھے نہیں مل سکا۔ اور۔..... دوسروی  
طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک رزو بھی بے اختیار  
چونک پڑا۔

"تم اس کسی پر کیوں کام کر رہے ہو۔ اور۔..... عمران نے  
حیرت بھرے مجھے میں کہا تو تائیگر نے روزی راسکل کے اس کے  
کرے میں آنے سے لے کر لایا میں ہونے والی تمام گلکھو دوہر ادی۔

"روزی راسکل کو یہ ناٹک کس نے دیا ہے۔ اور۔..... عمران  
نے سرد لمحے میں پوچھا۔

"بقول اس کے کوئی مخلومات فروخت کرنے والی ہبھنسی ہے۔

ہاسز کلب کے ڈیوڈ نے اس ہبھنسی سے روزی راسکل کی سفارش کی  
تمی اور اس ہبھنسی کا آدمی کر سٹن روزی راسکل سے اس کے کلب  
کے آفس میں جا کر طا۔ روزی راسکل نے اس سے الاحالی لاکھ ڈالر کا  
گھر بنتھا جیک ایڈوانس وصول کیا اور ایک بستھتے کا وعدہ کیا یعنی جب  
چار روز حکم وہ اسے تلاش د کر اسکی تودہ میرے پاس آئی اور مجھے اس  
کی تلاش کے سلسلے میں ایک لاکھ ڈالر دینے کے لئے چیار تھیں یعنی  
میں نے رفیقیت سے اکٹھا کر دیا۔ البتہ ساتھ دان کے قتل کی وجہ  
سے میں از خود اس میں دلپی بستھتے پر عبارت ہو گیا تھا۔ اب بھی میرا خیال  
ہے کہ اس قتل کے بیٹھے کوئی غیر ملکی سازش کام کر رہی ہے۔  
اور۔..... تائیگر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا راست رہا تھا ری کو شش کا۔ اور۔..... عمران نے  
ہونک بستھتے ہوئے پوچھا۔

"ڈاگ جانسن کے تمام ممکنہ لمحکانے میں جیک کر چکا ہوں پاس  
یعنی وہ کہیں بھی نہیں مل رہا۔ اب میں اس کے ایک ایسے دوست  
کے پاس جا رہا ہوں جسے اس کے بارے میں ہر صورت معلوم ہو گا۔  
وہ مضافاتی کالوں میں واقع ایک کلب کا سپروائزر ہے اور خود بھی  
کسی نہانتے میں خاصا معروف بد محاش رہا ہے۔ اس کا نام کارلیف  
نہ ہے۔ اور۔..... تائیگر نے کہا۔

"کیا وہ آسافی سے بتا دے گا۔ اور۔..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں پاس۔ اس کے حق سے اصل بات انکو اتنا پڑے گی۔

۔ کچھ معلوم ہوا سرداور۔ ..... عمران نے مودباد لجھے میں کہا۔  
 ”ہاں - ڈاکٹر لائی ہو جسے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ  
 حکومت ٹوگر ان نے حکومت سلوایا سے اس میزائل دینکنالوچی کے  
 سلے میں بات کی تھی۔ انہوں نے اس سلے میں میادگی کا اظہار کیا  
 یعنی اس سلے میں انہوں نے ایک محادبے کا مطالبہ کیا کہ  
 حکومت ٹوگر ان اس میزائل کی دینکنالوچی کو صرف لہنہ ملک تک  
 محدود رکھے گی اور کسی ملک کو حق کر پا کیشیا کو بھی ٹرانسفر نہیں  
 کرے گی جیکہ حکومت سلوایا پر اس سلے میں کوئی پابندی نہیں ہو  
 گی۔ ابھی اس محادبے پر ان کے درمیان پات ہیئت ہو رہی ہے۔  
 ڈاکٹر لائی ہو کا ڈاکٹر ٹوواں سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا اور ہی  
 انہیں معلوم تھا کہ ڈاکٹر ٹوواں ان دونوں پا کیشیا میں ہیں۔ دیسے  
 اس محادبے سے ہٹلے ڈاکٹر لائی ہو سلوایا کا دورہ کر چکے ہیں اور  
 انہیں ڈاکٹر ٹوواں سے بھی وہاں اس میزائل کی دینکنالوچی کے پارے  
 میں خصوصی بریلنگ ملی تھی۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ حکومت  
 سلوایا کا عیال ہے کہ ڈاکٹر ٹوواں فارمولہ پر اک پا کیشیا منتھن تھے اور  
 وہ مہاں بیٹھ کر ٹوگر ان سے اس کی فروخت کا سودا کرنا چاہتے تھے تو  
 ڈاکٹر لائی ہو نے جواب دیا کہ ایسا ناممکن ہے کیونکہ جب حکومت  
 ٹوگر ان کو سرکاری طور پر دینکنالوچی مل رہی تھی تو وہ اسے پھری کے  
 فارمولے کی حیثت سے کیوں فریدتے اور کسی پرائیویٹ ساتس  
 دان کے لئے یہ بے کار ہو گا۔ ..... سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے

اور۔ ..... نائگر نے جواب دیا۔  
 ” تو تم اب روزی راسکل کے لئے لڑائی بھڑائی کرنے تک بھی  
 بھنگ گئے ہو۔ اور۔ ..... عمران نے کہا۔  
 ” نہیں ہاں - روزی راسکل کی سیری نظریں میں کوئی اہمیت  
 نہیں ہے۔ میں تو یہ سب کچھ آپ کے لئے کر رہا ہوں - اور۔ .....  
 دوسری طرف سے نائگر نے محدث خوبابا نے یہ میں کہا۔  
 ” ہاں - اب یہ کام روزی راسکل کے ساتھ ساقط میرا بھی ہو گی  
 ہے۔ سلوایا حکومت نے سرسلطان سے رابطہ کیا ہے کہ وہ اس  
 ساتھ دان کے قاتل اور اس کے بھنگے موجود کی تھیم کا پتہ چاہتے  
 ہیں کیونکہ ڈاکٹر ٹوواں کے پاس ایک احتیاطی اہم فارمولہ تھا اور وہ  
 فارمولہ والیں حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ کیس پا کیشیا سیکٹ  
 سروس کا نہیں بنتا اس لئے سرسلطان کے حکم پر میں اسے ذاتی طور پر  
 ذیل کر رہا ہوں - اور۔ ..... عمران نے کہا۔  
 ” میں ہاں - میں تو ہٹلے ہی اس پر اس لئے کام کر رہا تھا۔ میں  
 آپ کو جلد ہی کال کر کے روپورٹ دوں گا۔ اور۔ ..... نائگر نے  
 کہا۔  
 ” او کے - اور لیٹل آل ” ..... عمران نے کہا اور ٹرانسفر آف کر  
 دیا اور پھر عمران اور بیلکیٹ زر و کے درمیان اس کیس کے سلے میں  
 باتیں ہوتی رہیں۔ جب ایک گھنٹہ گھر گیا تو عمران نے ایک بار پھر  
 سرداور کو فون کیا۔

"پھر ڈاکٹر شوائیں کے یہ فارمولہ فروخت کر رہا تھا"..... عمران  
نے کہا۔

"اپ کیا کہا جاستا ہے۔ یہ تو تم نے معلوم کرتا ہے"۔ سردار  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا۔ آپ کا بے حد فکر یہ۔ اٹھ  
حاصل"..... عمران نے کہا اور رسید رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر شدید  
بلجن کے نتایج نتایج ہو گئے۔

ٹانگیکی کار تبری سے ملصاقی علاج کی طرف بڑھی چلی جا رہی  
تھی۔ ڈاگ جائسن گو اپنی طرف سے غصیہ بہنے کا عادی تھا۔ وہ بہت  
کم لوگوں سے ملتا تھا لیکن ٹانگیکی اسے ذاتی طور پر جانتا تھا۔ اس کے  
زندگیک وہ نفسیاتی سریش اور تشدد پرند آؤ تھا۔ البتہ اس کی شہرت  
بہت تھی اور وہ بھی سو ائے بڑی پارٹیوں کے عام طور پر کام دے کر تا  
تھا۔ اس کی بہانش ایک ہونی میں تھی۔ وہاں وہ ہنسی کے نام سے  
رسات تھا۔ عام طور پر اسے ہنسی کے نام سے ہی لوگ بہچاتے تھے جبکہ  
اس کا اصل نام ہنسی جائسن تھا۔ البتہ جب وہ کسی کو ہلاک کرتا تو  
اس کے سینے پر ایک کارڈ ضرور رکھتا تھا جس پر ڈاگ جائسن کا نام  
لکھا ہوا ہوتا تھا اس نے بطور قاتل وہ ڈاگ جائسن کے نام سے ہی  
معروف تھا۔ ٹانگیکی نے روزی راسکل سے اس لئے یہ کہر دیا تھا کہ وہ  
ایک گھنٹے میں اسے ٹریں کر کے اطلاع دے دے گا لیکن ٹانگیکی نے

میں کاریں موجود تھیں کیونکہ ہبھاں رش رات کے وقت ہی پڑتا تھا۔  
 نائیگر نے کار پار لگنگ میں روکی اور پھر نیچے اٹ کر اس نے کار لاک کی  
 اور تین تیز قدم المهاجہ ہوا میں گیت کی طرف پڑھتا چلا گیا۔ میں گیت پر  
 کوئی در بان موجود نہ تھا۔ نائیگر جو نکدھٹے بھی کئی بار ہبھاں آچتا تھا  
 اس نے اسے ہبھاں کے اندر روتی باخول کے پارے میں بخوبی علم تھا۔  
 دیسے اس کلب کا مالک اور جزئی مخبر رالف بھی اس کا خاصاً دوست  
 تھا اور بھٹکے بھی رالف سے ملنے والے ہبھاں آیا کرتا تھا لیکن آج اسے  
 رالف سے نہیں ملتا تھا اور دیسے بھی اس وقت رالف مل ہی نہ سکتا  
 تھا کیونکہ وہ بھی شام کو ہی دفتر آتا تھا اور پھر رات گئے اس کی دلیلی  
 ہوتی تھی۔ آج نائیگر نے کاریف سے ملتا تھا جو ہبھاں کلب میں  
 سپر و اندر تھا اور نائیگر کی معلومات کے مطابق وہ کلب میں ہی رہائش  
 پذیر تھا۔ میں گیت کھوں کر نائیگر اندر داخل ہوا تو ہاں میں ہجھد افراد  
 ہی نظر آ رہے تھے۔ ایک طرف کا دفتر تھا ہبھاں دو لڑکیاں موجود تھیں  
 نائیگر جیسی سے کاڈنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

..... میں سر..... ایک لڑکی نے کار و باری انداز میں سکراتے  
 ہوئے گئے۔

..... میرا نام نائیگر ہے اور مجھے سپر و اندر کاریف سے ملتا ہے۔  
 نائیگر نے سکراتے ہوئے گئے۔  
 ..... میں جانتی ہوں سر۔ اپ بھٹکے بھی جزئی مخبر صاحب سے ملتے  
 چکے ہیں۔ کاریف تو چھپنی پر ہے۔ ..... لڑکی نے سکراتے ہوئے

ہبھی کے قاتم مکنہ شخص کو حقیقتی کہ اس کے بھائی گر کو پہنچ کر  
 یا تھا لیکن وہ کہیں بھی موجود نہ تھا اور پھر اسے خیال آیا کہ ڈال  
 جانس کے لئے بھنگ تو کاریف کرتا ہے۔ اس نے اگر ڈال جانس  
 ڈال سکے تو وہ کاریف کے منہ سے یہ بات انگو اسکتا ہے کہ ڈال  
 جانس کو کس پارٹی نے ہاڑ کیا تھا کیونکہ لازماً پہنگ بھی کاریف  
 نے ہی کی ہو گی۔ کاریف سے بھی نائیگر واقع تھا۔ یہ شخص اجتماعی  
 مشتعل مزاج اور خاصاً ماہر لازماً تھا لیکن اس کے باوجود نائیگر کو  
 یقین تھا کہ وہ اس سے اصل بات انگو۔ ڈا اور پھر وہ جب کار میں  
 بینجہ کر اس ملٹا فاتی علاقے کی سرف بڑھا جلا جا رہا تھا تو اسے ہمراں  
 کی انسپیکٹر کاں ٹلی اور اب یہ محاذ بھٹکے سے زیادہ سر سیس ہو گیا تھا  
 کیونکہ اب بات صرف روزی راسکل تک مدد و درہ کی تھی بلکہ یہ  
 کام اب ہمراں کا ہو گیا تھا اس سے نائیگر کا در دوڑائے ملٹا فاتی علاقے  
 کی طرف بڑھا جلا جا رہا تھا۔ بھر تک پانچھنے کی درایر تک کے  
 بعد نائیگر اس ملٹا فاتی علاقے میں پہنچ گیا۔ یہ خاصاً وسیع علاقہ تھا اور  
 ہبھاں چار بڑی کالوں جیوں کے علاوہ مارکیشیں اور کلب بھی تھے۔ یہ  
 علاقہ چونکہ میں شہر سے کافی فاصلے پر تھا اس لئے ہبھاں لوگ مخصوص  
 مقاصد کے لئے آتے تھے تاکہ عام لوگوں کو ان کے بارے میں  
 سلوم نہ ہو سکے۔ بھی وجہ تھی کہ ہبھاں ہر روز کام آزادی سے ہوتا تھا  
 جو میں شہر میں نہ کیا جا سکتا تھا۔ نائیگر کی کار ایک کلب کے کپاڈنے  
 میں مڑی۔ کلب کا نام گولڈن کلب تھا۔ پار لگنگ میں بہت کم تعداد

جاتی تھی۔ وہ راج کوٹ گاؤں کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ یہ  
گاؤں اسکھروں کا گرد تھا اور نائیگر بھٹے بھی کئی بار بہاں جا چکا تھا۔  
بہاں اس کا ایک دوست اسلام بھی رہتا تھا۔ اسلام اٹکے کا خاصا معروف  
اسکھر تھا اور اس کا بہاں یا قاعدہ لرہ تھا۔ نائیگر کو معلوم تھا کہ اگر  
وہ تیز رفتاری سے سڑک سے تو وہ دو گھنٹے کے اندر اندر راج کوٹ  
پہنچ سکتا ہے اس لئے کاؤنٹر گرل کو اس نے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ دو روز  
بعد آئے گا تاکہ لڑکی کا ریف کو اس کے بارے میں اطلاع نہ دے۔  
اسے معلوم تھا کہ راج کوٹ میں فون لائز موبو جوہر تھیں اور اس کے  
دوست اسلام کے ذرے پر فون موبو جوہر تھا لیکن اس نے دالت لڑکی کی  
بات کی تردید نہ کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اسلام اس ماجھو کو  
بھی اچھی طرح جانتا ہو گا اور پھر وہ گھنٹے کی تیز رفتار یونگ کے بعد وہ  
سرحدی گاؤں راج کوٹ پہنچ گیا۔ تھوڑا ہی ورنہ بعد وہ اسلام کے ذرے پر  
موبو جوہر تھا۔ اسلام اور وہ دونوں ایک کرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔  
دونوں کے سامنے ہات کافی کے برقن موبو جوہر تھے۔

آج تھاری آمد اچانک ہوئی ہے نائیگر۔ کی کوئی خاص بات  
ہے۔ دراز قد اسلام نے ہات کافی کی بیانی نائیگر کے سامنے رکھتے  
ہوئے کہا۔

بھاں کوئی ماجھو بھی ہے۔ نائیگر نے اس کی بات کا جواب  
دیئے کی، بجائے الشاوسال کر دیا۔  
ہاں ہے۔ مشیات کا اسکھر ہے۔ کیوں۔ اسلام نے بھوک

جواب دیا تو نائیگر بے اختیار جو نکل پڑا۔  
“چھٹی پر ہے۔۔۔ نائیگر نے ایسے حریت بھرے مجھے میں کہا  
جیسے کاریف کا چھٹی پر جانا اس کے خیال کے مطابق تا عینک ہو۔  
لیکن سر۔۔۔ دو روز سے چھٹی پر ہے اور اس کی واپسی بھی دو روز  
بعد ہو گی۔۔۔ وہ اپنے ایک دوست سے ملنے سرسوی گاؤں راج کوٹ گیا  
ہوا ہے۔۔۔ لڑکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
کیا وہ یہ ساری تفصیل تمہیں بتا کر گیا ہے۔۔۔ نائیگر نے کہا  
تو لڑکی بے اختیار بنس پڑی۔  
لیکن سر۔۔۔ وہ میرا بھی اچھا دوست ہے۔۔۔ لڑکی نے جواب  
دیا۔  
”بہاں کا کوئی فون نہیں۔۔۔ نائیگر نے پوچھا۔  
”سر۔۔۔ وہ کافرستانی سرحد پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔۔۔ بہاں فون  
کہاں سے ہو سکتا ہے۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔  
”اس دوست کا کیا نام ہے جس کے پاس وہ گیا ہے۔۔۔ نائیگر  
نے پوچھا۔  
”اس کا نام ماجھو ہے۔۔۔ وہ بہت بڑا اسکھر ہے۔۔۔ لڑکی نے  
دی جواب دیا۔

”اوے۔۔۔ میں دو روز بعد آجاؤں گا۔۔۔ نائیگر نے کہا اور اس  
کے ساتھ ہی وہ مزگیا اور پھر لمحوں بعد اس کی کار کپاڈ ٹھیکیت سے  
تل کر اس سڑک کی طرف بڑھی پلی جا رہی تھی جو سرحد کی طرف

کر کہا۔

- اس کے پاس دارالحکومت سے اس کا دوست گولدن نات  
کلب کا سرو ایئر کار ریف آیا ہوا ہے۔ میں نے اس سے ملا ہے۔  
ناٹنگر نے کہا تو اسلام بے اختیار ہو گک پڑا۔  
کار ریف کو بھی میں جانتا ہوں۔ وہ اکٹھاں آتا جاتا رہتا ہے۔  
وہ بھی مشیات کے یت و دک میں ملوث ہے۔ لیکن مسئلہ کیا ہے۔  
اصل بات پتائی۔ اسلام نے کہا تو ناٹنگر نے اسے ڈاگ جانس کے  
بارے میں بتایا۔

- مجھے تو اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ لیکن کیا تم چہاہتے  
ہو کہ میں کار ریف کہاں بلااؤ۔ اسلام نے کہا۔  
- نہیں۔ مجھے اس پر حق کرتا پڑے گی اور میں نہیں پاہتا کہ  
چہار تاہم درمیان میں آئے اس نے تم بس مجھے اس ما جھو کے فرے  
کے بارے میں بتا دو۔ باقی کام میں خود کر لوں گا۔ ناٹنگر نے  
کہا۔

- یہ کہیے ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں دہاں اکیلا جانے دوں۔ میں  
چہارے ساتھ جاؤں گا۔ اسلام نے کہا۔  
- اس کے فرے پر کتنے افراد ہوں گے۔ ناٹنگر نے پوچھا۔  
- دس بارہ تو ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اس وقت نجات کرنے  
ہوں۔ اسلام نے کہا۔  
- نصیل ہے۔ تم سیرے ساتھ چلو۔ چہار تاہم صرف اتنا ہو گا کہ

تم ہے ہوش کار ریف کو انداز کر میری کار میں ڈالو گے۔ ناٹنگر  
نے سکراتے ہوئے کہا۔

- ہے ہوش۔ کیا مطلب۔ اسلام نے ہیران ہو کر پوچھا۔  
- تو چہار اکیا خیال ہے کہ میں فلی، ہیر و کی طرح مشین گی  
اندازے ما جھو کے فرے میں داخل ہوں گا اور پھر دہاں قتل عام کر  
دوں گا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میرے پاس 4 ہوش کر دینے والی  
لیس کے کیپوول ہیں۔ وہ میں ما جھو کے فرے میں فائز کر دوں گا  
اور دہاں موجود سب لوگ ہے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر دہاں سے  
کار ریف کو انداز لے اور اسے میں داپس دارالحکومت لے جاؤں گا  
اور میں۔ ناٹنگر نے کہا تو اسلام نے اس انداز میں سرطا دیبا جسے  
اسے ناٹنگر کی علیم پسند آگئی ہو اور پھر اسے ہی کیا گیا۔ ما جھو کا فرہ  
قہیے سے بہت کر تھا اس نے ناٹنگر جس کی کار کی فرشت بیٹھ کے  
نیچے باکس میں ضرورت کی ہر چیز موجود رہتی تھی، نے دہاں سے لیں  
پھٹل کھلا اور پھر فرے کے اندر جا کر کیپوول فائر کر دیتے۔ کچھ در  
بعد جب وہ فرے میں داخل ہوئے تو دہاں مختلف کردوں اور برآمدوں  
میں پارہ کے قریب افراد ہے ہوش پڑے ہوئے انہیں ملے۔ ایک  
کرے میں کار ریف کے ساتھ ایک بھاری جسم کا آدمی بھی ہے ہوش  
پڑا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی شراب کی بوتلیں بھی پڑی تھیں اور  
اسلم نے اسے بتایا کہ یہی بھاری جسم والا آدمی ما جھو ہے۔ ناٹنگر نے  
اسلم کی مدد سے بے ہوش کار ریف کو انداز لیا اور پھر اسے باہر لا کر اس

روزی راسکل لپٹے کلب کے آفس میں موجود تھی۔ اسے اچھائی بے ہمی سے نائگر کی کال کا انتظار تھا کیونکہ نائگر نے اسے بڑے احتیاد بھرتے تھے میں کہا تھا کہ وہ جد گھنٹوں میں ڈاگ جانس کو ٹریس کر لے گا۔ گواں نے اوتل کی لابی سے بھاگ کر اسے بے حد غصہ دلایا تھا اور اس وقت نائگر کی قست اچھی تھی کہ روزی راسکل کے پاس پہل نہ تھا ورنہ وہ یقیناً اسے گولی مار دیتی یعنی اب جیسے جیسے وقت گزرنے والے تھے اور نائگر کا فون نہ آرہا تھا ویسے ویسے روزی راسکل کا غصہ پڑھتا چاہتا تھا۔ بعض اوقات تو اسے لپٹے آپ پر خس آ جاتا کہ اس نے کیوں اس کام میں نائگر کو شامل کیا یعنی پھر اسے خیال آتا کہ نائگر نے جس یقین سے ڈاگ جانس کو ٹریس کرنے کا وعدہ کیا ہے اس سے ظاہر تو ہمیں ہو گا ہے کہ وہ واقعی ایسا کر لے گا اس نے وہ اچھائی بے ہمی سے اس کی طرف سے فون کال کا انتظار کر

نے کار میں ڈالا اور واپس اسلام کے فربے پر آگئے۔ اسلام نے اسے وہاں رکھنے کے لئے بہت کہا یعنی نائگر نے اس سے مسخرت کر لی اور کار دوڑا تا ڈوا واپس دار الحکومت کی طرف پڑھا چلا گیا۔ اسے مخلوم تھا کہ اس گیس کے اڑات چار پانچ گھنٹوں تک رہیں گے اس نے وہ اطمینان سے دار الحکومت ٹکن جائے گا اور پھر راتا ہا اس میں کاریف آسائی سے زبان کھول دے گا۔

ہی تمی کہ فون کی گھٹنی بچ اٹھی اور اس نے اس طرح جھپٹ کر رسیور المخایا جسیے ایک لمحے کی بھی در سے قیامت نوٹ پڑے گی۔

"روزی راسکل بول رہی ہوں۔"..... روزی راسکل نے تیر لجھے میں کہا۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں۔"..... دوسری طرف سے ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔ اس ڈیوڈ کی جس نے اسے یہ کہنے دلوایا تھا۔ ڈیوڈ کی آواز سننے روزی راسکل کا ہے اختیار منہ بن گیا۔

"کیا بات ہے ڈیوڈ۔ کیوں فون کیا ہے۔"..... روزی راسکل نے جھلاتے ہوئے لجھے میں کہا۔

- مجھے اطلاع ملی ہے کہ روزین ویا کا ایک آدمی نامیگر بھی ڈاگ جانس کو تلاش کرتا پھر رہا ہے۔ کیا تم نے اسے یہ کام دیا ہے یا "کسی اور کی طرف سے یہ کام کر رہا ہے۔"..... ڈیوڈ نے کہا۔

- تمہیں کس نے اطلاع دی ہے۔"..... روزی راسکل نے ہی مسئلہ سے اپنے فیسے کو کھنڈول کرتے ہوئے کہا۔

- تمہیں معلوم تو ہے کہ ہمیں کسی نہ کسی طرح اطلاع بہر حال مل جاتی ہے۔"..... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"ہاں۔ نامیگر کو میں نے یہ تاسک دیا ہے۔"..... تمہیں کام چاہئے چاہے جس طرح بھی ہو۔"..... روزی راسکل نے کہا۔

- یہیں اس نامیگر کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ پاکیشی سکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے اہمیتی خطرناک شخص عمران

کا آدمی ہے۔"..... ڈیوڈ نے قدر سے پر بھان سے لجھے میں کہا۔

"آدمی نہیں۔ اس احمد کا شاگرد ہے جسے تم اہمیتی خطرناک قرار دے رہے ہو۔"..... روزی راسکل نے غصیلے لجھے میں کہا۔

"وہ بظاہر احمد بن ابرہام ہے اور احمد خان باتیں اور ہم کھیں بھی کرتا ہے یہیں اس کا حقیقی روپ ہے حد خطرناک ہے۔"..... مجھے بتایا گیا ہے کہ سپریا اور رام سے خوفزدہ رہتی ہیں۔"..... ڈیوڈ نے کہا۔

"رہتی ہوں گی یہیں جیسیں اس سے کیا خوف ہے۔"..... روزی راسکل نے منہ بھانتے ہوئے کہا۔

"روزی راسکل۔" یہ صحابہ ہیں الاقوامی ہے۔ اگر اس عمران بھک اس فارمولے کی اطلاع بخوبی تو وہ فارمولے کے بیچے لگ جائے گا اور یہ کام ہماری پارٹی کے مفادات کے خلاف جائے گا۔ جیسیں اس نامیگر کو درمیان میں فالٹ کی کیا ضرورت تھی۔ جیسیں خود یہ کام کرنا پڑھتے تھا۔"..... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"میں = معمولی کام نہیں کیا کرتی۔" میں نے یہ کام صرف چہارے کہنے پر لے لیا تھا اور اب بھی اگر تم کہو تو میں اس کو سلن سے لیا ہوں اچکیں واپس کر سکتی ہوں۔"..... مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔"..... روزی راسکل نے غصیلے لجھے میں کہا۔

"یہ تو سراسر محابدے کی خلاف روزی ہے اور یہ لوگ محابدے کی خلاف روزی کو سب سے غلط خیال کرتے ہیں۔"..... ہماری جان کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔"..... ڈیوڈ نے کہا۔

"جان کو خطرہ۔ میری جان کو خطرہ۔ چہار امطلب ہے کہ روزی راسکل کی جان کو خطرہ اور وہ بھی ان کے لوگوں کی طرف سے۔ یہ تم کی کہر ہے ہوا اور سن آئندہ اگر تم نے اپنے الفاظ میرے بارے میں من سے نکالے تو میں تمہارے پورے کلب کو تم سیت میراں توں سے ازادوں گی۔ کچھے۔ میں لخت بھیجنگی ہوں اس کام پر۔ تم بھیجے اس کریم کو میرے پاس اور اسے کہہ دینا کہ مجھ سے اپنا بھیک لے جائے۔ کچھے۔ ..... روزی راسکل نے حلقت کے بل بھیجنے ہوئے کہا یہ میں دوسری طرف سے مزید کوئی بات کئے بغیر رسیور رکھ دیا گیا۔

- نائنس۔ - احق۔ - نامحق۔ - دوسری نائنس۔ یہ لوگ کچھے کیا ہیں روزی راسکل کو۔ قول بلای فوں"..... روزی راسکل نے بھی رسیور رکھ کر اپنائی خصیلے لئے ہیں اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لئے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بچ اٹھی تو روزی راسکل نے ایک بھیکے سے رسیور اندازیا۔

"اب کیا ہے۔ خداوار۔ جو کوئی لفظ مت سے نکلا تو گردن توڑ دوں گی۔ تم نے مجھے نجما کیا ہے۔ میں بھتی کی توک پر مارتی ہوں چہارے پانچ لاکھ ڈالر۔ کچھے۔ ..... روزی راسکل نے رسیور انحصارتے ہی حلقت کے بل بھیجنے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے جمیں۔ کیا دفتر میں ہٹھی کسی سے لارہی ہو۔ دوسری طرف سے نائیگر کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو روزی

راسکل ہے اختیار اچھل پڑی۔

"تم کہاں غائب ہو گئے تھے۔ ویسے تو جہادی اکتوبری ہے جسے تم پہلی بھیجنے میں کام کر لو گئے ہیں جب چیز کام دیا جائے ہے تو تم غائب ہو جاتے ہو۔ کہاں ہو۔ کیا ہو اسے اور ہاں۔ تم نے اس بارے میں لپٹتے احق اساؤ کو تو کچھ نہیں بتایا۔ ..... روزی راسکل نے سلسل بولتے ہوئے کہا۔

"میں نے چیز اس نے فون کیا ہے کہ اب = کام ہاں گران نہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے کیونکہ حکومت سلوکیا نے حکومت پاکیشیا سے درخواست کی ہے کہ وہ ڈاکٹر ٹھوکل کے قاتل کو ٹھیک کرے اور باس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں صرف ڈاگ جانس کو ٹھیک کروں بلکہ اس پارٹی کو بھی ٹھیک کروں جس نے اسے ہاتھ کیا ہے اور میں نے معلوم کر لیا ہے کہ اسے ملسافاتی ملاٹتے کے ایک کلب گولان نائنٹ کلب کے سرو اکبر کار دیف نے ہاتھ کیا تھا اور ہب ڈاگ جانس نے ڈاکٹر ٹھوکل کو ہلاک کر دیا تو کار دیف نے اسے ہلاک کر کے اس کی لاش گٹھیں پھینک دی اور خود وہ فرار ہو کر کافرستانی سرحد پر جا چکا ہے۔ ..... نائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نیکن یہ فارمولہ ہو ڈاکٹر ٹھوکل کے پاس تھا وہ کس نے ازا یا ہے یہ کار دیف تو ہبائی رہتا ہے۔ ایک معمولی سا سپروادر ہے۔ اسے کس پارٹی نے ہاتھ کیا تھا۔ ..... روزی راسکل نے تحریر لے گئے میں کہا۔

بجائے اس کاریف کی گردن کھٹ کر آتی تو اسے زیادہ خوشی ہوتی  
لیکن ظاہر ہے ہر عورت تو روزی راسکل نہیں ہو سکتی اس لئے میگی  
اس کے ڈالٹنے پر بڑی طرح سے کم گئی تھی اور پھر اسے باقاعدہ حلف  
المحا کر روزی راسکل کے سامنے وعده کرنا پڑا تھا کہ وہ اب اس طرح  
کبھی نہیں روئے گی۔ یہ پورا وعدہ یاد آتے ہی اسے کاریف کا نام  
بھی یاد آگی تھا جو بچتے اس کے لاشخور میں لکھ کر رہا تھا۔ یہ ساری  
بات کی سینہ بچتے ہوئی تھی یعنی میگی اب بھی اس کے لکب میں کام  
کرتی تھی۔ اس نے رسیور انحصار یا اور انترکام کے دو بہن پر میں کر کے  
میگی کو فوری طور پر اپنے آفس بیوائے کا یہ کر رسیور رکھ دیا۔  
تو روزی درہ بعد میگی اس کے آفس میں داخل ہوئی تو اس کے ہمراہ ہے  
خوف اور پریلٹانی کے تاثرات نہیاں تھے۔ اس نے چند مہو دباد  
انداز میں سلام کیا۔

..... پیشوں میگی۔ روزی راسکل نے میز کی دوسری طرف موجود  
کری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔  
..... میگی نے کری پر بیٹھنے ہونے قدرے رکھتے  
ہوئے بچے میں کہا کیونکہ روزی راسکل کے اشتھان انگریز مزاج سے ہر  
کوئی درست تھا۔ روزی راسکل کا کسی کو کچھ پہنچ دے چلتا تھا کہ وہ کس  
وقت کس پر کس بناء پر غصہ میں آجائے۔ یہ بات دوسری تھی کہ  
روزی راسکل دل کی بہت اچھی تھی اور اپنے سلف کے ہر دلکھ سائھ  
میں نہ صرف باقاعدہ شریک ہوتی تھی بلکہ وہ ان کو دوسرے گلبوں

اپ یہ تو کافی ساتھی سرحد پر جا کر کاریف سے معلوم کرنا پڑے گا  
تم نے جو کام میگی دیا تھا وہ میں نے کر دیا ہے۔ تم نے ڈاگ جانس  
کی پارٹی کے بارے میں بات کی تھی اور پارٹی کاریف ہے اس لئے  
چہار اکام ختم۔ اب باقی جو کام ہو گا وہ گران صاحب کے حکم پر ہو گا  
میں نے تمہیں فون کر کے بتا دیا ہے تاکہ تم انتقال میں نہ رہو۔  
دوسری طرف سے میگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا  
تو روزی راسکل کا بہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔ اسے واقعی میگی پر ہے پتا  
قصہ آرہا تھا جس نے اس سے اس انداز میں بات کی تھی بیسے ہے گا  
بھکر رہا ہو۔ کاریف کا نام اس نے بھی سناؤا تھا لیکن اسے یاد نہ آ رہا  
تھا کہ اس نے یہ نام کس سلسلے میں سن رکھا ہے۔ وہ بیٹھی سوچتی  
ہی پھر اپنا تک اس کے ذہن میں ایک نام گونج لے گا۔ یہ نام تھا  
ایک لڑکی میگی کا۔ میگی اس کے لکب میں بھی دیرہز روم میں بیٹھی  
اسے بہاں آفس میں یہ اطلاع ملی کہ دیرہز میگی دیرہز روم میں بیٹھی  
رہ رہی ہے تو روزی راسکل نے اسے اپنے آفس میں کال کر دیا اور  
اس سے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس کے دوست  
کاریف نے جو کسی لکب میں سرداز رہے اس سے قلعہ تعلق کر دیا  
ہے۔ یہ بات سن کر روزی راسکل نے میگی کو اس قدر سنا میں کہ وہ  
روتا بھول گئی۔ روزی راسکل نے اسے دھکی دی کہ اب اگر اس نے  
دوبارہ اس طرح کمزوری کا مظاہرہ کیا تو وہ اسے کان سے پکڑ کر لکب  
سے کال دے گی۔ روزی راسکل نے اسے کہا کہ وہ اگر رونے کی

سے کہیں زیادہ تجوہیں، الاؤنسز اور سرماہات دیتی تھی اور بھی وجہ تھی کہ اس کے آدمی اس کے فنے کو برداشت کر لیتھتے۔

"کاریف سے چہارے تحقیقات اب بھی ہیں"..... روزی راسکل نے میگی کو خور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں مس - ہم نے شادی کی ہوئی ہے"..... میگی نے جواب دیا۔

"اچھا - کب" - تم نے مجھے بتایا نہیں"..... روزی راسکل نے پوچھا کر کہا۔

"مس - ہم اپنائک ہی پروگرام بن گیا تھا"..... میگی نے قدرے مددوت خواہاں لے گئے میں کہا۔

"کاریف کیا کام کرتا ہے"..... روزی راسکل نے پوچھا۔

"وہ گولڈن نائل کلب میں سپر وائز ہے"..... میگی نے جواب دیا۔

"اس وقت وہ کہاں ہے"..... روزی راسکل نے پوچھا۔

"مس - دو روز بعد پہنچنے والے کسی کام کے ساتھ میں اپنے ایک دوست ما جھو سے بلنے گیا تھا۔ ابھی تک واپس نہیں آیا"..... میگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں گیا ہے اور یہ ما جھو کیا کام کرتا ہے"..... روزی راسکل نے پوچھا۔

"یہ ما جھو سرحدی گاؤں راج کوٹ میں رہتا ہے مس - کاریف

نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اسلخ کی اسمگلک کے کسی بڑے ریکٹ میں کام کرتا ہے"..... میگی نے جواب دیا۔  
"اس ما جھو کا فون نمبر ہے تمہارے پاس"..... روزی راسکل نے پوچھا۔

"میں مس"..... میگی نے جواب دیا تو روزی راسکل نے فون الحا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

"ما جھو کو فون کر کے کاریف سے میری بات کراؤ۔ میں نے اس سے ہبھت ضروری بات کرنی ہے"..... روزی راسکل نے کہا۔

"میں مس"..... میگی نے کہا اور رسیور الحا کر اس نے تیزی سے نمبر میں کرنے شروع کر دیئے۔

"لاڈنگ کا ہن بھی پر میں کر دو"..... روزی راسکل نے کہا تو میگی نے لاڈنگ کا ہن بھی پر میں کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے گھنٹی بیٹھنے کی آواز سنائی دیتے تھی اور پھر رسیور الحا گیا۔

"میں"..... ایک بھاری سی صراحت آواز سنائی دی۔

"میں دارالحکومت سے کاریف کی بیوی میگی بول رہی ہوں"..... ما جھو سے بات کراؤ"..... میگی نے کہا۔

"میں ما جھو ہی بول رہا ہوں میگی۔ کیوں فون کیا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کاریف سے میری بات کراؤ"..... میگی نے کہا۔

"کاریف تو واپس دارالحکومت جا چکا ہے"..... ما جھو نے جواب

قدرتے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"کاریف میرے ذرے میں موجود تھا۔ ایک کرے میں اس کے ساتھ میں اکیلا موجود تھا کہ اپنا نک ہم دونوں کو نامانوس ہی بو محروس ہوئی لیکن اس سے بھٹک کہ ہم سنبھلتے میرا ذہن تاریک پڑ گیا۔ پھر جب بھجے ہوش آیا تو کاریف غائب تھا۔ ذرے میں اس وقت ہارہ تیرہ افراد موجود تھے اور وہ سب ہے ہوش ہو گئے تھے اور انہیں بھی میرے ساتھ ہی ہوش آیا تھا۔ میں ہے خدا پر بیشان ہوا اور پھر میں نے اپنے طور پر انکو اتری کرانی تو اس کے مطابق بہاں ایک اور آدمی اسلام کے پاس دارالحکومت سے ایک آدمی نائیگر نامی آیا ہوا تھا۔ اس نائیگر کے پاس سرخ رنگ کی نئے مالی کی کار ہے۔ اس سرخ رنگ کی کار کو کچھ لوگوں نے سرے ذرے کے قریب اس وقت موجود دیکھا جب ہم ہے ہوش تھے۔ میں نے اسلام سے بات کی تو اسلام نے کہا کہ نائیگر اس کا دوست ہے۔ وہ بہاں آیا ضرور تھا لیکن وہ بھے سے لٹھے میرے ذرے پر آیا اور پھر واپس دارالحکومت چلا گیا۔ اسے مزید کسی بات کا علم نہیں ہے۔ اس سے میں کھو گیا کہ نائیگر کار لے کر بہاں آیا اور میرے ذرے میں ہے ہوش کرنیتے والی گئیں پھیلا کر وہ ہے ہوش پڑے کاریف کو انحاکر کار میں ڈال کر دارالحکومت لے گیا ہے۔ میں نے کاریف کے لکب اور رہائش گاہ دونوں جگہوں پر فون کئے لیکن کاریف کا پتہ نہیں چل سکا۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ دارالحکومت اکر اس نائیگر کو زنس کر کے اس سے پوچھوں کہ آپ کا

دیا لیکن اس کے لیے اور انداز سے ہی روزی راسکل سمجھ گئی کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور پھر اس نے سمجھ کے ہاتھ سے رسید جھپٹ لیا۔

"بھلے۔ میں روزی راسکل بول رہی ہوں۔ روزی لکب کی مالک اور جنzel تھغر۔..... روزی راسکل نے کہا۔

"فرماتیں۔ میں جانتا ہوں آپ کو کیونکہ کاریف کے ساتھ ایک دوبار سمجھ کے لئے آپ کے لکب میں آچکا ہوں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کاریف سے میں نے اہتمامی ضروری کام کے لئے ملتا ہے۔ میں نے ہی سمجھ کے کہا ہے کہ " جھیں فون کرے لیکن تم نے جو بواب دیا ہے وہ لکھا ہے۔ میں تمہارے بولنے کے انداز سے ہی مجھ گئی ہوں کہ تم غلط بیانی کر رہے ہو۔ کاریف واپس نہیں آیا۔" کافرستان تو نہیں چلا گیا۔..... روزی راسکل نے کہا۔

"نہیں مس۔ البتہ اصل بات یہ ہے کہ اسے انہوں کر کے دارالحکومت لے جایا گیا ہے۔..... ما جھونے کہا تو روزی راسکل بے اختیار اچھل پڑی اور ہیچ حال سامنے بیٹھی، ہوئی سمجھی کا بھی ہوا کیونکہ لاڈوڑ کا بہن پر یہ مذہب ہونے کی وجہ سے وہ بھی ما جھوکی آواز سن رہی تھی کاریف کے اخواکا اس کر اس کی آنکھیں خوف کی شدت سے پھیلنے لگ گئی تھیں۔

"کس بنا پر تم نے یہ بات کی ہے۔..... روزی راسکل نے

فون آگیا۔..... ما جھنے بوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
”تم نے اچھا کیا کہ مجھے سب کچھ بتا دیا۔ تم مکرمت کرو۔ میں  
ٹانگر کو بھائی ہوں۔ میں اس سے کاریف کو پرآمد کرالوں گا۔  
روزی راسکل نے کہا۔

”اوکے مس۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور روزی راسکل  
نے رسیدور کھو دیا۔

”یہ مس۔ کیا ہو گیا ہے مس۔..... میگی نے ہمے ہر اس سے  
لچھ میں کہا۔

”تم مکرمت کرو۔..... روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ  
ہی اس نے میں کی دراز کھولی اور اس میں سے ٹانگر کا لکھ کر اپنے  
سمنے رکھا اور پھر اس نے تیزی سے ٹانگر کی فریکننسی ایجاد کرنا  
شروع کر دی۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ روزی راسکل کا لانگ یو۔ اور۔ روزی  
راسکل نے بار پار کال دیتے ہوئے کہا۔

”میں۔ ٹانگر انلانگ یو۔ اور۔ تھوڑی در بعد ٹانگر کی  
سپلت آواز سخانی دی۔

”تم کاریف کو راج کوٹ سے ما جھ کے درے سے بے ہوشی  
کے عالم میں اخلاقی ہو۔ مجھ سے تم نے جھوٹ بولا ہے کہ ”  
کافرستان گیا ہوا ہے۔ کیوں بولا یہ جھوٹ۔ بولو۔ جواب دو۔  
اور۔ روزی راسکل نے جیسے ہوئے لچھ میں کہا۔

”میں نے کافرستانی مرحد کہا تھا اور راج کوٹ کافرستان کی مرحد  
پر واقع ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ کاریف کو میں وہاں سے  
انخلا لایا تھا لیکن اب ہونکہ یہ کہیں عمران صاحب نے اپنے ہاتھ میں  
لے لیا ہے اس نے تم سب کچھ بھول جاؤ۔ اب اگر تم نے مجھے دوبارہ  
کال کیا یا اس محاٹے میں مداخلت کی تو پھر چہاری یہ صراتی عناء علی  
گردن بھی تو زی چاہکی ہے۔ اور اینڈ آں۔..... دوسری طرف سے  
کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ فتح ہو گیا۔

”تم جاؤ۔ میں نے ٹانگر سے بات کر لی ہے۔ کاریف ٹانگر کے  
پاس ہے۔ اگر اس نے ملک سے خداری نہیں کی تو میں اسے زندہ  
چھوڑوں گی لیکن اگر اس نے ملک سے خداری کی ہے تو پھر جیسیں  
یہ وہ بتا پڑے گا۔..... روزی راسکل نے سامنے بیٹھی ہوئی میگی سے  
محاط ہو کر کہا۔

”ملک سے خداری۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ دو تو ایک عام سا  
سپرداہور ہے۔..... میگی نے حریت بھرے لئے میں کہا۔  
”سہی تو معلوم کرنا ہے کہ دو عام سا سپرداہور ہے یا نہیں۔ تم  
جاو۔..... روزی راسکل نے کہا تو میگی اور سب  
کرے سے باہر چلی گئی تو روزی راسکل نے فون انخا کر اپنے سامنے  
رکھا اور پھر رسیدور انخا کر اس نے تیزی سے نہر پر لیں کرنے شروع کر  
دیئے۔

”آغا سلیمان پاشا بول رہا ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی

دوسری طرف سے عمران کے پادری کی آواز سنائی دی۔  
”میں روزی راسکل بول رہی ہوں۔ علی عمران سے بات کراؤ۔“

روزی راسکل نے کہا۔

”صاحب موجود نہیں ہیں۔..... دوسری طرف سے سرد لمحے میں  
کہا گیا اور اس کے ساتھی رسمیور رکھ دیا گیا۔

”اس کا بھی دماغ خراب ہے۔ نہجane ان سب لوگوں کے دماغ  
کیوں خراب ہو چکے ہیں۔ اب ان کے دماغ بہر حال تحریک کرنے ہی  
پڑیں گے۔..... روزی راسکل نے رسمیور رکھتے ہوئے غصیلے انداز  
میں ڈرڈراتے ہونے کہا۔

کرتل جگدیش نے قہ اور ورزشی جسم کا دو صیغہ عمر آدمی تھا۔ وہ  
ملڑی اٹیلی جنس میں گورنٹ پندرہ سالوں سے کام کر رہا تھا اور ملڑی  
اٹیلی جنس میں اس کی کار کر دگی کار بیکار ڈے پے حد شاندار تھا۔ گورنٹ  
ایک سال سے ملڑی اٹیلی جنس میں ایک سیمہ سیل بنایا گیا تھا  
جسے ڈینفس سیل کہا جاتا تھا۔ اس سیل کا انچارج کرتل جگدیش کو  
بنایا گیا تھا۔ اس کے تحت اجتماعی تربیت یافت افراد کا ایک پورا  
سیکشن تھا۔ اس سیل کے ذمے کافرستان کی تمام سماستی لیباڑیاں،  
ان میں کام کرنے والے ساتھی دانوں اور فارمولوں کی حفاظت کا  
کام تھا۔ یہ سیل ملڑی اٹیلی جنس کے پریف کرتل اجیت کی بجائے  
براہ راست ڈینفس سیکرٹری شریں سنگھ کے تحت تھا اور کرتل جگدیش  
براہ راست ڈینفس سیکرٹری شریں سنگھ کو ہر جواہدہ تھا۔ اس کا آفس  
کافرستان کے دار الحکومت میں ایک بڑی پلازا میں تھا اور بظاہر

۔ کتنے میں بات ہوئی ہے اور کس سے ..... کرن جگدیش نے  
ہوشت صحبت ہوئے کہا۔

کافرستان کے ساتھ دان والائز شہار کے ذریعے ڈینفس سکریٹری  
سے بات ہوئی ہے۔ ڈینفس سکریٹری صاحب حکومت سے مذاکرات  
کرنے کے بعد فارمولہ خریدنے پر حiar ہو گئے ہیں۔ کراس نے  
فارمولے کے دو کروڑ ڈالر طلب کئے ہیں لیکن ڈینفس سکریٹری  
صاحب ایک کروڑ ڈالر سے آگئے نہیں بڑھ رہے اور کراس نصف  
طلب کر رہا ہے۔ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

۔ چهارا مطلب ہے کہ ہمیں صرف پچاس لاکھ ڈالر میں گے۔  
کرن جگدیش نے تیرنگے میں کہا۔

۔ یہ بس۔ لیکن کراس کا کہنا ہے کہ اگر ہم فارمولہ صرف  
کافرستان کو فروخت کرنے کی شرط عائد د کریں تو ہو یہ فارمولہ  
کار من یا گریٹ لینڈ کو با آسانی دو کروڑ ڈالر میں فروخت کر سکتا ہے  
کیونکہ وہاں پیشہ میزائلوں پر کافی حصہ سے کام ہو رہا ہے جبکہ  
کافرستان میں اب اس پر کام شروع ہوا ہے اور پھر کراس کا کہنا ہے کہ  
کافرستان حکومت رقم کی ادائیگی کے محاطے میں ہمیشہ کنجوی سے کام  
لیتی ہے۔ اب آپ بصیرے ہیں۔ ڈبل ایکس نے کہا۔

۔ پچاس لاکھ بے حد کم ہیں۔ ہمیں ہر صورت میں ایک کروڑ ڈالر  
ہی چاہتیں۔ تم کراس کو کہہ دو کہ فارمولہ صرف کافرستان کو ہی  
فروخت کیا جائے گا۔ باقی کسی حکومت کو تو ہم براہ راست بھی

جگدیش ایکسپورٹ کا آفس تھا جس کا جعل تیز بھی جگدیش  
ہی تھا سہاں وہ سیلہ جگدیش کہلوتا تھا لیکن ایکسپورٹ ایکسپورٹ کا  
 تمام کام اس کا تیز کرتا تھا جبکہ جگدیش اپنے آفس میں ڈینفس سیل کا  
ہی کام کر رہا تھا۔ اس کے آفس میں آنے جانے کے راستے ہی الگ  
تھے اور بظاہر وہ کسی کاروباری آدمی سے نہیں ملتا تھا۔ پلازا کے نیچے  
ظیہ ہے خانے تھے جن میں اس کے سیل کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ اس وقت  
وہ تربیت یافت افراد بتتے تھے۔ باقاعدہ ریکارڈر دو مردوں تھا۔ اس وقت  
بھی کرن جگدیش اپنے مخصوص آفس میں پہنچا ایک فائل کے مطابع  
میں مصروف تھا کہ فون کی گفتگی اور کرن جگدیش نے ہاتھ  
پڑھا کر درسیور اخراجیا۔

۔ میں ..... اس نے سخت لمحے میں کہا۔

۔ ڈبل ایکس بول رہا ہوں بس۔ ..... دوسری طرف سے ایک  
مودباد آواز سنائی وہی تو جگدیش بے اختیار بڑک چا۔

۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ ..... کرن جگدیش نے بڑک کر کہا۔

۔ روسیا کی ریاست یوگران سے بس۔ ..... دوسری طرف سے  
کہا گیا۔

۔ اوہ۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص رپورٹ۔ ..... کرن جگدیش نے  
کہا۔

۔ کراس نے بات فائل کر لی ہے لیکن وہ نصف طلب کر رہا  
ہے۔ ..... ڈبل ایکس نے کہا۔

فروخت کر سکتے ہیں۔ پھر بھیس کر اس کو در میان میں ڈالنے کی کیا  
 ضرورت ہے۔۔۔۔۔ کر تل جگدیش نے کہا۔  
 بس۔ کافرستان کے دلپش سیکڑی اس سے زیادہ رقم دینے  
 کے لئے چار نہیں ہیں اور کر اس نصف پر صرف ہے اس لئے یا تو اس  
 پر اکٹھا۔ کیا جائے یا پھر اسے کسی اور نکل کو کسی بھی انداز میں  
 فروخت کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے۔۔۔  
 ذہل ایکس نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ اگر بھوری ہے تو پھر ۷ سو دو سچے منظور ہے۔ تم  
 اسے میں کر دو۔ اس طرح کوہ میں رقم کم ٹے گی نہیں یہ اہم فارمولہ  
 ہر حال کافرستان کے پاس ہی رہے گا۔۔۔۔۔ کر تل جگدیش نے کہا۔  
 اولے بس۔ میں سو دا ٹے ہوتے ہی رقم آپ کے فرمان ملکی  
 اکاؤنٹ میں جمع کر ا دوں کجا اور فارمولہ کر اس کے ذریعے دلپش  
 سیکڑی ساحب کو پہنچ جائے گا۔ ذہل ایکس نے کہا۔  
 ٹھیک ہے۔ جس قدر جلد کام ہو سکے کر ۱۰۰۔۔۔۔۔ کر تل  
 جگدیش نے کہا اور رسیدور رنگ دیا۔

چلو پچاس لاکھ ڈالر ہی ہی۔ پھر بھی سو دا مہنگا نہیں ہے۔۔۔  
 کر تل جگدیش نے پڑھاتے ہوئے کہا اور اسی لئے فون کی حصی ایک  
 بار پہنچ اٹھی تو کر تل جگدیش نے رسیدور اٹھایا۔

میں۔۔۔۔۔ کر تل جگدیش نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔  
 کرامت بول رہا ہوں بس۔ پاکیشیا سے۔۔۔۔۔ دوسری طرف

سے ایک سرواد آواز سنائی دی تو کرتل جگدیش بے اختیار پہنچ کر  
 چلا۔

”لیں۔ کوئی خاص بات ہے۔۔۔۔۔ کر تل جگدیش نے تیرنے  
 میں کہا۔

”باس۔ ڈاگ جانسن کے ساتھ معاملات ایک آدمی کاریف کے  
 ذریعے طے کئے گئے تھے۔ اس کاریف سے یہ معاملات سرحدی گاؤں  
 کے ایک آدمی ما جھو کے ذریعے طے کئے گئے اور اب اس ما جھو نے  
 اطلاع دی ہے کہ کاریف اس کے پاس آیا تھا۔ اس کے پیچے پاکیشیا  
 کی زبر دمین دیا کا ایک آدمی نائیگر آیا۔ اس نائیگر کا تعلق پاکیشیا  
 سیکٹ سروس کے لئے کام کرنے والے اہمی طورناک انجمنت  
 ہمارا ہے اور پھر نائیگر نے ما جھو کے ذریعے پرے ہوش کر دینے  
 والی لیں فائز کر کے ان سب کو بے ہوش کر دیا اور پھر اسی سے  
 ہوشی کے دوران وہ کاریف کو الحاکر لے گیا اور ہو سکتا ہے کہ وہ  
 کاریف سے یہ معلوم کر لیں کہ ڈاگ جانسن کو ہلاک کرانے والی  
 پارٹی کون ہی ہے۔ اس لئے اب کیا حکم ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف  
 سے کرامت نے کہا۔

”کاریف سے بات ما جھو کے ذریعے ہوئی تھا نا۔۔۔۔۔ کر تل  
 جگدیش نے کہا۔

”میں بس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تو اس ما جھو کو فوری طور پر آف کر دو اور تم خود کچھ عرصہ کے

لے و اپس آجائے۔ میں ہوتے والی ہے۔ جب ڈیل ہو جائے گی تو پھر کسی قسم کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ اس کے بعد تم اپس چلے جاتا۔ کرتل جگدیش نے کہا۔

اوکے بار۔ حکم کی تعمیل ہو گی بار۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرتل جگدیش نے رسیور کو دیا لیکن اس کے بھرے پر ٹھنڈے تاثرات نہیں تھے کیونکہ عمران کا نام بہر حال درسیان میں آگیا تھا حالانکہ جو کچھ بواحہ اس میں پا کیشیا سکرٹ سروس کا کوئی دخل نہ بنتا تھا لیکن نام آنے کی وجہ سے وہ بہر حال محاذ ہو گیا تھا کہ ایک بار پھر فون کی گفتگو اخضی اور کرتل جگدیش نے پاچھہ بڑھا کر رسیور بواحہ یا۔

لیں۔ کرتل جگدیش نے کہا۔

پی اسے نو سیکرٹری ڈیپنس۔ دوسری طرف سے ایک مودوبات آواز سناتی دی۔

کوئی خاص بات۔ کرتل جگدیش نے چونکہ کپ پوچھا۔ سیکرٹری صاحب سے بات کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

**s4sheikh@gmail.com**

بہیلے۔ پہنچ گئے بعد ایک بھاری سی آواز سناتی دی۔

کرتل جگدیش بول رہا ہوں سر۔ حکم سر۔۔۔ کرتل جگدیش نے احتساب مودوبات لے چکے ہیں کہا۔

کرتل جگدیش۔ حکومت کافرستان ایک غیر علی ساتس دان کا

غلائی میانگ کا ایک فارمولہ احتسابی ہے جو دامون خرید پڑی ہے۔ اس فارمولے پر کام کرنے کے لئے حکومت نے جسوس نگر کی خصوصی لیبارٹری میں کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس لیبارٹری کی حفاظت آپ کے سلی نے کرنی ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

کس کی طرف سے خطرہ ہو ستا ہے جتاب۔۔۔ کرتل جگدیش نے کہا۔

**s4sheikh@gmail.com**

کافرستان کو ہمیشہ خطرہ پا کیشیا کی طرف سے رہا ہے لیکن یہ فارمولہ احتسابی میانگ کی نسبت سے ہے اور پا کیشیا بھی تک اس فیلڈ میں شامل نہیں ہوا جیکہ کافرستان اس فارمولے سے آغاز کرنا چاہتا ہے۔ عام احتسابی میانگ تقریباً ہر سر پاور کے پاس ہیں لیکن یہ خصوصی میانگ کافرستان کا فارمولہ ہے اور حکومت کافرستان چاہتی ہے کہ اس میانگ کو حیاد کر کے وہ دوسری پا کیشیا بلکہ ایکدیما سیست قائم سر پاور پر اس میانگ میں سبقت حاصل کر لے۔۔۔ ڈیپنس سیکرٹری نے کہا۔

کیا یہ فارمولہ پا کیشیا کے کسی ساتس دان سے خریدا جا رہا ہے جتاب۔۔۔ کرتل جگدیش نے دانتے پوچھا حالانکہ فارمولہ یتکہ والا وہ خود تھا۔

نہیں۔ حکومت کو بتایا گیا ہے کہ یہ فارمولہ سلوایا کے ایک ساتس دان کی لجاجو ہے جس سے ایک ایسی پارٹی نے حاصل کر لیا ہے جو پر ایکسوٹ طور پر بھی کام کرتی ہے۔ اس سے حکومت کافرستان

تمی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ڈینفس سکرٹری کو یہ معلوم ہی نہیں  
ہے کہ یہ سارا کیا وہ را کر کن جگدیش کا بنا ہے۔ کرنل جگدیش ابھی  
یخدا اس بات پر سوچ رہا تھا کہ فون کی تھنی ایک بار پھر جائی اور  
کرنل جگدیش نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اتحادیا۔

”یہ۔۔۔ کرنل جگدیش نے اپنے مخصوص مجھے میں کہا۔  
”گریگ بول رہا ہوں جھکاؤتے ہے۔۔۔ دوسری طرف سے  
ایک مردانہ اواز سنائی دی۔

”اوہ تم۔۔۔ کیوں کال کی ہے۔۔۔ کرنل جگدیش نے پوچھ کر  
کہا۔

”میرا حصہ ابھی علک نہیں ہے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”ابھی سودا ہی نہیں ہے۔۔۔ بات بیتھ ہو رہی ہے۔۔۔ اسی تو ہے  
کہ اسی سفہت کام ہو جائے گا۔۔۔ پھر میں تمہیں کال کر دوں گا۔۔۔ کرنل  
جگدیش نے کہا۔  
”کتنے میں سودا ہو رہا ہے۔۔۔ گریگ نے کہا۔

”بچاس لا کو ڈالر ہمیں ملیں گے جس میں سے ایک لا کو ڈالر  
تمہارے لا کوڈس میں بیٹھ ہو جائیں گے۔۔۔ بے قکر ہو۔۔۔ کرنل  
جگدیش نے کہا۔

”اوکے۔۔۔ تھیں کیوں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گی تو کرنل  
جگدیش نے اس طرح ہوت بھیجئے جیسے گریگ سے فون پر بات  
کرنے پر اسے شدید خصہ آگیا ہو۔۔۔ اس نے ہاتھ پڑھا کر کریڈل دیا۔

فریب رہی ہے۔۔۔ پاکیشیا کا اس میں کوئی عمل و خل نہیں ہے۔۔۔ میں  
نے تو پاکیشیا کا نام اس نے بیا ہے کہ پاکیشیا کو اگر یہ اطلاع مل گئی  
کہ ہم خلائی میانگ بنارہ ہیں تو وہ یہی صد میں لیبارٹری کو  
چھاہ کرنے پر تسلی جائیں گے۔۔۔ ڈینفس سکرٹری نے کہا۔  
”کب تک فارمولہ اعلیٰ جائے گا جاہ۔۔۔ کرنل جگدیش نے  
کہا۔

”مغل پارٹی سے سودا ہو گیا ہے۔۔۔ کل بجھ معاملہ فائل ہو جائے  
گا اور فارمولہ جسوسٹ نگر لیبارٹری میں ہائی جائے گا۔۔۔ تم نے زیادہ  
سے زیادہ دو دنوں میں وہاں ہائی جانا ہے۔۔۔ ڈینفس سکرٹری نے  
کہا۔

”میں سر۔۔۔ آپ بے قکر ہیں سر۔۔۔ میرا سیل اس لیبارٹری کی ہتھی  
حفاظت کرے گا۔۔۔ پاکیشیا تو کیا ایکریکسا اور رو سیاہ بیسی سر پادری  
بھی چاہتیں تو ہمارے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔۔۔ کرنل  
جگدیش نے تیر لے گئے میں کہا۔

”اوکے۔۔۔ بجھ یہ فارمولہ جسوسٹ نگر لیبارٹری میں ہائی جائے گا تو  
میں تمہیں اطلاع بھی دے دوں گا اور تمہاری بات انچارچ لیبارٹری  
ڈاکٹر سریش چند سے بھی کرا دوں گا مگر کہ آئندہ تم دونوں کا آپس میں  
رابطہ رہ سکے۔۔۔ ڈینفس سکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی  
رباط ختم ہو گی تو کرنل جگدیش نے بھی ایک خوبیں سانس لیتے  
ہوئے رسیور کو دیا۔۔۔ اس کے پہرے پہلی ہفتے  
مسکراہست پھیلی ہوئی

اور پھر نون آنے پر اس نے تجزی سے نمبر میں کرنے شروع کر دیتے۔  
”جان و کنز بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ  
آواز سنائی وی۔  
”کرمل جگدیش بول رہا ہوں۔ کافرستان سے۔۔۔ کرمل  
جگدیش نے کہا۔

”اوہ آپ۔ کیسے یاد کیا ہے آن آپ نے۔۔۔ دوسری طرف سے  
قدارے طنزی لیجے ہیں کہا گیا۔  
”گریگ چھوٹا آدمی مثبت ہو رہا ہے اور اس نے پرپڑے مکانے  
شروع کر دیتے ہیں۔ اس نے مجھے نون کیا ہے اور کہا ہے کہ جان  
و کنز ہو کہ رہا ہے کہ اس نے ڈاگ جانسن کو ہلاک کیا ہے اور اس  
سے اصل فارمولہ لے کر مجھے اور تقلی فارمولہ اس نے جھکائے کے  
چیف سیکرٹری کو ہاتھیا ہے وہ غلط ہے اس نے جان و کنز کو ہو رقم  
دی گئی ہے، یہ اسے دی جائے اوہ اس کا اپنا صد بھی اسے دیا  
جائے۔۔۔ کرمل جگدیش نے کہا۔

”کیا واقعی اس نے ایسا کہا ہے۔۔۔ دوسری طرف سے یکٹ  
غصیلے مجھے میں کہا گیا۔

”مجھے کیا ضرورت ہے غلط بات کرنے کی جبکہ جہاری خدمات  
بھی میں نے اس کے ذریعے ہی حاصل کی تھیں اور تمہیں جہارے  
کام کا خطری معاوضہ ایڈوانس ادا کر دیا تھا جبکہ اسے اس کا صد اس  
وقت ملا ہے جب فارمولہ کیسی فروخت ہو جائے گا یعنی مجھے اس کی

”بات قطعاً پسند نہیں آتی۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کا  
خاتمہ کر دیا جائے کیونکہ اسماں چھوٹا آدمی بھروسے ہم دونوں کے لئے  
خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ البتہ اگر یہ کام تم کر گزو تو پھر اس کا  
ہو حصہ بنے گا وہ بھی جیسی ادا کر دیا جائے گا۔۔۔ کرمل جگدیش  
نے کہا۔

”کیا آپ واقعی ایسا کریں گے کیونکہ آپ تو آپ کا کام ہو جا کے  
اب آپ مجھے صد کیوں دیں گے۔۔۔ جان و کنز نے حرمت بھرے  
لئے میں کہا تو کرمل جگدیش نے اختیار پس پڑا۔

”تم نے یقیناً من رکھا ہو کا کہ کافرستانی ہے حد کنجوس ہوتے ہیں  
یعنی بھوپر یہ فارمولہ اس لئے ایجادی نہیں ہوتا کہ سیری ساری ونڈی  
کافرستان سے باہر گزری ہے۔۔۔ دوسری بات یہ کہ میں ایسے لوگوں کا  
دوست ہوں جو ڈاول رکھتے ہیں۔۔۔ کرمل جگدیش نے کہا۔

”تو آپ مجھے میں کہ گریگ کا خاتمہ یقینی طور پر ہو چکا ہے۔۔۔  
جان و کنز نے کہا۔

”مجھے تم پر اعتماد ہے۔۔۔ تم واقعی حصے کے حصہ ہو۔۔۔ گل  
بالی۔۔۔ کرمل جگدیش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک  
چیکے سے رسیدور رکھ دیا۔۔۔ اس کے پھرے پر طنزی سکراہت ابھر آئی  
تھی۔۔۔ اس نے گریگ کا خاتمہ کر اکر، دراصل اپنے آپ کو مکمل طور پر  
محفوظ کر دیا تھا کیونکہ اس سارے کھیں میں میں کردار ہی گریگ کا تھا  
اور کسی بھی وقت اگر گریگ زبان کھول دیتا تو یقیناً کرمل جگدیش

فارمولہ کسی سپر پا اور کو فروخت ہو گا تو اسے ایک فیصد رقم محاوٹے کے طور پر دی جائے گی۔ اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے ہوا کہ ڈاکٹر شوائل کا خاتر مقامی پیشہ در قاتل ڈاگ جانس کے پاتھوں کرایا جائے گا کہ پولیس اور اشیلی جس اسے مقامی صاحبہ ہی بھجتی رہے اور انہیں اس میں کسی غیر علیکی کی ثبوتیت کا پتہ ہی نہ چل سکے اور ڈاگ جانس کا خاتر جان و نکر دے۔ ڈاگ جانس سے ہو فارمولہ جان و نکر کو ٹھہر دے اسے کرتل جنڈیش کے آدمی کو دے دے اور کرتل جنڈیش کا فراہم کر دہ فارمولہ دہ جا کر گریگ کو دے جو دہ حکومت کے حوالے کر دے۔ پھر ما جھو کے ذریعے کرتل جنڈیش نے کاریف سے رابطہ کیا اور کاریف کے ذریعے ڈاگ جانس کو ہاتر کیا گی۔ اس طرح ڈاگ جانس نے ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کر کے اس سے اصل فارمولہ حاصل کر لیا اور اس سے بھٹکے کہ دہ کاریف سے مٹا اسے جان و نکرنے ہلاک کر دیا اور فارمولہ اس سے حاصل کر کے اس نے کرتل جنڈیش کے آدمی کو دے دیا اور کرتل جنڈیش کا فراہم کر دہ عام خلافی میڑاٹ کا فارمولہ لے جا کر اس نے گریگ کو دے دیا اور گریگ نے یہ فارمولہ جنکی ائے کے چیف سیکرٹری کے حوالے کر دیا۔ اس طرح اصل فارمولہ کرتل جنڈیش کے ہاتھ لگ گی جس کے خاص آدمی اب یہ فارمولہ کافرستان کے دیپس سیکرٹری کو فروخت کر کے رقم کرتل جنڈیش کو بھچا رہے تھے۔ کرتل جنڈیش کے دل میں اگر کوئی کھلک تھی تو دہ گریگ کی طرف سے تھی کیونکہ گریگ

کو اپنے آپ کو بچانا مشکل ہو جاتا۔ وہ صرف حکومت کافرستان کی نظر میں خدار خیر کیونکہ اس نے اپنے ہی ملک سے سودے بازی کر کے دولت حاصل کی تھی بلکہ اس نے حکومت کے اعتماد کو بھی نقصان پہنچایا تھا جبکہ جان و کذا اپنائی تھی اور پیشہ در قاتل تھا اور اس نے ہی ڈاگ جانس کا خاتر کیا تھا۔ یہ سارا کھیل اس انداز میں کھیلا گی تھا کہ کرتل جنڈیش کو یہ اطلاع مل گئی تھی کہ سلوویا کا ڈاکٹر شوائل میڑاٹ کا اہم ترین فارمولہ ہے کسی ائے ملک کے فروخت کرے جس سے اسے ٹھہر دوٹ مل سکے۔ اس سلسلے میں جب کرتل جنڈیش کو اطلاع ملی تو اس نے اپنے شاہزادہ ڈین کے حکمت پاقاعدہ سازش کا جمال تیار کر لیا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ حکومت جنکی اے اس فارمولے کو بہرآ حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس سلسلے میں جان و نکرنے ہلاک کر دیا اور کرتل جنڈیش پاکیشیا پہنچنے والا ہے تو اس نے گریگ کے ذریعے جو اس کا خاصا گمراہ دوست تھا جان و نکر سے رابطہ کر لیا اور جان و نکر کو اس نے کھلی معاونت دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ ڈاکٹر شوائل سے اصل فارمولہ حاصل کر کے اسے دے دے گا اور اس کا دیا ہوا حامم سماں میں فارمولہ دہ واپس جا کر حکومت سلوویا کو دے دے گا۔ ظاہر ہے جب اس لعلی فارمولے کا پتہ حکومت سلوویا کو کو ٹھیک گا تو بات جان و نکر پر شہر آئے گی بلکہ یہی بھجا جائے گا کہ ڈاکٹر شوائل یہ غلط گیر کھینچ پاہتا تھا۔ گریگ کو کہا گیا کہ جب

غمran راتا ہاؤس میں داخل ہوا تو وہاں نانگر موجود تھا جس کی  
کال پر وہ دانش منزل سے بہاں آیا تھا۔ دانش منزل میں ہوڑنے  
فون کیا تھا اور غمran نے اس کا فون بطور چیف سنا تھا۔ ہوڑنے  
کہا کہ چیف کو اگر غمran صاحب کے پارے میں معلوم ہو کہ  
ہماس ہیں تو انہیں بتا دیا جائے کیونکہ فلیٹ پر موجود نہیں ہیں اور  
نانگر سرحدی گاؤں سے کسی بے ہوش آدمی کو راتا ہاؤس لے آیا ہے  
اور وہ اس سے پوچھ کر سے بھتے غمran صاحب سے خود بات کرنا  
پاہتا ہے جس پر غمran نے بطور چیف اسے جواب دے دیا کہ وہ  
غمran کو نہیں کر کے راتا ہاؤس بھجوتا ہے اور پھر کچھ نہ بعد غمran  
کا رلے کر دانش منزل سے راتا ہاؤس چک گیا۔  
کیا ایر جسی تاذکر دی تم نے۔ اچھا بھلا ایک ہوٹل میں یعنی  
تحا کہ چیف کا حکم آگئی کہ راتا ہاؤس جا کر نانگر سے ملو۔ فوراً۔

حکومت جنگلے کا آدمی تھا اور وہ کسی بھی وقت اصل بات کھول  
سکتا تھا اس لئے اس نے موقع ملتے ہی جان دکڑ کے ذریعے اس کے  
خاتمہ کا محاصلہ بنے کر لیا تھا اس نے اب وہ ہر طرح سے مطمئن ہو گی  
تحا کہ اس کی سازش کامل طور پر کامیاب ہو چکی ہے۔

عمران نے نائیگر کو دیکھ کر سلام دعا کے بعد کہا کیونکہ جوزف نے جس انداز میں دانش منزل فون پر بات کی تھی اس سے عمران بھکری تھا کہ نائیگر فون کے قریب ہے اس لئے اس نے آتے ہی ایسی بات نائیگر سے کرتا ہرودی سمجھا تھا۔

"باس۔ میں نے تو جوزف سے صرف اتنا کہا تھا کہ میر آپ سے فوری ملتا ہے ہرودی ہے تو جوزف نے ہٹلے فلیٹ پر فون کیا اور جب آپ وہاں ڈالے تو اس نے چیف کو فون کر دیا۔ میں تو اسے منع کرتا رہ گیا میں جوزف نے فون کر ہی دیا۔..... نائیگر نے بڑے محذر سخا باد لئے میں کہا۔

"اچھا بہاؤ کے لے آئے ہو۔..... عمران نے کہا۔

"کاریف کو باس۔..... نائیگر نے کہا اور پھر اس نے سرحدی گاؤں راج کوٹ چانے اور وہاں سے کاریف کو بے ہوش کر کے لے آنے کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

"تو ہماری انکوائری کے مطابق کاریف یہ پارٹی ہے جس نے ڈاکڑ شوالی کے قتل کا ماسک ڈاگ جائیں کو دیا تھا۔..... عمران نے کہا۔

"باس۔ یہ مذل میں تو ہو سکتا ہے اصل پارٹی نہیں ہو سکتی۔ اس کی اتنی ہمیت نہیں ہے کیونکہ یہ ایک در میانے درجے کے نائب کلب میں عام سپروائزر ہے۔..... نائیگر نے کہا۔

"یہ سرحدی گاؤں کیوں گیا ہوا تھا۔..... عمران نے پوچھ کے بعد اسے

"وہاں اس کا دوست ماجھ ہے جو اسکے سامنے ملوث ہے۔ اس کے پاس موجود تھا۔ البتہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ماجھ کے تعلقات کافرستان سے ہیں۔..... نائیگر نے جواب دیا۔

"ہماری یاتوں سے تو ہمیں پیچہ نکلا ہے کہ یہ کارروائی کافرستان نے ماجھ اور کاریف کے ذریعے ڈاگ جائیں کے ہاتھوں کرانی ہے۔ ڈاگ جائیں خود کہاں ہے۔..... عمران نے بلیک رومن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ڈاگ جائیں کو میں نے بے حد حکایت کیا ہے لیکن وہ اپنے کسی بھی ممکن تھکانے پر موجود نہیں ہے۔ میر اذاتی خیال ہے کہ اس ہی کارروائی کے بعد اسے ہلاک کر دیا گیا اور اس کی لاش غائب کر دی گئی ہے۔..... عمران کے پیچھے پیٹتے ہوئے نائیگر نے مدد بادھ لئے میں جواب دیا۔

"پھر تو ماجھ کو بھی ساتھ لے آنا تھا۔..... عمران نے سرد لیٹھے میں کہا۔

"اے تو کسی بھی وقت انہیاں جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں چونکہ میں آؤں کاریف ہے اس نے میں اسے لے آیا ہوں۔" نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے بنایا تھا کہ ہمیں یہ کام روزی راسکل نے دیا تھا۔ پھر تم نے اسے کیا جواب دیا ہے۔ کیا اسے بتا دیا ہے کہ کاریف کو تم رانا ہاؤس لے آئے ہو یا اس سے پوچھ گئے کے بعد اسے

اس نے بُو تل بھائی اور اس کا ذمکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پہچے ہٹ کر دوبارہ عمران کی کرسی کے پہچے کھوا ہو گیا۔ جو زف بھٹے ہی باہر تھا وہ خصوصی حفاظتی احتفامات کی تحریکی کر رہا تھا کیونکہ عمران اس وقت راتا بادس میں موجود تھا۔ ایسے وقت میں جو زف حفاظتی احتفامات کے سلسلے میں ہے عدو کا رہتا تھا اور پوئیک بلیک روم میں صرف ایک آدمی موجود تھا اس نے جو زف نے جو ان کی موجودگی کی وجہ سے اپنے ہاں موجودگی کی ضرورت نہ لگی تھی۔ تھوڑی درد بعد کاریف کراہتے ہوئے ہوش میں آگیا۔ اس نے بے اختیار اٹھتے کی کوشش کی لیکن راذ میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسما کر ہی رہ گیا۔ اب اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور نائیگر پر بھی ہوتی تھیں۔

”تم۔ تم تائیگر۔ عمران صاحب۔ یہ سب کیا ہے۔ میں کہاں ہوں۔۔۔ کاریف نے حریت بھرتے چلتے میں کہا۔ کیا تم مجھے بہچاتے ہو۔۔۔ عمران نے کہا۔“ اپ نائیگر کے استوہ میں اور آپ کو پا کیشیا کا اہمیتی غلط رنگ انتخبت کیا جاتا ہے۔ میں دوبار آپ کو سپرنٹلر فیاض کے ساتھ ہو تل شریار میں دیکھ چکا ہوں لیکن یہ سب کیا ہے۔ یہ کون ہی جگہ ہے اور مجھے کیوں راذ میں جکڑا گیا ہے۔۔۔ کاریف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”سنو کاریف۔ اگر تم مجھے جانتے ہو تو پھر یہ بھی جانتے ہو گے کہ

رپورٹ دو گے۔۔۔ عمران نے بلیک روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ ہمایہ جو انہیطے سے موجود تھا جس نے عمران کو حلاں کیا۔ پاس۔ روزی راسکل سے سیری بات ڈاگ جانس کے سلسلے میں ہوتی تھی۔ کاریف کے بارے میں نہیں۔ ویسے میں نے ہمایہ سے روزی راسکل کو فون کر کے کہ دیا ہے کہ پوئیک آپ نے بھی اس کام کے لئے مجھے حکم دیا ہے اس نے اب یہ کام آپ کا ہو چکا ہے۔ اب روزی راسکل کو کوئی رپورٹ نہیں مل سکت۔۔۔ نائیگر نے کہا تو عمران ہو اس دوران ایک کریپر بیٹھے چا تھا۔ نے نائیگر کو بھی ساقتوں والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر دیا جبکہ ہو اتنا عمران کی کرسی کے عقب میں کھوا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ میں خود اس روزی راسکل سے معلوم کر لوں گا کہ اس کا اس بیجیدہ گھیل میں کیا رہا ہے۔۔۔ جبکہ اس کاریف سے مدد پا تیں ہو جائیں۔ اسے ہوش میں لے آؤ ہو انا۔۔۔ عمران نے بات کرتے ہوئے آفر میں ہو انا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں ماسٹر۔۔۔ جو انا نے کہا اور پھر جیب سے ایک لمبی گردن والی بو تل کال کر دہ سامنے کریپر راذ میں جکڑے ہوئے ایک بمحاری جسم کے آدمی کی طرف بڑھ گیا ہے کاریف کہا جا رہا تھا۔ نائیگر نے لیتیا اسے جبکہ ہی بتا دیا تھا کہ کاریف کو کس گھیس سے ہوش کیا گیا ہے۔ جو انا نے کاریف کے قریب بیٹھ کر بو تل کا ڈھکن کھولا اور بو تل کا دہانہ کاریف کی ناک سے لگا دیا۔ مسند لھوں بعد

میں کسی چھوٹے کام میں ہاتھ نہیں دالتا اور تم تو ویسے بھی بہت چھوٹی پھیلی ہو اس نے تم جو عجائب سب کچھ بتا دو تو جھیں زندہ و ایس بھگوایا جا سکتا ہے درست یہ دیو جو مری کری کے عقب میں کھڑا ہے ایک لمحے میں فہاری ساری بذیان توڑ کر جہارے حلق سے سب کچھ انکو اٹے گا۔ اس کے بعد جماری لاش بر قبیل بھٹی میں ڈال دی جائے گی اور تم ہمیشہ کے لئے اس صفو ہستی سے غائب ہو جاؤ گے۔ عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ کاریف نے ہے اختیار اس طرح جھوپھری لی بسیے اس کے جسم میں سردی کی تیز ہری دوڑ گئی ہو۔ میں تو ما جھوکے درے پر حماہبہان کسے ہٹا گیا۔..... کاریف نے ہوش بجا تے ہوئے کہا۔

جہاری دوست نے مجھے بتایا کہ تم راج کوٹ ما جھوکے پاس گئے ہو۔ میں دیاں ہاتھا تو میں نے ما جھوکے درے پر بے ہوش کر دینے والی لیں فائز کی اور جھیں کار میں ڈال کر بہان لے آیا اور اب جھیں ہوش میں لایا گیا ہے۔..... نائگر نے خضر الملاط میں اسے پس منظر باتے ہوئے کہا۔

ما جھو خود کہاں ہے۔..... کاریف نے پوچھا۔

”وہ وہیں اپنے درے پر بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ خود ہی ہوش میں آجائے گا۔..... نائگر نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ آپ جو پوچھیں گے میں یہ بتا دوں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میں آپ سے لڑنہیں سنکتا اور یہ بھی مجھے معلوم ہے

کہ آپ جو کہتے ہیں ویسا ہی کرتے ہیں۔..... کاریف نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”ڈاگ جانسن کہاں ہے۔..... عمران نے کہا تو کاریف نے اختیار جو نکل پڑا۔  
”ڈاگ جانسن کو ہلاک کر کے اس کی لاش ٹکوئے ٹکوئے کر کے گلو میں پھینک دی گئی ہے۔..... کاریف نے ایک طویل سانس پیٹھے ہوئے کہا۔  
”اس نے سلوایا کے ساتھ دن ڈاکٹر ٹھواٹک کو ہلاک کر کے اس سے ایک اہم فارمولہ حاصل کیا تھا۔ یہ سب کچھ کس کے کہنے پر ہوا اور وہ فارمولہ کہاں ہے۔ سب کچھ تفصیل سے بتا دو۔..... عمران نے کہا تو کاریف پھر لمحے ہوئے پھر بھاربا جیسے فیصلہ د کر پا رہا ہو کہ کچھ بتائے یا الکار کر دے۔ پھر اس نے ہے اختیار ایک طویل سانس لیا۔  
”ٹھیک ہے۔ میں سب کچھ بتاویتا ہوں۔ ما جھو سیر اور دوست ہے۔

اس کے تعلقات کافرستان کے اعلیٰ حکام سے بھی ہیں۔ ما جھو نے مجھے کہا کہ کافرستان کا کوئی بڑا حاکم ڈاگ جانسن کی خدمات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر میں یہ رابطہ کردا ہوں تو مجھے بھی بھاری رقم مل جائے گی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ ڈاگ جانسن سے کس کو فرش کرانا چاہتا ہے کیونکہ ایسا ہے ہو کہ میں نادانشگی میں پاکیشیا کے کسی اہم آدمی کے خلاف کام کر دا لوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ یورپ کے ایک

ملک سلوایا کا ایک ساتھ داں وہاں سے ایک فارمولہ اگر جہاں پا کیشیا آیا ہوا ہے۔ اس کو بلاک کر کے اس سے یہ فارمولہ حاصل کرنا ہے اور پھر یہ فارمولہ سلوایا کے ہی آدمی کو دے دیتا ہے۔ یہ کافرستانی حاکم بھی مذہل ہیں ہیں۔ اصل کام سلوایا کا ہے۔ میں سلوایا کا نام سن کر رضا مند ہو گیا۔ پھر ڈاگ جانسن کو میں نے دس ہزار ڈالر پر رضا مند کر لیا جبکہ ما جھو نے مجھے پچاس ہزار ڈالر دیتے تھے۔ اس کا خیال تھا کہ ڈاگ جانسن کو جائیں ہزار ڈالر دے کر بیاتی دس ہزار ڈالر میں اپنے پاس رکھ لوں گا میکن ڈاگ جانسن ان دونوں کافی عرصہ سے بے کار تھا اس نے وہ دس ہزار ڈالر پر ہی رضا مند ہو گیا اور پھر ڈاگ جانسن نے کام کر دیا اور ڈاکٹر خواں سے کوئی فارمولہ ہو کر مانگکر فلم کی صورت میں تھا لے کر ما جھو کے ہتھے ہوئے اپنے رہیں پر سلوایا کے آدمی سے ملنے جلا گیا میکن پھر وہ غائب ہو گیا۔ میں نے اسے بے حد تکاش کیا میکن جب وہ کہیں دستیاب نہ ہوا تو میں ما جھو کے پاس گیا تاکہ اس سے معلوم کروں کیونکہ ڈاگ جانسن بے حد ہوشیار اور بیرون کا آدمی تھا۔ اس کا اس طرح غائب ہو جانا سچے لئے ہے حد حریت کا باعث تھا۔ ما جھو بھی جب میں نے دباؤ دالتا تو ما جھو نے مجھے بتایا کہ جس آدمی کو ڈاگ جانسن فارمولہ دیتے گیا تھا اس سے اس نے مزید بھاری رقم طلب کی تو اسے بلاک کر کے اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے گز میں ڈال دیتے گئے ہیں کیونکہ ڈاگ جانسن صاحب دے کی خلاف در زمی کر رہا تھا اور یہ بات سارے صالحے

کو ملکوک جا رہی تھی۔ مجھے ما جھو نے بھی بتایا تھا۔ کاریف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس حاکم کا کیا نام ہے جس نے ما جھو سے رابطہ کیا تھا۔“ عمران نے پوچھا۔

”میں نے ما جھو سے پوچھا تھا میکن ما جھو بات نال گا۔ ابھی تم بتائیں کہ ہی رہے تھے کہ اچانک میری ناک سے تامانوسی ہو گکرائی اور پھر میرا ذہن تاریک ہو گیا اور اب مجھے مہاں اوش آیا ہے۔“ کاریف نے کہا تو عمران اس کے لئے سے ہی بکھر گیا کہ جو کچھ وہ جانتا تھا وہ سب بھیتے ہی بتا چکا ہے۔

”ناٹیگر۔ تم جاؤ اور اس ما جھو کو اٹھا کر جہاں لے آؤ۔ اصل اہم آدمی یہ کاریف نہیں ہے بلکہ ما جھو ہے۔“ عمران نے کہا۔

”میں پاس۔ میکن اس کا سیا کرنا ہے۔“ ناٹیگر نے انتہی ہوئے کہا۔

”اس کا فیصلہ ما جھو سے پوچھ چکے بعد کریں گے۔ فی الحال ہوا تا اسے ہاں آف کر دے گا۔“ عمران نے کہا اور مژ کر جو ورنی دروازے کی طرف ہڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں ٹھیک موجود تھیں۔ کافرستان کا تعلق اس فارمولے سے نکل آئے کی بات نے اسے منتظر کر دیا تھا۔ اب تک وہ بھی سمجھ رہا تھا کہ یہ معاملہ سلوایا کا ہے میکن اب کافرستان اس میں ملوٹ ہو گی تھا اور عمران جانتا تھا کہ کافرستان کا ملوٹ ہوتا تھا نپا کیشیا کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔

کاریف نے مجھے بتایا تھا کہ ماجبو بہت بڑا بد محاشر ہے۔ اس کے  
کافرستان کے بڑے بڑے حاکموں سے اہمی قرعی تعلقات ہیں۔  
میگی نے جدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔  
“قاہر ہے وہ اسکر ہے تو اسمگروں کے تعلقات تو ہوتے ہی  
ہیں۔..... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

کاریف نے مجھے بتایا تھا کہ ماجبو بہت خطرناک آدمی ہے۔  
کافرستان کے بڑے بڑے حاکموں سے مل کر پاکیشیا کے راز پڑاتا ہے  
میں۔ کاریف نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ ماجبو کے کئی آدمی عہان  
پاکیشیا میں سرکاری رازوں کا سراغ لگاتے رہتے ہیں اور کافرستان  
اٹھائیں پہنچاتے رہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ماجبو نے ان ڈالروں  
کی وجہ سے کاریف کو قاتب کرایا ہے اور اب وہ جہاد پڑا ہے کہ  
وہ ہوش ہو گیا تھا اور کاریف قاتب ہے۔..... میگی نے کہا۔

کیا تم جب بول رہی ہو یا صرف کاریف کو بچالے کے لئے جھوٹ  
بول رہی ہو کہ ماجبو بہان پاکیشیا کے سرکاری راز پڑاتا ہے۔ روزی  
راسکل نے ہونٹ بجاتے ہوئے کہا۔

مجھے میرے سرکی قسم میں ساحب ہے۔ میں بھی بول رہی ہوں۔  
میگی نے عورتوں کے مخصوص انداز میں اپنا ایک ہاتھ اپنے سر رکھ  
کر قسم کھاتے ہوئے کہا۔  
کیا تم کاریف کے ساتھ کبھی راج کوت گئی ہو۔..... روزی  
راسکل نے اہمی سخنیوں مجھے میں کہا۔

روزی راسکل اپنے آپس میں موجود سیج کے یہیچے سے اٹھ کر ہر دنی  
درود اسے کے قریب پہنچنی ہی تھی کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا  
اور دوسرے لئے تیزی سے اندر آتی ہوئی میگی اس سے نکلا گئی۔  
کیا ہوا چیزیں۔ کیا پاکل کئے جہار انجیخا کر رہے ہیں۔ روزی  
راسکل نے اہمی فحشیے لئے میں میگی کو ایک طرف دھکیلنے ہوئے  
کہا۔

میں۔ سوری میں۔ دو۔ وہ میں بتانے آئی تھی کہ کاریف  
نے مجھے بتایا تھا کہ معاملہ بہت باتی کلاس کا ہے اور اس نے اس  
محاطے میں لاکھوں ڈالروں میں معاوضہ وصول کیا ہے اور اس نے  
بتایا تھا کہ یہ معاوضہ اسے ماجبو کی وجہ سے ملا ہے۔ اب ماجبو کہہ رہا  
ہے کہ بے ہوش کر کے کاریف کو اٹھایا گیا ہے تو یقیناً وہ غلط کہہ  
رہا ہو گا۔ وہ کاریف سے یہ معاوضہ واپس لینا چاہتا ہو گا کیونکہ

۔ نہیں مس صاحبہ ۔ جیس وہاں کبھی نہیں گئی ۔ کارلیف جاتا رہتا  
ہے ۔ ..... سکنے کہا۔

۔ تھیک ہے ۔ پوونکہ تم نے اپنے سری قسم کھائی ہے اس نے  
مجھے یقین آگیا ہے کہ تم جھوٹ نہیں بول رہی اور ہو کچھ تم نے بتایا  
ہے اس حادث سے واقعی معاملات انتہائی خطرناک ہیں اور اصل آدمی  
ما جھو ہے کارلیف نہیں ۔ اب میں خود ہی اس کے حق سے سب کچھ  
انجھاؤں گی ۔ تم جاؤ ۔ ..... روزی راسکل نے تیز لمحے میں کہا اور میگی  
سرپلاٹی ہوئی واپس مل گئی تو روزی راسکل نے آفس سے باہر آکر  
آفس کو بند کر کے لاک کیا اور پھر تیز قدم اٹھا کی دیسی صبوں کی  
طرف پڑھنی پلی گئی ۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تین رفتاری سے اس  
سڑک پر روزی پلی بارہی تھی جس کا اختتام راج کوٹ پر ہوا تھا  
کیونکہ اس کے بعد کافر سان کی سرحد شروع ہو جاتی تھی ۔ لکھنؤں پر ہے  
گھنٹے کی سلسلہ اور تیز درائیونگ کے بعد وہ راج کوٹ میں داخل  
ہو چکی تھی ۔ بظاہر یہ عام سا قصہ تھا ۔ یہ اور بات تھی کہ عام  
قصبوں سے قدرے پڑا قصہ تھا ۔ اس کی آبادی کافی دور تک پھیلی  
ہوئی تھی سہمان کے بھیانکی مکانات بھی کثیر تعداد میں تھے اور بہت  
اور دو منزلہ مکانات اور جویلیاں بھی موجود تھیں ۔ روزی راسکل  
آہست آہست کارپلاٹی ہوئی آگے بڑھی تو اسے ایک آدمی سائیکل پر آتا  
دکھائی دیا ۔ روزی راسکل نے کارکی کارکی سے ہاتھ باہر نکال کر اسے  
رکنے کا اشارہ کیا اور خود بھی کار اس کے قریب روک لی اور وہ آدمی جو

خالصہ بھائی بیاس میں تھا جدی سے سائیکل سے بیچھے آیا ۔ اس  
کے پھرے پر حریت کے ساتھ ساتھ مرغوبیت کے آثار نیاں  
تھے ۔

۔ بھی سیم صاحبہ ۔ ..... اس آدمی نے قدرے بو کھلاتے ہوئے بیچھے  
میں کہا۔

۔ ما جھو کا فردہ کہا ہے ۔ ..... روزی راسکل نے کہا۔

۔ دائیں ہاتھ کو مڑ جائیں ۔ آگے دور سے ہی آپ کو ایک بڑی بند  
خوبی لکھائے گی جس کے اور اتنا ہوا عتاب پڑا ہوا ہے ۔ وہ ما جھو کا  
فردہ ہے سیم صاحبہ ۔ لیکن یہ ہتا دوس کہ ما جھو ہے حد طفراں کا آدمی  
ہے ۔ ..... بھائی نے کہا ۔ آخری اتفاق پر اس کا پھر رازدارانہ سا ہو گیا  
تھا ۔

۔ مجھے حلم ہے ۔ جھارا ٹکری ۔ ..... روزی راسکل نے کہا اور  
اس کے ساتھ ہی ایک جھنگی سے اس نے کار آگے بڑھا دی ۔ پھر  
دائیں ہاتھ مڑ کر وہ تھوڑا سا ہی آگے بڑھی تھی کہ اسے دور سے الٹے  
ہوئے عتاب کا نشان لکھا گیا ۔ خوبی خاصی بڑی تھی اور اس کا لکھوی  
کا بہت بڑا ہزاری سائز کا چھانک بند تھا ۔ چھانک کے پایہر کوئی آدمی  
موجود نہ تھا ۔ روزی راسکل نے کار پچھاٹ کے قریب روکی اور پھر  
ڈیس بورڈ کھوں کر اس نے اندر رکھا ہوا ایک مشین پیش نکالا اور  
اس کا میگزین پھیک کر کے اس نے اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں  
ڈال لیا ۔ اس نے جیزیز کی پیٹ اور جیزیز کی ہی جیکٹ ہمیں ہوئی تھی ۔

"جی کافر سان کی سرحد کے اندر گاؤں ہے۔ وہاں کا سردار دلیر  
سنگھ سردار سما جھو کا بڑا گہرا دوست ہے۔ دلیر سنگھ بھی ہبھاں آتا رہتا  
ہے۔"..... کاٹونے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
"کہ گلیا ہے ما جھو۔" روزی راسکل نے پوچھا۔  
"دو گھنٹے تو ہو گئے ہیں۔"..... کاٹونے جواب دیا۔  
"کیا تم نے وہ گاؤں دیکھا ہوا ہے۔"..... روزی راسکل نے  
پوچھا۔  
"جی ہاں۔ ہمارا تو وہاں آنا پانا لگا رہتا ہے جی۔"..... کاٹونے  
سکرتا تے ہوئے جواب دیا۔  
"یہ شوکار میں اور مجھے وہاں لے چل۔"..... روزی راسکل نے کہا۔  
"نہیں جی۔" میں اس طرح نہیں جا سکتا۔ سردار سے پوچھے بغیر  
میں کیسے جا سکتا ہوں۔"..... کاٹونے جواب دیا تو روزی راسکل نے  
جب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ایک بڑی مایت کا نوت تھال کر اس نے  
کاٹو کے ہاتھ پر رکھ دیا۔  
"تم صرف دور سے مجھے وہ گاؤں اور اس دلیر سنگھ کی جویں دکھا کر  
وہاں آجائنا کسی کو پتہ بھی نہیں چلتے گا۔"..... روزی راسکل نے کہا۔  
"آپ سردار کو میرا نام تو نہیں بتائیں گی۔"..... کاٹونے نوٹ  
جلدی سے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔  
"نہیں۔" بخوبی۔ وقت نماعِ مت کرو۔"..... روزی راسکل نے  
کہا تو کاٹو جلدی سے سائیڈ سیٹ پر بینٹ گیا۔ روزی راسکل بھی

ہس نے کار سے نیچے اتر کر کار کا دروازہ بند کیا اور مزکر بدیے پھانک  
کی طرف بڑھی جس کی ایک سائیڈ میں ایک کھوکھی تھی۔ کاڑی کی  
آواز سن کر ایک لمبے قدر اور بھاری جسم کا دھماقی آدمی دروازے کی  
سائیڈ کھڑکی سے باہر آگیا۔ اس کی بینی بڑی موجھیں نیچے کی طرف  
لکھی ہوئی تھیں۔ روزی راسکل کو دیکھ کر اس کے بھرے پر حیرت  
کے ہمہرات ابراہ آئے۔ وہ اس طرح روزی راسکل کو اور سے نیچے اور  
نیچے سے اور دیکھ رہا تھا جیسے وہ کسی بجوبے کو دیکھ رہا۔  
کیا بات ہے۔ کیا زندگی میں بھتے تم نے کبھی کسی عورت کو  
نہیں دیکھا۔"..... روزی راسکل نے ٹراٹے ہوئے نیچے میں کہا۔  
"وو۔ وو۔" دراصل۔ "م۔" جس حیران ہو رہا تھا۔ آپ نے  
مردوں والا بیاس ہبھا ہوا ہے۔"..... روزی راسکل کے ٹراٹے پر  
دھماقی نے مزید بوکھلائے ہوئے نیچے میں کہا۔  
"ما جھو کہاں ہے۔" اے جا کر بیڑا کے دار الحکومت سے روزی  
راسکل آئی ہے۔"..... روزی راسکل نے ٹھنڈے نیچے میں کہا۔  
"سردار تو کافر سانی گاؤں کرشن پور گیا ہوا ہے۔" دو گھنٹے بھتے گیا  
ہے اور شاید وہ آٹھے کافر سان کے اندر رہ گئے اور ٹھاپیدے اسے وہاںی  
میں ایک بفتگ جائے۔"..... اس آدمی نے جواب دیا۔  
"چہار اکیا نام ہے۔"..... روزی راسکل نے پوچھا۔  
"جی میرا نام کاٹو ہے۔"..... اس آدمی نے جواب دیا۔  
"کہاں ہے یہ کرشن پور۔"..... روزی راسکل نے پوچھا۔

ڈرائیور نگ سیت پر بیٹھے گئی اور پھر کا لوک رہنمائی میں وہ کافر سان کی کر سرحد میں داخل ہو گئی۔ گواہے کچے بیگ سالگ رہا تھا کیونکہ وہ بغیر دینے اور پاسپورٹ کے ایک غیر ملک میں داخل ہو گئی تھی لیکن جہاں کا ماحول ایسا تھا کہ جہاں آنے والے کو دو طبقہ طبقہ ملکوں کا احساس ہوتا۔ سہماں کمیت تھے اور درمیان میں کبی سڑک تھی جو بن کھاتی ہوئی آگے بڑھی پہلی جاری تھی اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیور نگ کے بعد ایک اور گاؤں کے آثار نظر آنے لگ گئے۔ یہ کرشن پور ہے سیم صاحب۔ وہ سامنے ہو اونچی سی سفید رنگ کی جویلی ہے وہ سروار دلیر سلطنت کی ہے۔ اپنے جگہ سہماں اتار دیں۔ میں واپس چلا جاؤں گا۔ کا لوٹے کہا تو روزی راسکل نے کار روک کر اسے پہنچے اتار دیا۔

کیا ہیول واپس جاؤ گے۔ روزی راسکل نے قدرے حرمت بھرے لے گئی۔

”جی ہاں۔ ہمارے لئے تو یہ معمولی بات ہے جی۔“ کا لوٹے گہا اور ہاتھ انعام کر لام کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم انعاماً ہوا واپس جانے لگا تو روزی راسکل نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی در بعد وہ اس سفید رنگ کی جویلی کے گیت کے سامنے پہنچ گئی۔ جویلی کا بڑا سا پھانگ کھلا ہوا تھا۔ روزی راسکل کا اندر لے گئی۔ جہاں بڑی سی جویلی میں چار پانیاں پہنچیں ہوئی تھیں جن میں سے دو چار پانیوں پر چار آدمی پہنچے ہوئے تھے۔ وہ حرمت بھری نظر وہ مذکور روزی راسکل سے

کی کار کو دیکھنے لگے۔ روزی راسکل نے کار ایک طرف روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے آتی تو دیاں موجود سب توگ ہے اختیار چار پانیوں سے اتر کر کھوئے ہو گئے۔ یہ چار آدمی تھے۔ ایسے قدر اور مخفیتوں جسموں کے مالک تھے۔ ان میں سے ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔

”تم کون ہو اور کیوں پاکیشیا سے جہاں آئی ہو۔“..... اس آدمی نے قدرے حرمت لے گئے میں روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں تیز پیک ابھر آئی تھی۔

”جہیں کہے معلوم ہوا کہ میں پاکیشیا سے آئی ہوں۔“ روزی راسکل نے حرمت بھرے لے گئے میں کہا۔

”چادری کار کا نمبر بتا رہا ہے۔“..... اس آدمی نے جواب دیا تو روزی راسکل نے اختیار ایک طویل سانس لے کر پھنس چکی۔

”تم تو نام سے ہو شیار آدمی ہو۔ کیا نام ہے جہارا۔“..... روزی راسکل نے پوچھا۔

”میرا نام راجھدر ہے۔“ تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیوں جہاں آئی ہو۔..... راجھدر کا بیڑہ بیٹلے سے زیادہ حرمت ہو گیا لیکن دوسرے لئے

چٹاخ کی تیز آواز کے ساتھ ہی راجھدر اچھل کر ایک طرف ہٹا۔ روزی راسکل کا بازو گھوما تھا اور اس کا بھر بور تھوڑا راجھدر کے گال پر پڑا تھا۔

”خڑو اور۔“ اگر آئندہ اس لئے میں مجھ سے بات کی تو گوئی مار دوں گی۔ کچھے۔ اسے صرف ہنکا سا سین کھانا۔ میرا نام روزی راسکل ہے۔

ما جھوپھیاں ہو گا۔ میں اس سے ملتے آئی ہوں۔ ..... روزی راسکل نے  
خالے عصیلے لئے میں کہا  
” تم۔ تم نے مجھے تمپارا ہے۔ مجھے۔ ..... راجحدر نے ہو گاں پر  
ہاتھ رکھ کر کھا چاٹنے والی لنفروں سے روزی راسکل کو دیکھ دیا تھا،  
ڑاتے ہوئے لجے میں کہا۔ چار پانچوں کے قریب موجود تینوں افراد سے کما جن میں سے دو کے  
ہاتھوں میں پھل نظر آ رہے تھے۔

” میں تمہیں گولی بھی مار سکتی ہوں۔ اگر تم نے دوبارہ مجھ سے  
ایسی توہین آسی رہے میں بات کی تو۔ ..... روزی راسکل نے فٹے سے  
چینچتے ہوئے کہا یہ دوسرے لئے جس طرح بعد سپرٹک سکھتا ہے اس  
طرح راجحدر اپنی جگہ سے اچھلا اور کسی بھوکے مقاب کی طرح روزی  
راسکل پر تھیٹا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ روزی راسکل کو پکل کر  
رکھ دے گا یہ دوسرے لئے وہ صرف ایک دھماکے سے کار سے چا  
نکرا یا بلکہ جھختا ہوا پاٹ کر لیجے گرا اور پھر جلد لئے پھر کنکے کے بعد  
ساکت ہو گیا۔ یہ سب کچھ روزی راسکل کا کیا درہ اتحا۔ وہ راجحدر  
کے حملہ کرتے ہی بھلی کی سی تیزی سے صرف ایک طرف ہی تھی  
اور اس کے اچانک بٹتے کی وجہ سے راجحدر کا جسم جیسے ہی آگے بڑھا  
اس کا بازو بھلی کی سی تیزی سے گھونا اور اس کی ہاتھیلی کی سائیڈ پوری  
قوت سے راجحدر کی گردن پر چڑی اور اس کے ساتھ ہی راجحدر جھختا  
ہوا۔ صرف کار سے جا نکرا یا بلکہ روزی راسکل کی ایک ہی بھرپور  
ہرب نے اس کی گردن توڑ دی تھی۔ ہمیں وجد تھی کہ وہ کار سے نکلا

کر لیجے گرا اور پھر جلد لھوں بعد ہی ساکت ہو گیا۔ لیکن اسی لمحے روذی  
راسکل نے بھلی کی سی تیزی سے جیب سے عصین پھل نکال لیا۔  
” خبردار۔ پھل پھینک دو ورنہ۔ ..... روزی راسکل نے چیخ کر  
چار پانچوں کے قریب موجود تینوں افراد سے کما جن میں سے دو کے  
ہاتھوں میں پھل نظر آ رہے تھے۔

” یہ کیا ہو رہا ہے۔ ..... اچانک پرآمدے کی طرف سے ایک  
دھالاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

” سردار۔ اس گورت نے راجحدر کو مارا ہے۔ ..... ایک آدمی  
نے اپنی آواز میں خواب دیتے ہوئے کہا۔

” میں کہہ رہی ہوں پھل پھینک دو۔ میں تین تک گنوں گی۔  
ایک۔ دو۔ ..... روزی راسکل نے پرآمدے کی طرف دیکھ بخوبی چکٹے  
سے زیادہ اپنی آواز میں چینچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جسمے ہی کتنی  
شروع کی دو نوں آدمیوں نے خاصی تیزی سے ہاتھوں میں موجود پھل  
لیجے گرا دیے۔

” تم کون ہو اور یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ..... اسی لمحے وہی دھالاتی  
ہوئی آواز قریب سے سنائی دی۔ اب روزی راسکل نے اس طرف  
نکریں اٹھا کر دیکھا تو وہ دو آدمی تھے جن میں سے ایک تویی ہیکل  
آدمی سکھ تھا جس کے سر سکھوں کی مخصوص پگڑی بندھی ہوئی تھی  
اس کی دلائلی بھی خاصی بڑی ہوئی تھی اور موجود تھیں بھی بڑی بڑی  
تھیں۔ اس نے جیزی کی پیٹت اور سیاہ رنگ کی جیکٹ ہیجنی ہوئی تھی

دارالحکومت میں کلب ہے..... ما جھو نے روزی راسکل کا تھارف  
کرتے ہوئے کہا۔

” تم نے راجحدر کو بھاک کر دیا ہے یا ہے بھاش ہے ..... دلیر  
سکھ نے اس پار پر اور اسٹ راسکل سے محاطب ہو کر کہا۔  
اس کا بچہ خاصاً سخت اور کھر د راجھا۔

” اس نے بھوپر جلد کر دیا تھا اس نے اسے میں نے سموی سی سڑا  
دی ہے۔ صرف گرون توڑ دی ہے ورنہ میں اس کے جسم کی ایک  
ایک بڑی توڑ دیتی اور سنو۔ اب اگر دوبارہ تم نے اس لئے میں بھ  
سے بات کی تو پھر تمہارا مختار راجحدر سے بھی زیادہ غیر تھاک ہو گا۔  
میرا تمام روزی راسکل ہے اور میں ایسے لئے کی عادی نہیں ہوں اور یہ  
بھی سن لو کر مجھے تم سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ میں ما جھو سے بھد  
باتیں کرنے آئی ہوں اور ہیں۔ ..... روزی راسکل نے تیز تنی لمحے میں  
کہا تو دلیر سکھ کے ہھرے پر بھد لگوں کے لئے حرمت کے گھر ات  
اپھرے یہیں پھر اس نے بے اختیار ایک طویل سائنس یا۔

” تم واقعی بیجی دار حورت ہو اور ہم بھی داروں کی قدر کرتے ہیں۔  
تم ہماری مہمان ہو۔ آؤ اندر چل کر بیٹھنے ہیں۔ ..... اس پار دلیر  
سکھ کا بچہ بے حد نرم اور دوستاد تھا۔

” نہیں ٹھکریے۔ میں ہمباں بیٹھنے نہیں آئی۔ مجھے ما جھو سے کام ہے  
اور ما جھو تم سیری کا رہیں چل۔ میں تھیں تمہارے گاؤں ہمچا دوں گی  
اور راستے میں ہم باہمیں بھی کر لیں گے۔ ..... روزی راسکل نے کہا۔

جبکہ اس کے ساتھ دوسرا آدمی بھی خاصاً متمند اور بھاری جسم کا تھا  
یعنی اس کے انداز سے پھرتی اور تیزی نہیاں تھی۔ اس نے بھی جیز  
کی پینٹ اور براون رنگ کی لیدر جیکٹ ہٹھی ہوئی تھی۔ اس کی بھی  
بھی بڑی موہنیں تھیں اور اس نے سر کپڑے کی توپی رنگی ہوئی  
تھی۔ وہ دونوں تیزی سے ہر آمدے سے از کر ان کی طرف بڑھ رہے  
تھے۔

” میرا نام روزی راسکل ہے۔ میں ما جھو سے ملنے آئی ہوں۔  
روزی راسکل نے بڑے اطمینان بھرے لمحے میں کہا تو پر اون جیکٹ  
والا ہے اختیار اچھل پڑا۔

” ادو۔ ادو۔ تم وہی ہو جس نے مجھے فون کیا تھا۔ ..... اس آدمی  
نے کہا۔

” تم۔ تم نے مجھے فون پر کہا تھا کہ تم میرے کلب میں دو بار آ  
پکے ہو جبکہ اب تم نے مجھے ہمچا ناہی نہیں۔ ..... روزی راسکل نے  
منہ بناتے ہوئے کہا۔

” میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم ہمباں بھی آسکن ہو اس نے  
میں فوری طور پر جھیں نہیں ہچان سکا یہیں تم ہمباں کے آ  
گئی۔ ..... اس آدمی نے جو ما جھو تھا، حرمت بھرے لمحے میں کہا۔

” یہ کون ہے ما جھو۔ ..... اس سکھ نے جو تیغنا دلیر سکھ تھا، ما جھو  
سے محاطب ہو کر پوچھا۔

” یہ روزی راسکل ہے۔ لا اُنی بھراں کی ماہر۔ اس کا پا کیشیا کے

سکھ نے سکراتے ہوئے کہا اور تیر تیز قم المعاشر کرے سے باہر چلا گیا۔

• تم نے دلیر سکھ کا آدمی مار کر اچھا نہیں کیا۔ دلیر سکھ اس محاطے میں ہے حد انتقام پسند آدمی ہے۔..... ما جھوئے کہا۔

• ایسے لکھی پھر مرتے ہی بہتے ہیں ہو خود دوسروں پر چمد کرنے میں ہبھل کرتے ہیں۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم نے کافستان کے کس آدمی کے کھنکہ پر کاریب کے ذریعے ڈاگ چانس کو ہلاک کیا تھا۔ روزی راسکل نے کہا تو ما جھوئے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے بھرے پر حریت کے تاثرات ابراہ آئئے تھے۔

• ”تم کیا کہہ رہی ہو۔ جہاد ان باتوں سے کیا تعلق اور سنو۔ میں ایسی باتوں کا ہوا پ نہیں دیا کرتا۔ اب تم جا سکتی ہو۔۔۔ ما جھوئے بلکہ احتیائی خصلے مجھے میں کہا۔

• میں بغیر پوچھے نہیں جاؤں گی ما جھوئے اس لئے بہتر ہے کہ تم اپنی ثوٹ پھوٹ کر اے بغیر سب کچھ بتاؤ۔۔۔۔ روزی راسکل کا بچہ اس سے بھی زیادہ خفت تھا۔

• میں بتائیا ہوں۔ مجھے معلوم ہے۔۔۔۔ اپاٹک دلیر سکھ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے ہونک کر اسے دیکھا ہی تھا کہ اس نے پاٹھ جھنکا تو ایک کیپوول تھیک روزی راسکل کے سامنے فرش پر گر کر ثوٹ گیا اور روزی راسکل کو یوں عمومی ۱۶ جسمی کسی نے اپاٹک اس کے سر اور بھرے پر سیاہ چادر ڈال دی۔

”موری مس روزی راسکل۔۔۔۔ ہماری روایت کے خلاف ہے کہ ہمہن اور واڑے سے ہی واپس لوٹ جاتے۔ آؤ اختر۔ میں زیادہ نہ نہیں روکوں گا۔۔۔۔ دلیر سکھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ۱۷ چار پائیوں کے قرب بکھرے اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو گیا۔ راجحدر کی لاش الحاکر نجکانے نگاہو۔۔۔۔ اس نے کہا اور واپس ہرگیا۔

• آؤ پلچر۔ درو نہیں۔ جب میں نے جسیں ہمہن کہہ دیا ہے تو پھر تم ہمہن ہی ہو۔۔۔۔ دلیر سکھ نے مذکر روزی راسکل سے کہا۔

• میں اور تم سے دروں کی۔ آندھہ یہ الفاظ نہ کہنا۔ میرا نام روزی راسکل ہے۔ میں ۲۱ نئے خدا کے اور کسی سے نہیں درتی۔۔۔۔ روزی راسکل نے خصلے مجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پہ آمدے کی طرف چڑھتی چلی گئی۔ دلیر سکھ اور ما جھوئے آگے آگے تھے۔ پھر وہ تینوں ایک پڑے کرے میں ملکی گئے جہاں میر اور کریمان موجود تھیں۔

• بیٹھو۔ میں جہارے لئے شراب لے آتا ہوں۔ میرے پاس بڑی قیمتی شرابوں کا سٹاک ہے۔۔۔۔ دلیر سکھ نے کہا۔

• میں شراب نہیں پیا کرتی اور دوسری بات یہ کہ میں کچھ نہیں دیوں گی۔ البتہ تم مجھے ما جھوئے بحد باہمی علیحدگی میں کرنے کا موقع دو تو جہارا لٹکریے۔۔۔۔ روزی راسکل نے ساتھ مجھے میں کہا۔

• تھیک ہے۔ میں چلا جاتا ہوں۔ تم ما جھوئے باہمیں کر لو۔۔۔۔ دلیر

ہو اور پھر جس طرح گھب اندر سے میں روشنی پھیلتی ہے اس طرح اس کے دہن میں بھی روشنی کی کرنیں ابھریں اور پھر آہست آہست روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار انتہی کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسرا کر رہ گئی کیونکہ اس کا جسم کری ہے ری سے ہنڑا ہوا تھا۔ اس نے بے اختیار ہوتے پھیلتے۔ وہ ایک اور بڑے کرے میں تھی۔ کرے میں مشین گنوں سے سچ دو افراد دروازے کے قریب کوئے تھے اور اسے اس انداز میں دیکھ رہے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی مجھ پر۔ جس کری پر روزی راسکل بندھی یعنی تھی اس کے سامنے کہہ فاسٹے پر دو کرسیاں موجود تھیں۔ روزی راسکل نے ری کو چھپ کیا ری صرف اس کے بالدوں اور اور دالے جسم کے گرد بندھی ہوئی تھی۔ اس کی دونوں ٹانگیں آزاد تھیں۔ پھر اس سے چٹے کہ روزی راسکل اس بارے میں پچھہ سچتی کرے کا دروازہ کھلا اور دسرے سانگھ اور ما جھو دو نوں کے بھروں پر سکر اہٹ تھی سو وہ دونوں سامنے ملو ہو دی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

ستور روزی راسکل۔ تم اب تک ہر قسم کے عذاب سے اس نے بھی ہوئی ہو کہ تم نے ایک ایسی بات کی تھی جس کے بارے میں تفصیل معلوم کرتا ہر دوسری تھی وہ شاید اب تک تمہارے ساتھ تھا کچھ ہو چکا ہوتا جس کا تصور بھی تمہارے نے صرف تاک ہوتا اور اب

بھی تمہاری بجت اسی میں ہے کہ تم اس بارے میں سب کچھ جمع  
باتا دو۔..... دلیر سنگھ نے روزی راسکل سے مناہب ہو کر کہا جبکہ  
ما جھو ہو ست۔ بھیج خاموش ہنخا ہوا تھا۔  
کیا پوچھنا چاہئتے ہو تم۔..... روزی راسکل نے غصیلے لفجے میں  
کہا۔

بھی کہ تم نے ما جھو سے بوجھ پوچھا ہے اس کا پس منظر کیا ہے  
تم کون ہو اور کس لئے ہبھاں آئی ہو اور چہارا تعلق کس سے  
ہے۔..... دلیر سنگھ نے کہا۔

تم سے تو سیرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تو ما جھو سے بات  
کرنے آئی ہوں اور یہ سن لو کہ اب تمہیں میرے ہاتھوں مرنے سے  
کوئی نہیں بچا سکتا۔ میں دھوکے بالدوں کی گرد تین تو زدیا کرتی ہوں  
تم نے دھوکے سے چھپے قابو کیا ہے۔ اگر تم مرد ہو تو تھے وہیے پہنچ  
کر کے بھوکے سے ٹریپتے یہیں تم تو عورتوں سے بھی بدتر ہو۔۔۔ روزی  
راسکل نے بڑے ہے خوف لفجے میں کہا تو دلیر سنگھ اور ما جھو دونوں  
کے بھروں پر حریت بھرے تاثرات ابھر آئے۔

تم شاید ضرورت سے دیا ہو خوش فہم واقع ہوئی اور ہبھاں  
بھارے علاوہ بہت مرد ہو ہیں اور یہ سیست بائیں مرد تمہارے  
اس خوبصورت جسم کو روئے سکتے ہیں۔ تم ہبھاں ہمیشہ کے لئے بھی  
قیدی کی جا سکتی ہو۔ اس حالت میں تمہیں سکوگی ڈمر سکوگی۔۔۔ پھر تم  
اس طرح باتیں کر رہی ہو کہ جیسے ہم تمہاری قید میں ہوں۔۔۔ دلیر

سنگھ نے اہمی طرزی بچے میں کہا تو روزی راسکل بڑے طرزی انداز میں اپنی پری.

”تم اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو مرد کہ رہے ہو۔ تم مرد نہیں ہو۔ خیر کیوں کھو دے ہو۔“ بچے۔ اگر تم مرد ہوتے تو اس انداز میں بچے قید نہ کرتے۔ آپ بھی میرا جملجھ ہے کہ تم اگر واقعی مرد ہو تو بچے آزاد کرو اور اپنے تمام ساتھیوں سمیت میرے مقابل آ جاؤ۔ پھر اگر تم میرے جسم کو ہاتھ بھی لگا جاؤ تو تم ہو چاہو کر لینا میں کوئی احتیاج نہیں کروں گی۔ روزی راسکل نے جملجھ بھرے انداز میں کہا۔

”تم واقعی حد درجہ احقیق ہو۔ بہر حال ہو میں نے پوچھا ہے“  
بیتا۔ ..... دیر سنگھ نے مت بناتے ہوئے کہا۔

”چلو اس بات کو دوسرے انداز میں لے لو۔ جو میں نے پوچھا ہے وہ جیکے تم بتاؤ اور جو تم نے پوچھا ہے وہ میں جیسی تفصیل سے بعد میں بتاؤں گی۔“ روزی راسکل نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ مبتکور ہے۔ میں جیسی بتائیاں ہوں۔ سماجوں کی خدمات میرے ذریعے حاصل کی گئی تھیں اور میں نے یہ کام کافر سان کے سپیشل سیل کے چیف کرشن جگدیش کے لئے کیا تھا۔ دیر سنگھ نے کہا۔

”کیوں۔“ وجہ۔ کرشن جگدیش یا کافر سان کا اس سے کیا تعلق تھا۔ روزی راسکل نے مت بناتے ہوئے کہا۔

”کرشن جگدیش بے حد تیر اور فہیں آدمی ہے۔ اس نے فارمولہ کافر سان کے لئے حاصل کیا ہے اور ساختہ ہی بھاری رقم بھی۔ اس نے لعلی فارمولہ جیکو ائے بھگا دیا ہے اور اصلی فارمولہ اپنے آدمیوں عک ہمچا دیا ہے اور اب اس کے آدمی یہ فارمولہ کافر سان کے ڈیفس سیکرٹی کو بھاری قیمت پر فروخت کر رہے ہیں۔ سودا ہو چکا ہے۔ اس طرح فارمولہ بھی کافر سان واپس آجائے گا اور ساختہ ہی بھاری رقم بھی کرشن جگدیش کے ہاتھ لگ جانے گی۔..... دیر سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”جیسیں اس قدر اندر رونی بات کیسے معلوم ہو سکتی ہے۔“ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دیر سنگھ نے اختیار پیش پڑا۔ ”ہو آدمی یہ سودا کر رہا ہے وہ میرا اگر ادوسٹ ہے۔ اس نے مجھے تفصیل بتائی ہے۔..... دیر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”یہ سپیشل سیل کہاں ہے۔“ روزی راسکل نے پوچھا۔

”کافر سان دارالحکومت میں ہو گا۔“ بچے تریوں تفصیل کا علم نہیں ہے اور اب میں نے جیسی تفصیل بتا دی ہے اب تم بھی جو کہتا ہو۔“ دو۔ ..... دیر سنگھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم جیسے تم ڈیکل اس آدمیوں کو پاکیشیا کے راد نہیں بتائے جا سکتے۔“ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دیر سنگھ ایک جھکے سے اٹھ کر رہا ہوا۔ اس کا چہرہ مخفی کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

تم۔ تم نے۔ یہ کہا ہے تم نے۔ ..... دلیر سنگھ نے مجھے بونے کہا اور اس طرح تیری سے آئے ہو جا بیسے وہ روزی راسکل کا گلا گھونٹ دے گا۔ اس کی آنکھوں سے شکنے تکل رہتے۔

رُک جاؤ دلیر سنگھ۔ میں نے اس سے پوچھا چکر کرنی ہے۔ ما جو نے انتہے ہونے کہا تھا دوسرے لمحے دلیر سنگھ تھا ہوا اچھل کر پشت کے بل عقب میں کھڑے ماجھو سے ٹکرایا اور وہ دونوں کرسی سیت ایک دوسرے کے اور لڑکے ہونے پیچے فرش پر گرے تو دروازے کے قریب کھڑے ان کے دونوں آدمی انہیں انتہے میں مدد دینے کے لئے آگے بڑھے۔ یہ ساری کارروائی روزی راسکل نے کی پوری قوت سے اس کے پیٹ پر ماری تھیں جس سے وہ تھتا ہوا اچھل کر اپنے عقب میں اٹھ کر کھوئے ہوتے ہوئے ما جھ سے جا ٹکرایا تھا جبکہ روزی راسکل خود حرب لگانے کی وجہ سے کری سیت پشت کے بل پیچے فرش پر جا گری تھی اور یہی گرتے ہی اس نے اپنی قلبابازی کھاتی اور اس کے دونوں پر عقب میں دیوار سے ٹکرائے اور ایک بار پھر وہ کرسی سیت میں اس جگہ جا گری جہاں دلیر سنگھ اور ما جھو انتہے کی کوشش کر رہے تھے اور ان کے دونوں آدمی انہیں الحانے کے لئے آگئے چढہ رہے تھے۔ اس بار کرسی فرش سے ٹکرانے کی وجہ سے ثوٹ تھی اور رسیاں (صلی) پر گئی تھیں اور روزی راسکل جس نے یہ سب کچھ دانت کیا تھا، ایک بار پھر اپنی قلبابازی

کھاتی تو کرسی تھوڑا سا اور اٹھ کر پیچے گر گئی اور روزی راسکل اب رسیوں سے آزاد ہو چکی تھی لیکن آزاد ہوتے ہی وہ تھکنی، ہوئی اچھل کر دیوار سے جا ٹکرائی کیونکہ دلیر سنگھ کے ایک آدمی نے اسے ٹھکا کر پھلو پر پھر پورا ہاتھ مارا تھا لیکن دیوار سے ٹکرائے پری روزی راسکل کسی کھلتے ہونے سپرٹگ کی طرح اچھلی اور ایک مشین گن ہو دار سے جا ٹکرائی جو دلیر سنگھ اور ما جھو کے امتحنے کو ہوتے ہوئے کے بعد پیچے ہٹ پا تھا۔ پھر اس سے جھٹکے کہ ۱۰ سنستھے روزی راسکل اس آدمی۔ کہا تھے سے لفٹنے والی مشین گن اچکپ کر عقلي دیوار کے پاس جا کھوئی ہوئی اور دوسرے لمحے رہت رہت کی تھی آزادوں کے ساتھ ہی دلیر سنگھ۔ ما جھو اور ان کے دونوں آدمی بھی انکا اندماز میں پیچے ہوئے پیچے گر کر چھپتے گئے۔ روزی راسکل اس وقت تک ان پر گولیاں ہر ساتھ رہی جب تک کہ ان کے ساکت ہو گئے۔ ان کے ساکت ہوتے ہی اس نے بڑی سرگزی سے انکلی، ہٹانی اور پھر دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف پڑھنے پڑی اور پھر بیسے اس عجیلی پر قیامت ثوٹ پڑی۔ دہاں مختلف کروں میں اور باہر دینے و مردیں گھن میں وہ کے قریب افراد موجود تھے جو سنبلے سے جھٹکے ہی روزی راسکل کی مشین گن کا لٹکا داد بن گئے۔ جس کرے جس اس کو باخونہ کر رکھا گیا تھا وہ ایک ساڑھے پروف تھہ خانہ تھا اس لئے دہاں ہونے والی فائرٹگ کی آوازیں پوری طرح دوسرے کروں اور باہر گھن تک ۔ پہنچی تھیں سہی وجہ تھی کہ پاہر کوئی آدمی ارت د تھا اس نے سب لوگ روزی راسکل کے

ہاتھوں دھیر ہوتے چلے گئے۔ جب روزی راسکل کو یقین ہو گیا کہ اب بہاں اور کوئی آدمی نہیں ہے تو اس نے مشین گن ایک طرف پھینکی اور دوسری ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی درجہ اس کی کار دلیر سٹکس کی حوصلی سے تکل کردا پس پا کیشیا کی سرحد کی طرف چلتے والی سڑک پر دوسری پلی جا رہی تھی۔ روزی راسکل کے ہمراہ پر سرت کے ہائراں نایاں تھے یونہ اس نے ایک را رحلوم کر لیا تھا اور اب وہ سوچ رہی تھی کہ اس رالا کے بارے میں اس کے مزید اقدام کیا ہونے چاہئیں۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑی چلی جا رہی تھی درائیو ٹانگ سیست پر ایک مٹاٹی نوجوان تھا جبکہ مقتی سیست پر ڈیلفس سیل کا اچھا درج کر علی گلڈیش سوت ہٹتے یہاں ہوا تھا۔ وہ لہتے آفس میں موجود تھا کہ ڈیلفس سیکرٹری نے اسے فوراً اپنے آفس میں طلب کر لیا تھا اور وہ اس وقت ڈیلفس سیکرٹری کے آفس جا رہا تھا۔ یہ آفس ایک فوبی چھاؤنی میں تھا۔ تھوڑی درجہ اس گلڈیش کی کار فوبی چھاؤنی میں ایک سائیٹ پر بنی ہوئی عمارات کے برآمدے کے سلسلے جا کر رک گئی۔ عمارات پر کافرستان کا جھنڈا اہر اہر رہا تھا۔ یہ ڈیلفس سیکرٹری کا حصہ آفس تھا۔ پھر تک ڈیلفس سیکرٹری کو فوج، ملٹری اسٹیلی جس اور فوبی دفع کے سلسلے میں ہر وقت حکام سے تحلق رکھتا تھا اس نے ان کا آفس سول سیکرٹریت کی بجائے ایک فوبی چھاؤنی میں تھا۔ کار رکھتے ہی ڈرائیور نے نیچے اتر کر عقبی

اب اس پر کام پر تکب پورہ بہاری علاقت میں قائم شدہ انتہائی خفیہ  
لیبارٹی میں ہو گا۔ جہاڑے سیل نے اس کی دیاں تگرانی اور  
حلاقت کرنی ہے۔..... ڈیپس سیکرٹی نے کہا۔  
”میں سن۔۔۔ کرنل جگدیش نے اسی طرح مودباد لجھے میں  
جواب دیا۔

” یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ جوست نگر کی لیبارٹی سے  
پاکیشیانی سائنس دان واقف ہیں جبکہ پر تکب پورہ بہاری علاقت میں  
قائم لیبارٹی کے بارے میں سوائے کافرستان کے بعد اعلیٰ حکام کے  
اور کوئی نہیں جانتا اس لئے اگر اس فارمولے کی اطلاع کسی طرح  
پاکیشیاںکھ بھی گئی تو وہ پر تکب پورہ والی لیبارٹی کے بارے  
میں کچھ نہیں جان سکیں گے۔..... ڈیپس سیکرٹی نے خود ہی  
وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

” لیکن سر۔۔۔ بھلی بات تو یہ ہے کہ کافرستان خلافی میزانوں کے  
دور میں داخل ہی نہیں ہوا اور دی ہی پاکیشیاں فیلڈ میں موجود ہے۔  
اب اگر اس فارمولے کے ذریعے کافرستان اس فیلڈ میں داخل ہو رہا  
ہے تو پاکیشیا کو تو ظاہر ہے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔۔۔  
کرنل جگدیش نے کہا۔

” ہمیں اطلاعات مل چکی ہیں کہ پاکیشیاں فیلڈ میں بھٹک سے کام  
کر رہا ہے لیکن وہ عام میزاں سازی پر کام کر رہا ہے جبکہ ہم یہ کام  
خصوصی فارمولے کے ذریعے کر رہے ہیں۔ ایسے فارمولے کے

دروازہ کھولا تو کرنل جگدیش نیچے اتر آیا۔ سامنے موجود وہ سچ  
تو ہجیوں نے اسے سلطنت کیا۔ کرنل جگدیش ان کے سلطنت کا جواب  
دیتے ہوئے آگے بڑھا چاگیا۔ ڈیپس سیکرٹی آفس کے دروازے پر  
موجود سکھ فوجیوں نے اسے سلطنت کیا اور پھر ایک نے خود ہی  
دروازہ کھول دیا۔ کرنل جگدیش اندر داخل ہوا تو اس وسیع و عریض  
آفس کی ایک سانچی پر موجود وسیع و عریض آفس نیبل کے پیچے بیٹھے  
ہوئے اور ہیر ہر ڈیپس سیکرٹی نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو  
کرنل جگدیش نے انہیں سلطنت کیا۔  
” بیٹھ کرنل جگدیش۔۔۔ ڈیپس سیکرٹی شری سنگھ نے سبات  
لچھے میں کہا۔

” تمہیں یوسر۔۔۔ کرنل جگدیش نے مودباد لچھے میں کہا اور  
سینگھ کی دوسری طرف موجود کر سیوں میں سے ایک کری پورہ مودباد  
انداز میں بیٹھ گیا۔

” میں نے تمہیں بھٹک بنا کیا تھا کہ ہم خلافی میزاں کا فارمولہ انتہائی  
گراں قیمت پر فرید رہے ہیں اور اس پر کام جوست نگر کی لیبارٹی  
میں، ہو گا۔۔۔ ڈیپس سیکرٹی نے سخت اور سبات لچھے میں کہا۔

” لیکن سر۔۔۔ کرنل جگدیش نے مودباد لچھے میں جواب دیا۔  
” یہ فارمولہ فرید یا گیا ہے اور کافرستان بھی بھی چکا ہے۔۔۔ ہمارے  
سائنس دان اسے ابتدائی طور پر جیک کر رہے ہیں لیکن اب جوست  
نگر والی لیبارٹی میں اس پر کام کرنے کا فیصلہ جدیل کر دیا گیا ہے۔

ذریعے جو پاکیشیا سے ہست آئے کا ہے اس نے اگر حکومت پاکیشیا  
تک پا اطلاع خیج گئی تو لا محالہ وہ ہماری اس لیبارٹری کے خلاف کام  
شردی کر دیں گے کیونکہ وہ یہ کمیے برداشت کر سکتے ہیں کہ کافرستان  
اس فیلڈ میں ان سے آئے چڑھ جائے۔ ..... دیپش سیکرٹری نے  
جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ لیکن جواب۔ اگر انہیں معلوم ہبی، ہو جائے تو بھی وہ زیادہ سے  
زیادہ الہما کوئی اور قا مولا حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ  
ہماری لیبارٹری تریں کرنے کا کیوں سوچیں گے۔ ..... کرتل  
چندیش نے کہا۔

۔ پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان وہ دشمنی ہے کیا جیسی اس  
پارے میں معلوم نہیں ہے۔ ..... دیپش سیکرٹری نے قدرے  
صلیلے لئے میں کہا۔

۔ معلوم ہے جواب۔ لیکن۔ ..... کرتل چندیش نے کہا۔  
۔ کوئی لیکن دیکن نہیں ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہ الہما کریں  
گے اور اس کی سکت سروس اس قدر فعال ہے کہ ہماری سیکرت  
سروس اسے روک بھی نہ سکے گی اس لئے تو تمہارے سیل کو اس  
لیبارٹری کی حفاظت کا ناسک دیا گیا ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرت  
سروس کے پاس تمہارا اور ہمارے سیل کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے اور  
ایسے ہجومت نگر والی لیبارٹری کو بھی تجدیل کر دیا گیا ہے کیونکہ  
اس کے پارے میں پاکیشیائی سائنس و انس کو عربی علم ہے جبکہ

پر تکاب پورہ والی لیبارٹری کے پارے میں انہیں کچھ معلوم نہیں ہے  
اور صدر، وزیر اعظم اور حیثیتے بعوہو تھے آدمی تم، ہو جسے اس لیبارٹری  
کے پارے میں علم ہے اس لئے یہ انتہائی محدود ہے۔ پھر وہ دیکھ بخرا  
بہاری علاقہ ہے لیکن یونکہ وظیقی اہمیت کا حامل ہے اس لئے وہاں  
باقاعدہ ایک چھاؤنی بھی ہے اور ایز فورس کا مخصوصی سپاٹ بھی۔  
اس کے طبقہ وہاں دور دور تک عام لوگوں کی لفک و مرکت کو پھیک  
کرنے والی مشینی بھی نصب ہے کیونکہ وہاں سوانی مقامی  
پڑھا ہوں کے اور کوئی آدمی نہیں جاتا اور دہراتا ہے اور ہو لوگ  
وہاں رہتے ہیں ان سب کی تفصیلات وہاں کے میں کہوڑیں قیمت  
ہیں۔ ابھی آدمی ایک لئے میں پھیک ہو سکتا ہے۔ میں نے تمہیں  
اس لئے کال کیا ہے کہ تم اپنے اور اپنے سیل کے افراد کی تفصیلات  
اور تصویریں مجھے بھجوادو ہاکہ انہیں بھی وہاں کے میں کہوڑیں قیمت  
کر دیا جائے۔ تم نے لیبارٹری والی بہاری کے گرد اپنا حفاظتی حصہ  
بناتا ہے۔ وہاں کی چھاؤنی کا انچارچ کرتل سکھ داں تمہارے ساتھ  
مکمل تعاون کرے گا۔ ..... دیپش سیکرٹری نے سلسلہ بولتے  
ہوئے کہا۔

۔ لیں سر۔ کرتل سکھ داں میرا گہر ادوسٹ ہے۔ ہم دونوں مل  
کر وہاں جب کام کریں گے تو معاملات ہر طرح سے ادکے رہیں  
گے۔ ..... کرتل چندیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
۔ اور بھی چھا ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ تم نے فوری طور پر

تحا کیونکہ دلیر سنگھ اس کا خاص آدمی تھا۔ جبکہ بھی اس نے اس کے ذریعے پاکیشیا میں کامیاب کارروائی کرائی تھی جس کی وجہ سے فارمولہ بھی کافرستان حکومت تک پہنچ گیا اور اس کے لاماؤں میں بھی لاکھوں والے جمع ہو گئے تھے اور اب وہ اس عمران کے خلاف کارروائی کر اگر اس کا نئے کو ہمیشہ کے لئے تکال رہنا چاہتا تھا۔

”ایلو۔۔۔۔۔ رایله ہوتے ہی ایک مرداح آواز سنائی دی۔۔۔۔۔  
کرخت اور سپاٹ تھا۔۔۔۔۔

”کرنل جنگلیش بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ دلیر سنگھ سے بات کراؤ۔۔۔۔۔ کرنل جنگلیش نے بڑے رحمب دار لیے ہیں کہا۔۔۔۔۔

”جتاب میں سو بھا سنگھ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ دلیر سنگھ اور اس کے پاکیشیاں دوست ما جھو کو گویاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جنگلیش نے اختیار اچھل چڑا۔۔۔۔۔ اس کے پھر سے پر فدویں حریت کے تاثرات ابھر آئئے تھے۔۔۔۔۔

”گویاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔۔۔ کرنل جنگلیش نے تجزیے ہیں کہا۔۔۔۔۔

”جتاب۔۔۔۔۔ میں دلیر سنگھ کا چھوٹا بھائی ہوں۔۔۔۔۔ میں ایک کام کے سلسلے میں دوسرے گاؤں گیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ میں جب واپس آیا تو جو بیٹی میں قتل عام ہوا ہوا تھا۔۔۔۔۔ تہہ خانے میں ایک کرسی نوٹی پڑی تھی جس کے ساتھ رسیان لٹک رہی تھیں۔۔۔۔۔ وہاں دلیر سنگھ اور اس کے پاکیشیاں دوست ما جھو کی گویوں سے چھلنی لا شیں پڑی تھیں۔۔۔۔۔ اس

ضروری کالبدات مجھے بھجوانے ہیں اور خود بھی الرث رہنا ہے اور اپنے سیل کو بھی الرث رکھنا ہے۔۔۔۔۔ کسی بھی وقت جیسی وہاں روائی کا حکم دیا جاسکتا ہے اور ہاں۔۔۔۔۔ تم نے خصوصی طور پر خیال رکھتا ہے کہ وہاں پہنچنے تک تمہارے سیل کے کسی آدمی کو وہاں کے بارے میں معلوم نہ ہو اور شری تم نے اس بارے میں کسی کو کوئی بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ اٹ اڑناپ سیکرت۔۔۔۔۔ دلیر سنگھ بڑی نے کہا۔۔۔۔۔

”میں سری حکم کی تعییں ہو گی سر۔۔۔۔۔ کرنل جنگلیش نے انہوں کر سلیٹ کرتے ہوئے کہا اور پھر ملک کر وہ واپس دروازے کی طرف پل پڑا۔۔۔۔۔ اپنے آفس واپس پہنچنے تک وہ سلسلہ سمجھ سوچتا رہا کہ کسی طرح پاکیشیاں سیکرت سروس پر تاب پورہ یہاں تھی کے ملاتے ہیں۔۔۔۔۔ جانے تو وہ ان کا خاتمہ کر کے حکومت کو بتائے کہ کرنل جنگلیش کن صلاحیتوں کا حامل ہے لیکن بلاہر ایسا ممکن نہیں تھا۔۔۔۔۔ اچانک اسے ایک خیال آگی کر جس طرح اس نے پیشہ ور قائم کی خدمات دلیر سنگھ اور ما جھو کے ذریعے حاصل کر کے سلوایا کے ساتھ دان ڈاکٹر ہواں کو ہلاک کر کر فارمولے والی قاتم گیم کھلی ہے اسی طرح وہ پاکیشیاں سیکرت سروس کے سب سے تین، مزدوف اور فعال انجمنت عمران کا بھی خاتمہ کر اسکتا ہے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران چاہے لاکھ ہو شیار ہی لیکن اچانک لگنے والی گولی اسے ضرور چاٹ جانے میں پھانپے آفس پہنچنے ہی اس نے سب سے بھٹے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تحریک سے نمبر رسیں کرنے شروع کر دیتے۔۔۔۔۔ یہ تہبر دلیر سنگھ کا

کے ساتھ ان کے دو آدمیوں کی لاٹھیں بھی پڑی تھیں۔ اسی طرح باقی کردوں اور صحن میں بھی لاٹھیں پڑی تھیں۔ ان سب کو گویاں ماری گئی تھیں۔ ولیر سنگھ اور ما جھو کے علاوہ بارہ افراد کو بلاک کیا گیا ہے جناب۔ سو بھا سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

“کس نے یہ سب کیا ہے۔ کرمل جگدیش نے ہونٹ پھینکنے ہوئے کہا۔

**s4sheikh@gmail.com**

“اب تک ہو معلومات ہوئی ہیں ان کے مطابق یہ کارروائی ایک لڑکی نے کی ہے جو کار میں پاکیشیا کی طرف سے آئی تھی۔ اس کی کار اندر عویلی میں گھوٹی بری سے دلیر سنگھ اور ما جھو نے قابو میں کریا اور پھر اسے تہہ خالنے میں لے گئے جہاں دو سکے آدمی موجود تھے۔ اسے کری پر بھا کر رتی سے باندھ دیا گیا۔ یہ تمام ہاتھیں مجھے ایک اپنے آدمی نے بتائی ہیں ہو اس کارروائی میں شریک رہا اور پھر دلیر سنگھ نے اسے کس کام کے لئے بھجوایا تھا۔ وہ جب واپس آیا تو سب کچھ جباہ ہو چکا تھا۔ کار بھی نااسب تھی اور لڑکی بھی۔ عویلی میں موجود سب افراد فتح ہو چکے تھے۔ ویسے علاقے کے لوگوں نے بھی بتایا ہے کہ انہوں نے کار پاکیشیا میں سرحد کی طرف سے آئے اور پھر اسے واپس جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ کار میں ایک لڑکی موجود تھی اور وہی اسے چلا رہی تھی۔ جس آدمی نے مجھے ہمیلی تفصیل بتائی ہے اس نے بتایا ہے کہ اس لڑکی کا نام روزی راسکل تھا اور بے حد عصیلی اور لھڑنाक لڑکی تھی۔ اس نے جویلی کے ایک ملازم رہنور کو بھی مسموی بات

پر بلاک کر دیا تھا۔ سو بھا سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
“لیکن یہ سب کیوں ہوا۔ کرمل جگدیش نے حرمت بھرے لئے میں کہا۔

“یہ تو معلوم نہیں ہو سکا جتاب۔ ویسے اتنا معلوم ہوا ہے کہ لڑکی ما جھو سے کسی پیشہ در قاتل کا خوار دے کر پوچھ رہی تھی کہ کافرستان کے اعلیٰ حکام نے اس پیشہ در قاتل سے کسی ساتھ دان کو بلاک کر دیا تھا۔ سو بھا سنگھ نے کہا تو کرمل جگدیش نے اختیار اچھل پڑا۔

“کیا اس نے ساتھ دان کا نام بھی بیا تھا۔ کرمل جگدیش نے تیز لمحے میں کہا۔

“جس آدمی نے بتایا ہے اسے دلیر سنگھ نے بتایا تھا۔ بعد میں دلیر سنگھ بھی مارا گیا۔ سو بھا سنگھ نے جواب دیا۔

“اب دلیر سنگھ کی جگہ کس نے لی ہے۔ کرمل جگدیش نے پوچھا۔

“اس کا بیٹا دلیپ سنگھ ہے جناب۔ وہ دار الحکومت گیا ہوا ہے۔ اسے اطلاع دے دی گئی ہے۔ وہ واپس آکر اس کی جگہ سنپھالے گا کیونکہ میں تو ان چکروں میں نہیں ڈا کرتا۔ سو بھا سنگھ نے جواب دیا۔

“ٹھیک ہے۔ ہم اس سے بات کر لیں گے۔ کرمل جگدیش نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

۔ میں ..... کرتل جگدیش نے کہا۔  
۔ پاکیشیا میں راجبر لائن پر ہے جتاب ۔ دوسری طرف سے  
مودیا شریجے میں کہا گیا۔  
۔ کراوڈ پات ۔ کرتل جگدیش نے کہا۔  
۔ ہیلو ۔ راجبر بول رہا ہوں ۔ چند کیوں بعد ایک مردوں کا آواز  
ستائی دیکھی۔  
۔ کرتل جگدیش بول رہا ہوں ۔ کرتل جگدیش نے کہا۔  
۔ کوئی خاص بات کرتل جگدیش کہ اپنے خود کال کیا  
ہے ۔ دوسری طرف سے قدر سے بے تکفاء لگئے میں کہا گیا۔  
۔ ہاں ۔ تم سے یا کیشیا کے بارے میں پہنچ معلومات حاصل کرنی  
چاہیں ۔ کرتل جگدیش نے کہا۔  
۔ کس قسم کی معلومات ۔ راجبر نے پونک کر پوچھا۔  
۔ کیا تم کسی روزی راسکل نام کی لڑکی کو جانتے ہوں ۔ کرتل  
جگدیش نے کہا۔  
۔ ہاں ۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں ۔ کیوں ۔ اپنے کیوں پوچھ  
رہے ہیں ۔ راجبر کے لگئے میں حرمت نہیاں تھی۔  
۔ یہ کون ہے اور اس کا کس بھنسی سے تعلق ہے ۔ پوری  
تفصیل بتاؤ ۔ یہ ابھائی اہم بات ہے ۔ کرتل جگدیش نے کہا۔  
۔ اس کا کسی بھنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اندر درلا میں کام  
کرتی رہتی ہے ۔ ابھائی دلمبر ہے خوف اور جارحانہ مزانج کی لڑکی ہے

۔ کیا ہو گیا۔ ۔ لاکی کون ہو سکتی ہے اور کیوں ڈاکٹر شاہل  
کے قاتل کے بارے میں پوچھ گئے کرتی پھر رہی ہے ۔ اسے کس نے  
بنا یا ہو گا کہ ۔ کام کافرستائی حکام نے کیا ہے ۔ ..... کرنل جگدش  
نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر رسیدر انعام کر اس نے کیے بعد دیگرے  
دو بیٹن پرسکر دیتے ۔

لیں سر..... دوسری طرف سے ایک مودو بیات آواز ستانی دی۔  
پا کیشیا میں راہبر سے بات کرو۔ کرنل جنگلیش نے کہا اور  
رسیور رکھ دیا۔ راہبر گو کافر ستانی تھا لیکن طویل مر سے پا کیشیا کے  
وار انکھوں مت میں ایک کلب چلا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اسلہ  
اور بندیاں کے کار و بار میں بھی شریک تھا۔ کرنل جنگلیش نے اسے  
پا کیشیا میں ڈالپس سیل کا خاندہ بھی مقرر کر کھا تھا۔ ویسے بھی وہ  
کرنل جنگلیش کا خاصاً گیر اوسٹ تھا۔ اس نے راہبر سے اس روزی  
رامکل کے پارے میں تفصیل پوچھنے کا سوچا تھا کیونکہ یہ بھیب سا  
نام تھا۔ کسی عورت کے نام کے ساتھ رامکل کا لفظ بھیب سا لکھا تھا  
اور وہ تو کی اس قدر تربیت یافتہ اور فعال تھی کہ پاہجود بندھی  
ہونے کے وہ نہ صرف وہاں سے تکل گئی بلکہ اس نے وہاں قتل عام  
بھی کر دیا اور پھر وہ وہاں پوچھنے بھی اس کے پارے میں گئی تھی  
کیونکہ یہ کام دلیر سنگھ اور بام جھوکے ورثیے کرنل جنگلیش نے یہی کرایا  
تھا۔ تھوڑی در بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ پڑھا کر فون  
کار رسیور اٹھا لیا۔

153

۔ کیا تم اس روزی راسکل کو ہلاک کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ کرٹل  
بگدیش نے کہا۔

۔ سوری کرٹل۔۔۔ اس کے ہلاک ہونے پر نائیگر اور اس کا بائیں  
حرکت میں آ جائیں گے اور پھر محاملات لازماً بڑھ کر رہ جائیں گے۔۔۔  
اچھائی خطرناک ترین لوگ ہیں۔۔۔۔۔ راہبر نے صاف جواب دیتے  
ہوئے کہا۔

۔ روزی راسکل کے کلب کا کیا نام ہے۔۔۔۔۔ کرٹل بگدیش نے  
پوچھا۔

۔ روز کلب۔۔۔۔۔ راہبر نے جواب دیا۔

۔ اوکے۔۔۔ ٹھکری۔۔۔۔۔ کرٹل بگدیش نے کہا اور کریڈل دبادیا  
اور پھر ٹون آنے پر اس نے ہاتھ پا کیشیا کے رابطہ نسبت پر میں کر کے  
اکواڑی کے نسبت پر میں کر دیتے اور اکواڑی آپریٹر سے اس نے روز  
کلب کا نسبت پوچھ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے رابطہ نسبت  
اور پھر روز کلب کا نسبت پر میں کر دیا۔

۔ روز کلب۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی  
دی۔

۔ روزی راسکل سے بات کرو۔۔۔ میں گولڈن کلب کا جزل میغز  
اتھومنی بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ کرٹل بگدیش نے ویسے ہی ایک کلب کا  
نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ دارالحکومت میں  
ثابت کرنے معرفہ اور لکھنے غیر معرفہ کلب ہوں گے۔

154

ہر لمحہ ہر وقت ہر آدمی سے لٹنے کے لئے میدار رہتی ہے اور لڑائی  
بھراں کے فن میں خاصی ماہر بھی ہے۔۔۔ جبکہ یہ گمیشن پر دوسروں کے  
لئے ڈائیتی وغیرہ اور اندر ورلا میں گروپس کے خلاف کام کرتی تھی  
لیکن اب اس نے اپنا ایک کلب کھول لیا ہے اور وہاں جزل میغز کے  
طور پر بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔ راہبر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

۔ اگر اس کا کسی بھنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر یہ  
کافرستان کے خلاف کیوں کام کر رہی ہے۔۔۔۔۔ کرٹل بگدیش نے  
کہا۔

۔ کافرستان کے خلاف۔۔۔ ادو نہیں۔۔۔۔۔ اس قسم کی لڑکی نہیں ہے  
اڑے ہاں۔۔۔ ایک بات مجھے یاد آگئی ہے۔۔۔ میں نے سنا ہے کہ یہ امداد  
ورلا میں کام کرنے والے ایک آدمی نائیگر کے لئے دل میں نرم  
گوشہ رکھتی ہے لیکن نائیگر اسے گھاس نہیں ڈالتا اور یہ اس سے لاتی  
ہی رہتی ہے اور نرم رو یہ بھی رکھتی ہے اور یہ نائیگر پا کیشیا سکرٹ  
سروس کے لئے کام کرنے والے اچھائی خطرناک انجینئر ہرمان کا  
ٹھاگر ہے۔۔۔ اس لحاظ سے ہو سکتا ہے کہ ہرمان کے ذریعے نائیگر نے  
کافرستان کے سلسلے میں اس روزی راسکل کے ذمے کوئی کام نکایا  
ہو۔۔۔۔۔ راہبر نے جواب دیا تو کرٹل بگدیش نے بے اختیار ایک  
ٹھویل سائنس بیان کیونکہ اب اس کے ذمہ میں اٹھنے والے ہر سوال کا  
جواب اسے مل گیا تھا کہ روزی راسکل کیوں کافرستانی حکام کے  
بارے میں پوچھتی پھر رہی تھی۔

وہ آفس میں موجود نہیں ہیں اور وہ پر ان کے بارے میں  
معلوم ہے کہ وہ کب آئیں گی اس لئے کوئی پیغام ہو تو نوٹ کرا  
دیں۔ ..... دوسری طرف سے موجود بادلتھے میں اپا گیا۔  
میں کل پر فون کروں گا۔ ..... کرنل ہنڈلش نے کہا اور رسیور  
رکھ دیا۔

میں خواہ گواہ پھی ہو رہا ہوں۔ یہ روزی راسکل، نائگر یا عمران  
میں کیا پکڑ سکتے ہیں۔ انہیں تو میرے بارے میں علم ہی نہیں ہو  
سکتا۔ مجھے دینض سیکریت کے احکامات کی طرف توجہ کرنی  
چاہئے۔ ..... کرنل ہنڈلش نے بڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ  
ہی اس کے بھرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ یہ تاثرات  
ہتھاہتے تھے کہ اس نے سب کچھ اپنے دہن سے بچناک دیا ہے۔

عمران راتا پاؤں سے واپس اپنے قیست پر آگیا تھا کیونکہ اس نے  
ناٹنگر کو ما جھو کو اخفا کر لانے کے لئے بھیجا تھا اور اسے معلوم تھا کہ  
اس کام میں تین چار گھنٹے بہر حال لگ ہی جاتیں گے اس لئے ہوڑف  
کو کہہ کر وہ واپس آگیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جب ناٹنگر ما جھو کو لے  
کر آئے گا تو ہوڑف اسے قیست پر اطلاع دے دے گا یعنی اسے قیست  
پر آئے ہونے کی گھنٹی گرد بجے تھے یعنی ہوڑف کی کال د آئی تھی اور  
وہ سوچ رہا تھا کہ ناٹنگر کیا کرتا پھر رہا ہے۔ اس نے سوچا کہ وہ  
ٹرانسیسٹر ناٹنگر سے رابطہ کرے یعنی پھر اس سے بٹلے کہ وہ اپنے  
اس ارادے پر عمل کرتا پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو  
عمران نے ہاتھ پڑھا کر رسیور انٹھا لیا۔

علیٰ عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (اکسن) بول رہا ہوں۔  
عمران نے رسیور انٹھا کر اپنے مخصوص سمجھ میں کہا۔

تم موس کی باہر جاتی ہوئی آواز سنائی دی۔  
”کون ہے“..... دور سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔  
”کہے ہو سلیمان“..... پھر گلوں بعد سلام دعا کے بعد نائگر کی  
آواز سنائی دی۔

نحیک ہوں۔ تم سزا۔ گوشت مل بھاہے یا ٹھاس پر ہی گوارہ  
جو۔ سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔  
نائگر کے ہنسنے کی آواز بھی سنائی دی اور پھر تھوڑی درد بعد نائگر  
ستنگ روم میں داخل ہوا اور اس نے سلام کیا تو عمران نے اسے  
سلام کا جواب دینے کے بعد ہمچنے کا اشارہ کیا۔  
”تم نے سلیمان کے سوال کا جواب نہیں دیا۔ کیوں“۔ عمران  
نے سکراتے ہوئے کہا۔

کیا جواب دتا۔ اگر میں گوشت کا نام لیتا تو وہ مجھے فوراً آدم خور  
ڈکھیز کر دیتا اور اگر ٹھاس کہتا تو نجانے کیا نام دے دیتا اس لئے  
جواب نہ ہی دیا، ہتر تھا۔..... نائگر نے سکراتے ہوئے کہا۔  
”تم نے جواب دے دے کر اپنے آپ کو صرف چائے تک ہی محدود  
کر لیا ہے۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو نائگر بے اختیار  
پوٹک چڑا۔

کیا مطلب بس۔..... نائگر نے حرمت بھرے لجھے میں کہا۔  
”سلیمان نے ذریں گوشت کی دش بھی بھائی ہے اور ساقھی  
ساگ کی بھی۔ اس کا مطلب تھا کہ تم اگر گوشت کھاتے ہو تو

”نائگر بول رہا ہوں باس۔..... دوسری طرف سے نائگر کی  
مودباد آواز سنائی دی۔  
”کیا ہوا۔ لے آئے ہو ما جھو کو۔ وہ جوزف کہا ہے۔ اس نے  
غون کیوں نہیں کیا۔..... عمران نے کہا۔  
”ما جھو کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسی سلطے میں آپ سے بات  
کرنی ہے۔ آپ اجازت دیں تو میں فیض۔ آجاوں۔..... نائگر نے  
کہا۔

”آجاو۔..... عمران نے کہا اور رسیور رہ دیا۔ وہ کچھ گی تھا کہ  
مزید آگے ہمچنے کا کیوں غم کرنے کے نئے ما جھو کو ہلاک کر دیا گیا ہے  
ایسے اس کے خیال کے مطابق یہ حقیقت نائگر نے کی تھی کہ وہ  
صرف کاریب کو الحاکر لے آیا تھا اور ما جھو کو وہیں مجھوڑا یا تھا۔ اگر  
وہ، جنم کو بھی سا بند لے آتا تو اب یہ قیچی دلکھا۔ لا محال ما جھو نے  
ہوش ہیں اکر اپنے بس سے دیکھ کیا ہو گا اور انہوں نے کیوں کو  
روکنے کے لئے فوری طور پر ما جھو کو ہی ہلاک کر دیا ہو گا یعنی غایب  
ہے اب مزید کیا ہو سکتا تھا۔ ویسے بھی عمران کو اس محاطے میں اس  
لئے بھی کچھ زیادہ دلچسپی نہ تھی کہ براہ راست یہ پاکیشیا کے مفادات کا  
مسئلہ تھا۔ وہ صرف سرسلطان کی وجہ سے اس یہی دلچسپی لے رہا تھا  
اس کے خیال کے مطابق خلائق میراںل سازی میں شہی کافستان  
داخل ہوا تھا اور شہی پاکیشیا۔ یہ سپرپاؤزر کا کھیل تھا۔ وہ بیٹھا ہی  
سب کچھ سوچ رہا تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی اور پھر سلیمان کے

تمہیں ذریں میں گوشت کی دش بیٹھ کی جائے اور اگر گھاس کھاتے ہوئے تو ساگ بیٹھ کر دیا جائے جبکہ تم نے کوئی جواب نہیں دیا اس نے ذری فتح اور صرف چائے مل جائے گی۔..... عمران نے وفات کرتے ہوئے کہا تو نائیگر بے اختیار پھنس پڑا۔

ابھی تو ذری کا وقت کہاں ہوا ہے پاس۔..... نائیگر نے سکراتے ہوئے کہا۔ اسی لئے سلیمان ثراں دعکینا ہوا اندر داخل ہوا۔ وہ واقعی چائے اور مکوڈ غیرہ لے آیا تھا۔

نائیگر سر اٹاگر دے اور تم اسے صرف چائے اور نکوپر رخا رہے ہو۔ کیا گے؟ کہ استاد اس قدر مغلس اور قلاش ہے کہ کوئی تکلف ہی نہیں کر سکتا۔..... عمران نے قدرے غصے لئے میں کہا۔

ہمار شاگرد پسے استاد کے بارے میں وہ کچھ بھی جانتے ہیں ہو باہر کے لوگ نہیں جانتے اور یہ تو سب کو معلوم ہے کہ آپ بھیش سے فارغ الجیب رہے ہیں۔..... سلیمان نے ہر تن میں پر رکھتے ہوئے پڑے سنجیدہ لئے میں کہا۔

اچھا۔ اس کے علاوہ بھی سیرے پاس کوئی ایسی صلاحیت ہے جس سے لوگ ابھی تک نداو افکر ہیں۔..... عمران نے پھونک کر اور قدرے سرست بھرے لئے میں کہا۔

ایک اور صفت بھی ہوتی ہے فارغ العقل۔..... سلیمان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ خالی ثراں کو ایک طرف کر کے تیری سے واپس مڑا گیا تو نائیگر بے اختیار پھنس پڑا۔

”تم پھس رہے ہو جبکہ یہ رونے کا مقام ہے کہ جہار استاد فارغ العقل قرار دے دیا گیا ہے اور اسیے استاد کا شاگرد کی بکالتے گا۔..... عمران نے مخصوصی انداز میں مت بناتے ہوئے کہا۔

”فارغ الذین۔..... نائیگر نے برجستہ جواب دیا اور عمران بھی اس کی بات پر بے اختیار پھس پڑا۔

”بارے ہاں۔۔۔ یہ دوسری باتوں میں ہو گئے۔۔۔ تم گئے تھے ما جھو کو پہنے اور ابھی تم نے بتایا ہے کہ ما جھو کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔۔۔ جہارے آنے سے بچٹے میں بھی ہونت دیا تھا کہ کاش تم فارغ الذین ہوئے تو اس ما جھو کو بھی کاریف کے ساتھ ہی لے آتے کیونکہ جمیں معلوم ہونا پڑاتے تھا کہ کاریف کو اس انداز میں وہاں سے لے آنے کے بعد لا حکماں اس سارے معاملے کے عقب میں ہو تو تیس لیں انہوں نے فوراً ما جھو کو ہلاک کر دیا ہے کیونکہ اصل آدی کاریف نہیں بلکہ ما جھو تھا۔..... عمران نے قدرے سخت لئے میں پات کرتے ہوئے کہا۔

”ما جھو کو روزی راسکل نے ہلاک کیا ہے۔۔۔ عمران کی تفصیلی بات احتیاطی تھیں سے سخن کے بعد نائیگر نے سادہ سے لئے میں کہا تو عمران محاوراً نہیں بلکہ حقیقاً اچھل پڑا۔

”روزی راسکل نے۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ کیوں۔۔۔ کیا وہ اس سارے معاملے کے عقب میں ہے۔۔۔ عمران کے لئے میں شدید حرمت تھی۔۔۔

"بھی بات معلوم کرنے کے نئے میں آپ سے اجازت لیتے آیا  
ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ روزی راسکل آسانی سے زبان نہیں  
کھولے گی۔..... ناٹک نے بڑے سخنیدہ مجھے میں کہا۔  
"کیا تم درست کہ رہے ہو۔ کیا اس ساری کارروائی کے پیچے  
روزی راسکل ہے۔..... غرمان کے لیے سے نایاب تھا کہ اسے اس  
بات پر تین نہیں آ رہا۔

"ہاں۔ میں آپ کو تفصیل بتائتا ہوں۔ میں آپ کے حکم پر کار  
لے کر جب ما جھو کے فریے پر گی تو وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ ما جھو  
کافی سانی سرحد کے اندر ایک گاؤں میں اپنے درست دلیر سنگھ سے ملنے  
گیا ہے اور وہاں سے ہی مجھے معلوم ہوا کہ تقریباً دو چھتے ایک  
لڑکی کاہ میں سوارہ بھائی تھی اور وہ بھی ما جھو کا بوجہ رہی تھی اور پھر  
وہ بھاں کے ایک آدمی کو ساخت لے کر دلیر سنگھ کی خوبی پر گئی تھی  
اور اسے بھاں سے واپس جاتے بھی دیکھا گیا ہے۔ کار کے پارے میں  
جو تفصیل معلوم ہوتی اور اس لڑکی کا تھوڑی معلوم ہوا ہے اس سے  
بات ثابت ہو گئی کہ یہ لڑکی روزی راسکل تھی۔ میں کار لے کر  
سرحدی گاؤں چلا گیا۔ وہاں کا منظر بیک تھا۔ دلیر سنگھ کی خوبی میں  
قتل عام ہوا تھا۔ دلیر سنگھ، ما جھو اور دلیر سنگھ کے پارہ آدمیوں کی  
لاشیں وہاں چڑی تھیں۔ وہاں مجھے دلیر سنگھ کا بھائی سو بھا سنگھ ملا۔  
اس نے جو تفصیل بتائی جو اسے وہاں کے ایک آدمی نے بتائی تھی  
اس کے مطابق روزی راسکل وہاں چکنی۔ اس نے خسے میں اکر دلیر

سنگھ کا ایک آدمی ہلاک کر دیا۔ دلیر سنگھ نے مکاری سے کام لیتے  
ہوئے روزی راسکل کو کسی گیس کی مدد سے بے ہوش کر دیا اور پھر  
اس خوبی کے نیچے ہبہ خانے میں روزی راسکل کو ایک کری پہ بخدا  
کر رہیوں سے باخداہ دیا گیا۔ اس کے بعد وہ آدمی کسی کام سے  
دوسرا سے گاؤں چلا گیا۔ پھر جب دو واپس آیا تو روزی راسکل کا دسیں  
سوار ہو کر واپس جا پکی تھی۔ اس ہبہ خانے میں کرسی نوٹی پڑی تھی  
جس کے ساتھ ریساں لٹک رہی تھیں۔ اس ہبہ خانے میں دلیر سنگھ،  
ما جھو اور دلیر سنگھ کے دو سلسلے آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور  
اسی طرح دوسرا سے کروں اور گن میں بھی لاشیں پڑی تھیں۔ روزی  
راسکل نے واقعی وہاں قتل عام کر دیا تھا۔..... ناٹک نے تفصیل  
ہاتھے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ ما جھو کے پیچے وہاں تک پہنچ گئی۔ پھر  
جب ان گھٹیا لوگوں نے اس کے پارے میں پکھا اور سوچا ہو گا تو اس  
نے وہاں سب کو ہلاک کر دیا اور واپس آگئی۔ لیکن وہ ما جھو سے ملنے  
کیوں گئی تھی۔ اس کا ما جھو سے کیا تعلق ہے۔..... غرمان نے کہا۔  
"بھی بات معلوم کرنے کے نئے تو میں آپ سے اجازت لیتے آیا  
ہوں کیونکہ ظاہر ہے وہ سیدھی طرح تو پکھا دیتا گی۔..... ناٹک  
نے کہا۔

"تو تم میری اجازت چاہتے ہو تاکہ اس پر تشدد کر کے اس سے  
مولومات حاصل کرو۔..... غرمان کا پھر بلکہ سرد ہو گیا۔

باس۔ وہ نیز ہی سمجھ رہے ہے۔ نائیگر نے قدرے گھرا کئے ہوئے لیے میں کہا۔  
”وہ مجرم یا کوئی دشمن نہیں ہے۔“ کچھے۔ اب تک جس حد تک میں اسے کھلا ہوں وہ ہم دونوں سے زیادہ محبت وطن ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کا مزانج اور سونچ کا زاویہ عام خور توں جسمانی نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم ہو بھی اور جس قدر بھی اس پر تقدیر کرو اس نے چان دے دینی ہے لیکن زبان نہیں کھولنی۔ اس نے جیسی اسے اندراز میں ثابت کرنا ہو گا کہ وہ خود ہی سب کچھ بتا دے۔“..... عمران نے سرد لمحے میں اور کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”باس۔ اس سے فرم لجھے میں بات کرو تو وہ اور زیادہ اکلا جاتی ہے۔ خفت لمحے میں بات کرو توڑنے مرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اب آپ بنائیں میں کیا کروں۔“ نائیگر نے قدرے زیچ ہو جانے والے لمحے میں کہا۔

”اب روزی راسکل کہاں ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔  
”مولوم نہیں باس۔ میں تو سیدھا آپ کی طرف آگئیا ہوں۔“  
نائیگر نے جواب دیا۔

”اس کے کب فون کرو اور سیری بات کرواؤ۔“..... عمران نے سانچی پر پڑا ہوا فون اٹھا کر نائیگر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران سیمان خالہوشی سے آیا اور برعن اٹھا کر ٹرالی پر رکھ کر داپس

چلا گیا تھا سچونکہ وہ عمران کا مزانج شناس تھا اس نے اس کے بھرے پر سمجھ دیکھ کر اس نے ایک لفظ بھی منہ سے شکالا تھا۔ نائیگر نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”لاڈار کا بہن بھی پریس کرو گنا۔“..... عمران نے کہا تو نائیگر نے اثبات میں سر طلاقت ہوئے آخر میں لاڈار کا بہن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بیکھنے کی اواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا یا گیا۔

”روز کب۔“..... دوسری طرف سے ایک نسوائی آواز سنائی دی۔  
”بھر مودود باد تھا۔“

”نائیگر بول رہا ہوں۔“..... روزی راسکل سے بات کرواؤ۔“..... نائیگر نے کہا۔

”سیم ایم ایمی ایک گھنٹہ بیٹھے چار شڑہ ہیمارے سے کافرستان میل گئی ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو نائیگر کے ساتھ ساتھ عمران بھی پوچھ پڑا۔

”ہاں کا کوئی رابط نہیں یا وہ ہاں کس کے پاس گئی ہے اور کہاں رہے گی۔“..... نائیگر نے ہوٹ پڑھاتے ہوئے کہا۔

”وہ کچھ بتا کر نہیں گھسیں۔ صرف اتنا کہ کر گئی ہیں کہ انہیں فوری طور پر کافرستان یا تا ہے۔“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا۔

”ایپر پورٹ سے محلوم کرو کہ کیا روزی راسکل ہیمارہ چار شڑہ کرا

کر کافرستان گئی ہے یا نہیں۔..... عمران نے کہا تو نائیگر نے اخبارات میں سرپلاتے ہوئے ایس پورٹ فون کرنا شروع کر دیا۔ عمران کے بھرے پر گہری سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد ایس پورٹ سے یہ پات کنٹرول ہو گئی کہ روزی راسکل ایک چھوٹا طیارہ چارڑی کر کافرستان لکھی ہے اور قلاع تک کا جو وقت بایا گیا ہے اس کے مطابق تو اسے دہان ہٹھی ہوئے بھی نصف گھنٹے سے زیادہ ہو چکا تھا۔

”کیا تمہیں کافرستان میں اس کے دوستوں کے بارے میں علم ہے۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں ہاں۔..... نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”نحیک ہے۔ اب مزید کیا کیا جا سکتا ہے۔ جب وہ واپس آئے گی تو اس سے پوچھ گدگ کی جا سکتی ہے اور دیسے بھی ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ پھر آپ کی اجازت ہے کہ میں روزی راسکل سے معلومات حاصل کروں۔..... نائیگر نے کہا۔

”تم نے معلومات ضرور حاصل کرنی ہیں لیکن اس سے اس کے مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے۔ روزی راسکل کا مراجع اب تم کافی حد تک بھیج کر ہو اس نے بغیر کسی تشدید کے تم آسانی سے لپٹے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ بس صرف لپٹے دماغ کو ٹھہڑا رکھا کرو۔..... عمران نے کہا۔

”لکھ بآس۔..... نائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر عمران کو سلام کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم الحجاجا ہوا سٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔ جب بیرونی دروازہ بند ہونے کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران نے رسیور انٹھایا اور تیزی سے نبی پریس کرنے شروع کر دیتے۔ وہ سردار کی رہائش گاہ پر گون کر رہا تھا کیونکہ عام طور پر سردار اس وقت لیبارٹری سے واپس اپنی رہائش گاہ پر ہٹک جایا کرتے تھے۔

”اوہ بول رہا ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی سردار کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (اکسن) بول بہ ہوں۔..... عمران نے جواب اکھما۔

”کیا بات ہے۔۔۔ خیریت ہے۔۔۔ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہے۔۔۔ دوسری طرف سے سردار کی تخلیق بھری آواز سنائی دی۔

”میں سنجیدہ ہوتا تو صرف اپنا نام بلکہ نام کے ابتدائی حروف اے آئی کہتا۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے وہ حقیر فقر والے القاب نہیں بولے اس نے پوچھ رہا تھا۔۔۔ سردار نے ہٹتے ہوئے کہا۔

”وہ ان کے لئے مخصوص ہیں جن سے کچھ مقادرات ملنے کے امکانات ہوں۔۔۔ آپ سے تو سوائے بودوار کیوں اور خوفناک ریچ کے علاوہ اور کیا مل سکتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا تو سردار بے

انخیار پنس پڑتے۔

ہاں سے ایسا تھا ہے۔ بہر حال تم بتا تو تم نے اس وقت فون کیوں کیا ہے کیونکہ سوائے خصوصی معاملات کے تم اس وقت فون نہیں کرتے۔ سرداور نے کہا۔

یہ بتائیں کیا پاکیشیا خلائی میراں کے دور میں داخل ہو چکا ہے یا نہیں۔ عمران نے کہا۔

کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ سرداور کا لمحہ ہوتا ہوا تھا۔

سرسلطان نے سلوایا کے جس داکڑ خواں کے فارمولے کے سلسلے میں کام میے ذمہ لگایا ہے اس سلسلے میں پوچھ رہا تھا۔

لیکن اس کا پاکیشیانی میراں سازی سے کیا تعلق۔ سرداور نے کہا۔

اس سارے معاملے کے پس منظر میں بار بار کافرستان سامنے آ رہا ہے۔ گواہی سکرین پر وضد ہے لیکن کافرستان کا ناکہ واضح ہے اس لئے پوچھ رہا تھا۔ عمران نے کہا۔

چھارا مطلب ہے کہ داکڑ خواں کی ہلاکت کے چیਜیے کافرستان کا ہاتھ ہے۔ سرداور نے پوچھ کر کہا۔

فی الحال حتیٰ طور پر تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن امکانات بہر حال موجود ہیں۔ عمران نے کہا۔

پھر تو جیسی بتاتا پڑے گا کہ پاکیشیا خلائی میراں سازی میں

قدم رکھ چکا ہے۔ گوہن سلسلے میں ابھی تک صرف ایجادی کام ہو رہا ہے لیکن بہر حال ہو رہا ہے۔ سرداور نے تجوہ دیا۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ داکڑ خواں کا فارمولہ کیا تھا اور کیا پاکیشیا میں جس میراں پر کام ہو رہا ہے وہ اس سے ایڈ و انس تھا یا نہیں۔ عمران نے کہا۔

تم نے جب مجھے داکڑ خواں کے بارے میں بتایا تھا تو میں نے اپنے طور پر اس بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ ان معلومات کے مطابق داکڑ خواں نہ صرف پاکیشیا بلکہ سرداور سے بھی زیادہ ایڈ و انس فارمولہ کے خالق تھے۔ ہو سکتا ہے کہ انہریکیا یا رو سیاہ کے پاس اس سے ملتے بلتے خلائی میراں ہوں لیکن بہر حال باقی سرداور سے یہ کافی ایڈ و انس تھا اور اس کا عالم اب ہوا ہے ورنہ خالیہ حکومت پاکیشیا داکڑ خواں سے اس فارمولے کا ۲۴ داکر لیتی۔ سرداور نے کہا۔

لیکن بتایا تو یہ گیا ہے کہ داکڑ خواں پاکیشیا میں رہ کر شوگران سے اس کا سو دا کرنے والے تھے جبکہ آپ نے بتایا ہے کہ شوگران کے ساتھ داؤں کو اس معاملے کا سرے سے علمی نہ تھا کیا انہیں معلوم نہیں تھا کہ یہ کس قدر ایڈ و انس فارمولہ ہے۔ عمران نے کہا۔

حکومت شوگران سے کوئی بات بجت ہو رہی ہو تو میں کہ نہیں سکتا۔ بہر حال وہاں خلائی میراں پر کام کرنے والے ساتھ